درسِ نحو میر



تالیف

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تلمیذ رشید

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گریکس ماری پور کراچی

درسِ نحو میر

تالیف

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

تلمیذ رشید

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مدنی کالونی ہاکس بے روڈ گریکس ماری پور کراچی
موبائل: 0333-2117851, 0334-3190916

طبع اول : اکتوبر 2010ء

ناشر : جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

فون : 0333-2226051

ای میل : sharjeeljunaid@gmail.com

rizwanahmad313@yahoo.com

المحتویات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	پیش لفظ	۹
۲	مُقَدِّمَۃ	۱۱
۳	تعریف، موضوع، غرض	۱۱
۴	لفظ کی تقسیم	۱۲
۵	مفرد و مرکب	۱۲
۶	مرکبِ مفید و غیرِ مفید	۱۳
۷	جملہ کی اقسام	۱۳
۸	مسند و مسند الیہ	۱۴
۹	جملہ انشائیہ کی اقسام	۱۵
۱۰	مرکب غیر مفید کی اقسام	۱۹
۱۱	علاماتِ اسم	۲۱
۱۲	علاماتِ فعل	۲۳
۱۳	علاماتِ حرف	۲۴

۱۴	عامل، معمول	۲۵
۱۵	اعراب کی اقسام	۲۶
۱۶	معرب ومبنی	۲۷
۱۷	مبنی کی اقسام	۲۹
۱۸	مبنی اصل، مبنی غیر اصل	۲۹
۱۹	اسمِ غیر متمکن	۳۰
۲۰	مضمرات	۳۱
۲۱	اسماءِ اشارات	۳۴
۲۲	اسماءِ موصولات	۳۶
۲۳	صلہ اور عائد کی تعریف	۳۶
۲۴	اسماءِ افعال	۴۰
۲۵	اسماءِ اصوات	۴۱
۲۶	اسماءِ ظروف	۴۱
۲۷	اسماءِ کنایات	۴۵
۲۸	مرکبِ بنائی	۴۶
۲۹	معرفہ ونکرہ	۴۶
۳۰	معرفہ کی اقسام	۴۶
۳۱	مذکر ومؤنث	۴۸
۳۲	مؤنث کی اقسام	۴۹
۳۳	واحد، تثنیہ، جمع	۴۹

۳۴	جمع کے بارے میں فوائد	۵۱
۳۵	جمع کی اقسام	۵۱
۳۶	اقسامِ اسم باعتبارِ وجوہِ اعراب	۵۴
۳۷	وجوہِ اعراب کی تمرین کا طریقہ	۵۵
۳۸	غیر منصرف	۵۶
۳۹	اسبابِ منع صرف	۵۸
۴۰	اسماءِ ستہ مکبرہ	۵۹
۴۱	مثنیٰ کے ملحقات	۶۱
۴۲	فعلِ مضارع کا اعراب	۶۳
۴۳	فصل دربیانِ عوامل	۶۴
۴۴	عامل کی تعریف اور اس کی اقسام	۶۴
۴۵	حروفِ عاملہ در اسم	۶۵
۴۶	پہلی قسم حروفِ جارہ	۶۶
۴۷	ظرفِ حقیقی، ظرفِ مجازی	۶۷
۴۸	ظرفِ مستقر کا بیان	۶۸
۴۹	دوسری قسم حروفِ مشبہ بالفعل	۷۰
۵۰	تیسری قسم ما و لا المشبهتين بليس	۷۵
۵۱	چوتھی قسم لائے نفی جنس	۷۵
۵۲	صور خمسہ کی تفصیل	۷۸
۵۳	پانچویں قسم حروفِ ندا	۸۰

۵۴	حروفِ عاملہ در فعلِ مضارع	۸۲
۵۵	پہلی قسم حروفِ نواصب	۸۲
۵۶	اَنْ کہاں مقدر ہوتا ہے	۸۴
۵۷	لَمْ اور لَمَّا میں فرق	۸۸
۵۸	بابِ دوم در عملِ افعال	۸۹
۵۹	فعلِ لازم کا عمل	۹۰
۶۰	فاعل کی قسمیں	۹۵
۶۱	فعلِ متعدی کا بیان	۹۶
۶۲	فعلِ متعدی کی قسمیں	۹۷
۶۳	افعالِ ناقصہ	۹۹
۶۴	افعالِ ناقصہ کی کچھ مختصر اور ضروری تفصیل	۱۰۰
۶۵	افعالِ مقاربہ	۱۰۲
۶۶	افعالِ مدح وذم	۱۰۳
۶۷	افعالِ تعجب	۱۰۵
۶۸	بابِ سوم در اسماءِ عاملہ، اسماءِ عاملہ کی قسمیں	۱۰۷
۶۹	دوم اسماءِ افعال بمعنی فعلِ ماضی	۱۱۱
۷۰	سوم اسماءِ افعال بمعنی امرِ حاضر	۱۱۱
۷۱	چہارم اسمِ فاعل	۱۱۱
۷۲	پنجم اسمِ مفعول	۱۱۳
۷۳	ششم صفتِ مشبہ	۱۱۴

۷۴	اٹھارہ صورتوں کا حکم	۱۱۵
۷۵	ہفتم اسمِ تفضیل	۱۱۷
۷۶	ہشتم مصدر	۱۱۸
۷۷	نہم اسم مضاف	۱۱۹
۷۸	دہم اسمِ تام	۱۱۹
۷۹	یازدہم اسماءِ کنایات	۱۲۱
۸۰	قسمِ دوم در عوامل معنوی	۱۲۲
۸۱	خاتمہ	
	درفوائد متفرقہ و در آن سہ فصل است	۱۲۵
۸۲	فصلِ اول توابع	۱۲۵
۸۳	فوائد النعت و الصفت	۱۲۸
۸۴	تاکید	۱۲۹
۸۵	بدل	۱۳۳
۸۶	بدل کی اقسام	۱۳۳
۸۷	عطف بالحرف	۱۳۴
۸۸	عطفِ بیان	۱۳۵
۸۹	فصلِ دوم در بیان منصرف وغیر منصرف	۱۳۶
۹۰	فصلِ سوم در حروف غیر عاملہ	۱۳۷
۹۱	تنوین	۱۴۲
۹۲	لفظِ اَمَّا کی ضروری بحث وتفصیل	۱۴۷

۹۳ لَوْ کی تفصیل ۱۴۹
۹۴ لَوْ شرطیہ کی قسمیں ۱۵۰
۹۵ بحثِ مستثنیٰ ۱۵۸
۹۶ مستثنیٰ کا اعراب ۱۵۹
۹۷ لفظِ غیر کا اعراب ۱۶۱

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ پیش لفظ ﴾

علوم وفنون میں صرف ونحو کی کیا حیثیت اور کتنی ضرورت ہے؟ یہ بات تقریباً کسی طالبعلم سے بھی مخفی نہیں ہے۔ ہر طالب علم جانتا ہے کہ قرآن وسنت، تفسیر وحدیث، فقہ وتاریخ کوکماحقہ سمجھنے کے لئے صرف ونحو کے قواعد واصول کو سمجھنا اور یادرکھنا از حد ضروری ہے۔

صرف ونحو بلکہ علوم دینیہ کے ہر طالب علم پر یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ کہ قرآن وسنت کے علوم ومعارف کو سمجھنے کے لئے دو باتیں بہت ضروری ہیں۔

(۱) الفاظ اور کلمات کی شناخت اور حیثیت اور ان کا باہمی ربط۔

(۲) قرآن وسنت کے مفاہیم میں اقوالِ سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور موافقت۔

الفاظ اور کلمات کی شناخت ان کی حیثیت اور باہمی ربط کا نام صرف ونحو ہے، چودہ سوسال میں جتنے بھی مفسرین، محدثین، فقہاءِ عظام وآئمہِ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ گزرے ہیں یا جو حضرات ابھی موجود ہیں ان سب حضرات کی دینی خدمات، تفقہ فی الدین اور رسوخ فی العلم نہ تو کسی کالج یا یونیورسٹی کا مرہونِ احسان ہے اور نہ ہی کسی پروفیسر یا کسی ڈاکٹر کے مذہبی لیکچر کا نتیجہ، بلکہ ان حضرات کو حضور اکرم ﷺ کے وارث بننے کا جو اعزاز اور شرف حاصل ہے وہ علومِ نبوت کو لسانِ نبوت کے آئینہ میں حاصل کرنے کا نتیجہ ہیا ورلسانِ نبوت کو عربی قواعد واصول کو بالائے طاق رکھ کر سمجھنا یا اس کے بغیر قرآن وسنت کے علوم ومعارف کے حصول کا دعویٰ کرنا بہت بڑی حماقت اور نادانی ہے۔

آج کے تجدد پسند جو دین کو نئے پیرائے میں متعارف کرانا چاہتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر وہ لوگ جو قرآن وسنت کی فہم میں ٹھوکر کھا کر بزعمِ خود مجدد بن کر گھنٹوں

لیکچر دیتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، ان حضرات کی گمراہی اور بے راہ روی کے دو ہی وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ قرآن وسنت کے علوم ومعارف کو سمجھنے کے لئے اردو کی چند کتب پر اکتفا کر کے صرف ونحو اور عربی قواعد سے بے نیاز ہو کر بزعمِ خود عالم اور مجتہد بن بیٹھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی صاحب نے زحمت کر کے صرف ونحو کی کوئی معمولی شُد بُد حاصل بھی کی، لیکن اس نے قرآن وسنت کی فہم وتفہیم میں حضرات سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی۔ آج ٹی وی چینلوں پر اور ابلاغ کی دیگر ذرائع پر مسلمانوں کو لیکچر دینے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اس شعر کے مصداق ہیں۔

؎ خود تو ڈوبے ہیں صنم کو بھی لے ڈوبے ساقی

برادرم مکرم واستاذِ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی کی ہمیشہ یہ کاوش رہی ہے کہ اُمتِ مسلمہ کو قرآن وسنت کا صحیح اور ٹھوس علم دیا جائے اور ان کے عمل کو اقوال واعمالِ سلف صالحین رحمہم اللہ کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔

آپ کی زیرِ نظر تصنیف درسِ نحومیر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے عزیز طلبہ کرام کو چاہیے کہ درسِ درسِ نحومیر سے کامل استفادہ کر کے صرف میں کمال حاصل کریں تاکہ آپ مستقبل میں قرآن وسنت کی بہترین خدمت کیساتھ ساتھ ہر باطل گروہ کا بھی ٹھوس اور مدلل تعاقب کرسکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب زیدہ مجدہم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور طلبہ کرام کو تادیر آپ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

از **محمد امتیاز** برادرِ صغیر وشاگردِ رشید

حضرت مولانا مفتی **احمد ممتاز** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

مُقَدِّمَۃ

ہر علم کو بصیرت کیساتھ شروع کرنے سے پہلے چند باتوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔

(۱) تعریف علم (۲) موضوع علم (۳) غرض علم

تعریف النحو: النحو علم باصول یعرف بها احوال اواخر الکلم الثلث من حیث الاعراب والبناء وکیفیة ترکیب بعضها مع بعض

ترجمہ: علم النحو ایسے اصولوں کے جاننے کا نام ہے کہ جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے پہچانے جاتے ہوں اور بعض کلموں کو بعض کیساتھ ملانے کی کیفیت معلوم ہو۔

موضوع النحو: کلمات لغة العرب من حیث الاعراب والبناء یا الکلمة والکلام

ترجمہ: علم النحو کا موضوع عربی زبان کے کلمات ہیں معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے۔

غرض النحو: صیانة الذهن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب.

ترجمہ: علم النحو کی غرض ذہن کو کلامِ عرب میں واقع ہونے والی لفظی غلطی سے بچانا ہے۔

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

سؤال: لفظ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتاؤ؟

جواب: لفظ کا لغوی معنی ''الرمی'' پھینکنا ہے مثال جیسے ''اکلت التمرة ولفظت النواة'' میں نے کھجور کھالی اور گٹھلی پھینک دی اور اصطلاحی معنی ہیں مایتلفظ به الانسان حقیقةً اوحکماً حقیقۃً کی مثال جیسے ضرب زیداً حکماً کی مثال جیسے

اضرب میں انت ضمیر ہے۔

سؤال : لفظ کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : لفظ کی دو قسمیں ہیں

(۱) مہمل (۲) مستعمل (جسکو موضوع بھی کہتے ہیں)

سؤال : مہمل کی تعریف کریں؟

جواب : مہمل وہ لفظ ہے جسکا کوئی معنی نہ ہو جیسے دیز (یعنی زید کا الٹ)

سؤال : مستعمل کی تعریف کریں؟

جواب : مستعمل وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی ہو جیسے ضرب زیدٌ (مارا زید نے) اور اس کو موضوع بھی کہتے ہیں۔

سؤال : مستعمل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : مستعمل کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب

سؤال : مفرد کی تعریف کریں؟

جواب : مفرد وہ لفظِ مستعمل ہے جو تنہا ایک معنی پر دلالت کرے جیسے رجل (آدمی) اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور مفرد کی پھر تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم جیسے رجل (۲) فعل جیسے ضرب (۳) حرف جیسے هل من الی وغیرہ

سؤال : مرکب کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب وہ لفظ مستعمل ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے ملکر بنا ہو جیسے ضرب زیدٌ عمراً

سؤال : مرکب کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : مرکب کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیرِ مفید

سؤال : مرکب مفید کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب مفید وہ مرکب ہے جس پر بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جائے۔ خبر معلوم ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، (زید کھڑا ہے) طلب معلوم ہو جیسے اِضْرِبْ (تو مار) اور مرکب مفید کو مرکب تام، مرکب اسنادی، کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

سؤال : جملہ کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

سؤال : جملہ خبریہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو کسی خارجی امر کا لحاظ کیے بغیر سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) [۱]

سؤال : جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

سؤال : جملہ اسمیہ کی تعریف کریں؟

جواب : جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ پھر جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کے تین نام ہیں۔

---

[۱] فائدہ : خارجی امر کے لحاظ نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف نفسِ کلام کا دیکھ کر اسکے قائل کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہو خارجی امر (مشاہدہ یا قائل کا مرتبہ کہ اس قائل سے جھوٹ سرزد ہونا ممکن ہی نہ ہو جیسے اللہ تعالیٰ یا اسکے نبی کی بات) کا لحاظ نہ کیا جائے جیسے السماء تحتنا والارضِ فوقنا، آسمان ہمارے نیچے ہے اور زمین ہمارے اوپر ہے۔ یہ بات اگرچہ ہمارے مشاہدے کے خلاف ہے لیکن ہم اس امر خارج کا اعتبار نہیں کریں گے اسی طرح اللہ واحد اور الحمد للہ رب العالمین ہیں۔

(١) مبتداء (٢) مسند الیہ (٣) محکوم علیہ

اسی طرح جملہ اسمیہ کے دوسرے جزء کے بھی تین نام ہیں۔

(١) خبر (٢) مسند (٣) محکوم بہ

سؤال : جملہ فعلیہ کی تعریف کریں؟

جواب : جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ پھر جملہ فعلیہ کے پہلے جزء کے دو نام ہیں۔

(١) مسند (٢) فعل

اسی طرح جملہ فعلیہ کے دوسرے جزء کے بھی دو نام ہے

(١) مسند الیہ (٢) فاعل

سؤال : مسند کس کو کہتے ہیں؟

جواب : مسند حکم کو کہتے ہیں۔

سؤال : مسند الیہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب : مسند الیہ وہ اسم ہوتا ہے جس پر حکم لگایا جائے۔ [١] [٢] [٣]

---

[١] فائدہ : واضح رہے کہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ، اور جملہ اسمیہ کا پہلا جز ہمیشہ اسم ہوگا اور دوسرا کبھی اسم ہوگا جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور کبھی فعل ہوگا جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ اور جملہ فعلیہ کا پہلا جزء فعل اور دوسرا جز اسم ہونا ضروری ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ

[٢] فائدہ : جملہ اسمیہ اور فعلیہ ہونا جملہ خبریہ کے ساتھ خاص نہیں، جملہ انشائیہ بھی اسمیہ اور فعلیہ ہو سکتا ہے۔

[٣] فائدہ : جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی تعیین میں جزِ اول اسم اور جزِ اول فعل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ باعتبار مسند، مسند الیہ ہونے کے جزِ اول ہو لہٰذا اگر کسی جملے کے شروع میں حرف آجائے تو اس حرف کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد والے جزء کا اعتبار کیا جائے گا جو مسند یا مسند الیہ ہو کیونکہ حرف تو مسند، مسند الیہ ہو ہی نہیں سکتا اور جزِ اول ہونے میں اعتبار مسند، مسند الیہ کا ہی ہوتا ہے۔

سؤال : جملہ انشائیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں اسکی چند قسمیں ہیں۔

(۱) امر جیسے اِضْرِب (تو مار)

(۲) نہی جیسے لَاتَضْرِب (تو نہ مار)

(۳) استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا؟)

(۴) تمنی جیسے لَيْتَ زَيْداً حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا؟)

(۵) ترجی جیسے لَعَلَّ عَمْراً غَائِبٌ (امید ہے کہ عمر غائب ہوگا)

(۶) عقود جیسے بِعْتُ و اِشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور خریدا)

(۷) ندا جیسے یا الله (اے اللہ)

(۸) عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِبَ خَيْرًا (ہمارے پاس آپ کیوں نہیں آتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

(۹) قسم جیسے وَالله لَاَضْرِبَنَّ زَيْداً (اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ضرور بضرور ماروں گا زید کو)

(۱۰) تعجب جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا (کس چیز نے زید کو حسین بنادیا)

(۱) امر : امر کا لغوی معنی ہے حکم کرنا اور اصطلاح میں امر وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو جیسے اِضْرِب (تو مار) اور اس کو جملہ امریہ کہتے ہیں۔

(۲) نہی : نہی کا لغوی معنی ہے روکنا اور اصطلاح میں نہی وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے روکا گیا ہو جیسے لَا تَضْرِب (تو نہ مار) اور اس کو جملہ

نہیہ کہتے ہیں۔

(۳) استفہام : استفہام کے لغوی معنی ہیں طلبِ فہم اور اصطلاح میں استفہام وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کوئی ناواقف متکلم واقف کار مخاطب سے کسی بات کے سمجھنے کی خواہش کرے اور اس پر حرف استفہام داخل ہو۔ اور حرفِ استفہام دو ہیں۔

(۱) ہمزہ (۲) ھل

تنبیہ : کبھی واقف کار متکلم استفہام استعمال کرتا ہے اس استفہام کو استخبار کہتے ہیں قرآن کریمؐ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون.

(۴) تمنّی : تمنی کے لغوی معنی ہیں آرزو کرنا اور اصطلاح میں تمنی وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کسی چیز کی آرزو ظاہر کی گئی ہو جیسے لَیتَ زَیدًا حاضِرٌ

(۵) ترجّی : ترجی کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کی امید ظاہر کرنا اور اصطلاح میں ترجّی وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں کسی چیز کی اُمید کی جائے جیسے لَعَلَّ عَمرًا غائِبٌ

(۶) عُقود : عقود عقد کی جمع ہے اور عقد کے لغوی معنی ہیں گرہ باندھنا اور اصطلاح میں عقود وہ جملہ انشائیہ ہے جو دو معاملہ کرنے والے آپس میں معاملہ کرتے وقت کہیں جیسے بِعتُ وَاشتَرَیتُ.[۱]

(۷) نِدا : ندا کا لغوی معنی ہیں پکارنا اور اصطلاح میں ندا وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے سے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے اور اس کے شروع میں حرف ندا ملفوظ یا محذوف ہو جیسے یا اَللّٰہ، یوسف اعرض عن ھٰذا.

[۱] فائدہ : اگر معاملہ کے یہی الفاظ معاملہ ہو جانے کے بعد کوئی استعمال کرے تو اس وقت یہ جملہ خبریہ ہونگے۔

ترکیب : یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُو، اَدْعُو صیغہ واحد متکلم مشترک فعل مضارع معلوم، اس میں ضمیر مستتر معبر بَانَا اسکا فاعل، لفظ الله منادی مفرد معرفہ قائم مقام مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا (اور جس کام کے لئے ندا کی جائے اس کو منادیٰ لہ اور جواب ندا کہتے ہیں) جیسے یا الله، اِغْفِرْ ذُنُوبَنَا اس میں یا حرفِ ندا ہے اسمِ جلالہ منادی اور جملہ اِغْفِرْ ذُنُوبَنَا مقصود بالنداء ہے۔

(۸) عرض : عرض کے لغوی معنی ہیں پیش کرنا اور اصطلاح میں عرض وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کو کسی چیز کے حاصل کرنے کی ترغیب نرمی کے ساتھ دی جائے جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبُ خَيْرًا (ہمارے پاس آپ کیوں نہیں آتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

ترکیب : چونکہ یہاں اَلَا تَنْزِلُ جملہ انشائیہ ہے اور تُصِيْبُ خَيْرًا جملہ خبریہ ہے اور خبریہ کا عطف انشائیہ پر درست نہیں لہٰذا یہاں اسکی تاویل کر کے ترکیب کی جائیگی۔

تاویل یہ ہے : اَلَا يَكُوْنَ مِنْكَ نُزُوْلٌ فَيَكُوْنُ اِصَابَةُ خَيْرٍ مِّنِّى. الا حرف عرض یکون فعل ناقص منک ظرفِ مستقر اس کی خبر مقدم نزول اس کا اسم، یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ خبریہ معطوف علیہ ہوا، فا عاطفہ یکون فعل ناقص اصابۃ خیر مضاف مضاف الیہ اس کا اسم منّی ظرفِ مستقر اس کی خبر، یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(۹) قسم : قسم کے لغوی معنی ہیں حلف اٹھانا اور اصطلاح میں قسم وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی بات پر قسم کھائی جائے جیسے وَاللهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ کی قسم میں ضرور بضرور زید کو ماروں گا)

ترکیب : واؤ حرف جر برائے قسم لفظِ اللہ مقسم بہ مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل مقدر کے ساتھ اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم مشترک فعل مضارع معلوم اس میں ضمیر مستتر معبّر بـاَنَـا اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ قسم، لَاَضْرِبَنَّ فعل مستقبل معلوم موکد بالام تاکید ونون ثقیلہ اس میں ضمیر مستتر معبّر بـاَنَا، اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جوابِ قسم، قسم جوابِ قسم سے ملکر جملہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(۱۰) **تعجب** : وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ تعجب کا اظہار کیا جائے جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِه. اس کی ترکیب تین طرح سے ہوسکتی ہے۔

مَا اَحْسَنَهٗ کی ہٗ ضمیر کی جگہ اسمِ ظاہر زید کو رکھتے ہیں اب مَا اَحْسَنَ زَیْدًا کی ترکیب یوں ہوگی، (۱) مَا اَحْسَنَ زَیْدًا "اَیْ" اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا

مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا اَحْسَنَ فعل با فاعل زیدًا مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ، خبر، مبتدا باخبر جملہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(۲) مَا اَحْسَنَ زَیْدًا" اَیْ" شَیْءٌ عَظِیْمٌ اَحْسَنَ زَیْدًا.

مَا بمعنی شَیْءٌ عَظِیْمٌ، شَیْءٌ موصوف عَظِیْمٌ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، اَحْسَنَ زَیْدًا جملہ خبر، مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

مَا اَحْسَنَ زَیْدًا" اَیْ "اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیْدًا شَیْءٌ عَظِیْمٌ.

مَا موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ، اَحْسَنَ فعل بافاعل ومفعول بہ، جملہ صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء، شَیْءٌ عَظِیْمٌ موصوف باصفت خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

اور اَحْسِنْ بِزَیْدٍ کی ترکیب یوں ہوگی اَحْسِنْ بمعنی حَسُنَ فعل ماضی، باء زائدہ، زَیْدٌ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

سؤال : مرکب غیر مفید کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب غیر مفید وہ مرکب ہے جس پر بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سننے والے کو خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

سؤال : مرکب غیر مفید کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں۔(۱) تقییدی (۲) غیر تقییدی

سؤال : تقییدی کی تعریف کریں؟

جواب : تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا جزء پہلے کے لئے قید بن رہا ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

سؤال : غیر تقییدی کی تعریف کریں؟

جواب : یہ وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا جزء پہلے کے لئے قید نہ بن رہا ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ

سؤال : تقییدی کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : تقییدی کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی

سؤال : مرکب اضافی کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید تقییدی ہے کہ جس کے پہلے جزء کی اضافت دوسرے جزء کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اس میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ کے لئے مجرور ہوتا ہے۔

سؤال : مرکب توصیفی کی تعرف کریں؟

جواب : مرکب توصیفی وہ مرکب غیر مفید تقییدی ہے کہ جس کا پہلا جزء موصوف ہو اور دوسرا جزء صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ ، زَیْدُنِ الْعَالِمُ

سؤال : مرکب غیر تقییدی کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : مرکب غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مرکب بنائی (۲) مرکب منع صرف (۳) مرکب صوتی

سؤال : مرکب بنائی کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب بنائی وہ مرکب غیر مفید غیر تقییدی ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم حرف کو متضمن ہو، یعنی دوسرے اسم سے پہلے حرفِ واؤ برائے جمعیت کا معنیٰ سمجھا جاتا ہو۔ جیسے اَحَدَعَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌوَّ عَشَرٌ، تِسْعَةٌوَّعَشَرٌ تھا، واؤ کو حذف کر دیا تو اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ بن گیا اور اس کو مرکبِ تعدادی بھی کہتے ہیں۔

سؤال : مرکب بنائی کا حکم بتاؤ؟

جواب : اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کہ اس میں صرف پہلا جزء معرب ہے۔

سؤال : مرکب منع صرف کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب منع صرف وہ مرکب غیر مفید غیر تقییدی ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر دیا گیا ہو اور اس میں دوسرا جز کسی حرف کو متضمن نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَکَّ، کہ اصل میں بعل الگ اور بک الگ اسم تھا اور دونوں کو ایک کر دیا گیا اس کو مرکب مُز جی اور اِمتزاجی بھی کہتے ہیں، اسکا حکم یہ ہے کہ اس کا جزءاوّل مبنیہوتا ہے اور جزءدوئم معرب ہوتا ہے

واضح رہے! کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ کے لئے جزءِ جملہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا۔

سؤال : مرکب صوتی کی تعریف کریں؟

جواب : مرکب صوتی وہ مرکب غیر مفید غیر تقییدی ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا جزء کوئی آواز ہو۔ جیسے سِیبُویه ، راهویه.

تنبیہ : جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا دو جملے خواہ لفظاً ہوں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں ایک کلمہ اِضْرِبْ ہے اور دوسرا کلمہ اِس اِضْرِبْ میں اَنْتَ ضمیر مستتر ہے۔

﴿علاماتِ اسم﴾

لام وتنوین، حرفِ جر، مسند الیہ، منسوب، داں پس مصغر وتثنیہ، مجموع، مضاف
رابخواں نیز تائے متحرکہ ،موصوف علامت اسم داں نظم کردم آنچہ دیدم در کتابِ نحویاں

سؤال : علاماتِ اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) معنوی

سؤال : لفظی کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : تین قسمیں ہیں۔

(۱) شروع میں (۲) درمیان میں (۳) آخر میں

جو شروع میں آتی ہیں وہ چار ہیں۔

(۱) الف لام جیسے الرَّجُلُ

(۲) حرف جر جیسے بِزَیْدٍ (اور حرفِ جر کل سترہ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں)

باؔ ، تاؔ ، کاف ، لام ، واؔو ، منذو مذ ، خلا
رُبَّ ، حاشا ، مِنْ ، عدا ، فی ، عن ، علیٰ ، حتّٰی ، الیٰ

(۳) حرفِ نداء جیسے یَازَیْدُ

(۴) حرفِ مشبّہ بالفعل جیسے اِنَّ زَیْدًا

جو درمیان میں آتی ہیں وہ ایک ہے۔

(۱) مصغر جیسے رُجَیْلٌ

جو آخر میں آتی ہیں وہ پانچ ہیں۔

(۱) تنوین جیسے زَیْدٌ

(۲) یاءِ نسبت کی ہونا (ایسے اسم کو اسمِ منسوب کہتے ہیں) جیسے بَغْدَادِیٌّ

(۳) علامتِ تثنیہ جیسے رَجُلَانِ

(۴) علامتِ جمع جیسے مُسْلِمُوْنَ

فائدہ : فعلوں میں جو تثنیہ اور جمع کے صیغے ہوتے ہیں وہ درحقیقت فعل خود تثنیہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں ضمیر تثنیہ اور جمع ہوتی ہے اور وہ ضمیر فاعل ہوتی ہے۔

(۵) تائے متحرکہ ہو جیسے ضَارِبة، طَلْحة۔

سؤال : معنوی کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : تین قسمیں ہیں۔

(۱) مسند الیہ ہونا جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْد مسند الیہ ہے۔

(۲) مضاف ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَام مضاف ہے۔

(۳) موصوف ہونا جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُل موصوف ہے۔

سؤال : اسم منسوب کی تعریف کریں؟

جواب : اسم منسوب وہ اسم ہے جس کے آخری حرف کے نیچے کسرہ دیکر یائے نسبتی مشدّد لگائی جائے تاکہ اپنے مدلول کے کسی چیز سے وابستہ ہونے پر دلالت کرے۔

سؤال : تصغیر کی تعرف کریں؟

جواب : تصغیر وہ اسم ہے جس میں زیادتی کی جائے محبت یا حقارت یا عظمت یا قلت کے معنی کے لئے محبت کی مثال جیسے بُنَیّ، حقارت کی مثال جیسے رُجَیْلٌ (حقیر آدمی) عظمت کی مثال جیسے قُرَیْش (معزز اور شان والا قبیلہ، تمام مچھلیوں پر غالب آنے والی مچھلی) قلت کی مثال جیسے ضُوَیْرِبٌ (کم مارنے والا ایک مرد)۔

سؤال : تنوین کی تعریف کریں؟

جواب : تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہو۔

سؤال : علامت کی تعریف کریں؟

جواب : علامت کہتے ہیں کسی چیز کا اس طرح خاص کرنا یا ہو جانا کہ اس میں پایا جاتا ہو اور اس کے غیر میں نہ پایا جاتا ہو اور اس کو خاصہ بھی کہتے ہیں تَخْصِیْصُ الشَّیْئِ بِالشَّیْئِ بِحَیْثُ یُوْجَدُ فِیْهِ وَلَایُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ۔

﴿علامات فعل﴾

سؤال : علامات فعل کتنی ہیں؟

جواب : علامات فعل آٹھ ہیں۔

(۱) جس کے شروع میں قد ہو جیسے قَدْضَرَبَ

(۲) جس کے شروع میں سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ

(۳) جس کے شروع میں سَوف ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

(۴) جس کے شروع میں حرف جازم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ

(۵) جس کے آخر میں تائے ساکنہ ہو جیسے ضَرَبَتْ

(۶) ضمیر مرفوع متصل بارز آخر میں ہو جیسے ضَرَبْتَ

(۷) امر ہو جیسے اِضْرِبْ

(۸) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

علامات حرف

سؤال : علامات حرف بتاؤ؟

جواب : جس میں علامات اسم اور فعل نہ ہوں وہ حرف کی علامات ہیں۔

پہلی بات : اسم پر تین قسم کے معانی یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں۔

(۱) کبھی فاعلیت یا اس کے قائم مقام کا معنی۔

(۲) کبھی مفعولیت یا اس کے قائم مقام کا معنی۔

(۳) کبھی مجروریت یا اضافت کا معنی۔

(۱) کبھی فاعلیت یا اس کے قائم مقام کا معنی۔

نحویوں کی اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ اس اسم پر حالت رفع ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زید پر حالت رفع ہے۔

(۲) کبھی مفعولیت یا اس کے قائم مقام کا معنی۔

جس اسم پر مفعولیت اور اس کے قائم مقام کا معنی جاری ہو اس کو کہا جاتا ہے کہ حالت نصب میں جیسے رَاَیْتُ زَیْدًا اس میں زَیْد پر حالت نصب ہے

(۳) کبھی مجروریت یا اضافت کا معنی۔

جس اسم پر مجروریت یا اس کے قائم مقام یعنی اضافت کا معنی ہو تو اس کو کہا جاتا ہے کہ حالت جر میں ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں زید پر حالت جر ہے۔

دوسری بات: اسموں پر جو مختلف قسم کے معانی آتے رہتے ہیں یہ خود بخود نہیں آتے بلکہ کسی چیز کے تقاضے کی وجہ سے آتے ہیں مثلاً جَاءَ زَیْدٌ میں زَید پر حالت رفع جاء کی وجہ سے آیا ہے اور فاعلیت کا معنی جاء کی وجہ سے آیا ہے اور رَأَیْتُ زَیْداً اس پر زَیْداً میں مفعولیت کا معنی رَأَیْتُ کی وجہ سے آیا ہے اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں اس پر مجروریت کا معنی حرف جر کی وجہ سے آیا ہے۔ جس چیز کے تقاضے سے اسموں پر یہ مختلف قسم کے معانی آتے رہتے ہیں اس چیز کو عامل کہتے ہیں اور عامل کے تقاضے سے جس اسم پر ان تینوں معنوں میں سے کوئی ایک معنی آتا ہو اس اسم کو معمول کہتے ہیں۔

سؤال : عامل کی تعریف کریں؟

جواب : عامل اس چیز کو کہتے ہیں جس کے تقاضے سے اسموں پر مختلف قسم کے معانی (فاعلیت، مفعولیت، مجروریت) آتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ عامل ہے۔

سؤال : معمول کی تعریف کریں؟

جواب : معمول اس اسم کو کہتے ہیں جس پر عامل کے تقاضے سے مذکورہ تین معنوں (فاعلیت، مفعولیت، مجروریت) میں سے کوئی ایک معنی آتا ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْد معمول ہے۔

تیسری بات : جس اسم پر عامل کے تقاضا سے مختلف قسم کے معانی آتے ہیں اس کے آخر پر حرکت یا حرف لگا دیتے ہیں جس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس پر فاعلیت یا مفعولیت یا مجروریت کا معنی جاری ہے اس حرکت اور حرف کو اعراب کہتے ہیں امثلہ مذکورہ میں پہلی مثال ضمہ، دوسری میں فتحہ، تیسری میں کسرہ اعراب ہیں۔

سؤال : اعراب کی تعریف کریں؟

جواب : اعراب اس حرکت اور حرف کو کہتے ہیں جو اسم کے آخر پر اس لیے لگایا جاتا ہو

جس سے یہ پتہ چل جائے کہ اس پر فاعلیت یا مفعولیت یا مجروریت کا معنی جاری ہے۔

سؤال : اعراب کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : اعراب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اعراب بالحرکت جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں ضمہ، رَاَئیْتُ زَیْدًا میں فتحہ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں کسرہ کے ساتھ۔

(۲) اعراب بالحروف جیسے جَاءَ اَبُوْکَ میں واو، رَاَئیْتُ اَبَاکَ میں الف، مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ میں یاء کے ساتھ۔

سؤال : محل اعراب کی تعریف کریں؟

جواب : محل اعراب اس آخری حرف کو کہتے ہیں جس پر اعراب آتا ہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ میں دال محل اعراب ہے اس لیئے کہ اعراب جو ضمہ ہے اس پر آتا ہے۔

چوتھی بات : وہ عامل جس کے تقاضا سے اس کے معمول پر فاعلیت یا اس کے قائم مقام کا معنی پیدا ہو اس عامل کو رافع کہتے ہیں معمول کو مرفوع اور اعراب کو رفع کہتے ہیں اور جو عامل اپنے معمول پر مفعولیت یا اس کے قائم مقام کا معنی پیدا کرتا ہو تو اس عامل کو ناصب معمول کو منصوب اور اعراب کو نصب کہتے ہیں۔ اور جو عامل اپنے معمول پر مجروریت یا اضافت کا معنی پیدا کرتا ہو اس عامل کو جار معمول مجرور اور اعراب کو جر کہتے ہیں۔

رافع	مرفوع	رفع
ناصب	منصوب	نصب
جار	مجرور	جر

سؤال : عامل کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : عامل کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) رافع (۲) ناصب (۳) جار

سؤال : معمول کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : معمول کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

سؤال : اعراب خواہ بالحرکت ہو یا بالحرف کی قسمیں بتاؤ؟

جواب: اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

پانچویں بات : اسم کی دو قسمیں ہیں۔(۱) معرب (۲) مبنی

معرب : وہ اسم ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہو جیسے امثلہ مذکورہ میں زَیْد۔

مبنی :وہ اسم ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے نہ بدلتا ہو جیسے ھٰؤُلَآءِ تینوں صورتوں میں اس کے آخر میں کسرہ رہے گا یوں کہا جائے گا جَاءَ ھٰؤُلَآءِ، رَائَیتُ ھٰؤُلَآءِ وَ مَرَرْتُ بِھٰؤُلَآءِ۔

اسم معرب پر اعراب لفظاً یا تقدیراً اور محلاً تین یعنی ہر طرح آتا ہے۔اور مبنی پر صرف محلاً آتا ہے لفظاً یا تقدیراً نہیں آتا۔

پہلی مثال کی ترکیب : جَآءَ فعل ھٰؤُلَآءِ محلاً مرفوع اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔محلاً کا مطلب یہ ہے کہ رفع یا نصب یا جر کی جگہ میں ہے۔

شعر : معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار

تنبیہ : یہ جو اوپر معرب اور مبنی کی تعریفیں لکھی گئی ہیں اصل میں یہ معرب اور مبنی کا حکم ہے دونوں کی صحیح تعریفیں یہ ہیں۔

معرب : **اَلْـمُعْرَبُ مَالَمْ یُشبِه مَبْنِیُّ الْاَصْل** ،معرب وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو جیسے زَیْدٌ۔

مبنی : **اَلْـمَبْـنِـیُّ مَـایشبـه مَبْـنِـیُّ الْاَصْـل یـا اَلْمَبْنِیُّ مَا نَا سَبَ الْمَبْنِیُّ الْاَصْل**، مبنی وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہ ہو جیسے **هٰؤُلَآءِ**۔

چھٹی بات : اسموں پر حالت رفع ہمیشہ ایک اعراب کے ساتھ نہیں آتا بلکہ کبھی ضمہ کے ساتھ آتا ہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ میں ضمہ کے ساتھ اور کبھی واؤ کے ساتھ آتا ہے جیسے جَآءَ اَبُوْکَ میں واؤ کے ساتھ کبھی الف کے ساتھ جیسے جَـآءَ رَجُلَانِ الف کے ساتھ اس طرح نصب بھی ہمیشہ ایک اعراب سے نہیں آتا بلکہ کبھی فتحہ کے ساتھ جیسے رَائَیْـتُ زَیْداً میں فتحہ کے ساتھ کبھی الف کے ساتھ جیسے رَائَیْتُ اَبَاکَ میں الف کے ساتھ کبھی یاء کے ساتھ جیسے رَائَیْتُ رَجُلَیْنِ میں یاء کے ساتھ کبھی کسرہ کے ساتھ جیسے رَائَیْـت مُسلِمـاَتِ میں کسرہ کے ساتھ اور حالت جر بھی ایک اعراب کے ساتھ نہیں آتا بلکہ کبھی یآء کے ساتھ جیسے مَـرَرْتُ بِـاَبِیْکَ کبھی کسرہ کے ساتھ جیسے مَـرَرْتُ بِزَیْدٍ کسرہ کے ساتھ کبھی فتحہ کے ساتھ جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ میں فتحہ کے ساتھ ہے۔

حالت رفع	ضمّہ	واؤ،الف
حالت نصب	فتحہ	الف،یآء،کسرہ
حالت جر	کسرہ	یآء ،فتحہ

پھر اسم معرب پر اعراب کی یہ حالتیں کبھی لفظی ہوتی ہیں اور کبھی تقدیری، اس لئے اس کی پہچان کے لئے کہ کس اسم کا اعراب لفظی یا تقدیری اور کس علامت سے ہے عنقریب مصنف اسم معرب کی سولہ اقسام وجوہ اعراب کے اعتبار سے ذکر کریں گے

تقدیری کی مثال جیسے جَـآءَ مُوْسیٰ ،ضمہ تقدیری۔ رَائَیْتُ مُوْسیٰ ،فتحہ تقدیری۔ مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ، جر کسرہ تقدیری۔

سؤال : مبنی کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : مبنی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مبنی الاصل (۲) مبنی غیر الاصل

سؤال : مبنی اصل کی تعریف کریں؟

جواب : مبنی اصل وہ مبنی ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی ہو، اور مبنی اصل جملہ کلمات میں سے تین ہیں۔

(۱) جملہ حُروف

(۲) ماضی معروف، مجہول

(۳) امر حاضر معلوم

سؤال : مبنی غیر اصل کی تعریف کریں؟

جواب : مبنی غیر اصل وہ مبنی ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی نہ ہو بلکہ کسی مبنی الاصل کی مشابہت سے مبنی ہوا ہو۔ اور اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مضارع بنون جمع مؤنث ونون تاکید ثقیلہ وخفیفہ

(۲) اسم غیر متمکن

(۳) اسم متمکن ترکیب میں واقع نہ ہو جیسے زَیْد

حاصل یہ کہ : مبنی کی کل چھ قسمیں ہیں

(۱) جملہ حروف

(۲) ماضی معروف ومجہول

(۳) امر حاضر معلوم

(۴) مضارع با نون جمع مؤنث، نون تاکید

(۵) اسم غیر متمکن

(۶) اسم متمکن ترکیب میں واقع نہ ہو۔ ان میں پہلی تین قسمیں مبنی اصل اور آخری تین قسمیں مبنی غیر اصل کہلاتی ہیں۔

تنبیہ : اسم متمکن جو ترکیب میں واقع نہ ہو علامہ ابن حاجب صاحب کافیہ کے نزدیک مبنی بر سکون ہے اور علامہ زمخشری کے نزدیک معرب ہے۔

مصنف نے علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ کے مذہب کو ترجیح دے کر اس کو مبنیات میں شمار کیا ہے۔

سؤال : اسم غیر متمکن کی تعریف کریں؟

جواب : اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔

سؤال : ترکیب میں واقع ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب : ترکیب میں واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عامل کے ساتھ ہو جیسے جَآءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ جَآءَ عامل رافع کے ساتھ ہے۔

سؤال : معرب کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : معرب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مضارع بغیر نون جمع مؤنث و نون تاکید (۲) اسم متمکن جو ترکیب میں واقع ہو

﴿فصل﴾

بدانکه اسم غیر متمکن بهشت قسم است الخ۔۔۔۔۔

سؤال : اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : اسم غیر متمکن آٹھ قسم پر ہے۔

(۱) مضمرات (۲) اسماء اشارات (۳) اسماء موصولات

(۴) اسماء افعال (۵) اسماء اصوات (۶) اسماء ظروف

(۷) اسماء کنایات (۸) مرکب بنائی

﴿مضمرات﴾

سؤال : مضمرات کی تعریف کریں؟

جواب : مضمرات مضمر کی جمع ہے اور مضمر، ضمیر وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جو پہلے کسی طرح معلوم ہو چکا ہو جیسے اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ۔

تنبیہ نمبر ۱: ضمیر غائب کے لئے ضروری ہے کہ جس چیز کا قائم مقام بنے اس چیز کا پہلے کسی طرح علم ہو چکا ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ میں ھو زید کے قائم مقام ہے اور اس ضمیر کو راجع اور اس چیز کو مرجع کہتے ہیں۔ حاصل یہ کہ مرجع کا علم ہونا ضروری ہے

تنبیہ نمبر ۲ : جس طرح دوسرے اسموں پر تینوں قسم کے معانی آتے رہتے ہیں اسی طرح یہ معانی مضمرات پر بھی آتے رہتے ہیں لہٰذا ان کی بھی اس اعتبار سے تین قسمیں ہونگی۔

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

سؤال : ضمیر مرفوع کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل

سؤال : ضمیر مرفوع متصل کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جس پر فاعلیت یا اس کے قائم مقام کا معنیٰ

جاری ہواور وہ اپنے عامل کے ساتھ پیوست ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر۔

سؤال : ضمیر مرفوع منفصل کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے جس پر فاعلیت یا اس کے قائم مقام کا معنی جاری ہواور وہ اپنے عمل کے ساتھ پیوست نہ ہو جیسے اَنْتُمْ وغیرہ۔

سؤال : ضمیر منصوب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : ضمیر منصوب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) منصوب متصل (۲) منصوب منفصل

سؤال : ضمیر منصوب متصل کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر منصوب متصل وہ ضمیر ہے جس پر مفعولیت یا اس کے قائم مقام کا معنی جاری ہواور وہ اپنے عامل کے ساتھ پیوست ہو جیسے ضَرَبَنِیْ ،ضَرَبْنَا

سؤال : ضمیر منصوب منفصل کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جس پر مفعولیت یا اس کے قائم مقام کا معنی جاری ہواور وہ اپنے عامل کے ساتھ پیوست نہ ہو جیسے اِیَّا نَا، وغیرہ۔

سؤال : ضمیر مجرور متصل کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : ضمیر مجرور متصل کی ایک قسم ہے وہ یہ ہے ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر ہے جس پر مجروریت یا اضافت کا معنی جاری ہواور وہ اپنے عامل کے ساتھ پیوست ہو جیسے لِیْ ،لَنَا وغیرہ

سؤال : ضمیر مرفوع متصل کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل بارز (۲) ضمیر مرفوع متصل مستتر

سؤال : ضمیر مرفوع متصل بارز کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر مرفوع متصل بارز وہ ضمیر ہے جولفظوں میں پڑھا اور کتابت میں لکھا جاتا ہو جیسے ضَرَبَا میں الف

سؤال : ضمیر مرفوع متصل مستتر کی تعریف کریں؟

جواب : ضمیر مرفوع متصل مستتر وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں نہ پڑھا جاتا ہو اور نہ کتابت میں لکھا جاتا ہو جیسے ضَرَبَ میں ضمیر جو معبر بھُوَ ہے۔

سؤال : ماضی میں ضمائر مستترہ اور بارزہ کتنے ہیں؟

جواب : ماضی کے صرف دوصیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے اور باقی بارہ صیغوں میں بارز آتی ہے وہ دو صیغے یہ ہیں۔

(۱) ضَرَبَ اس میں ھُوَ ضمیر مستتر آئی ہے۔

(۲) ضَرَبَتْ اس میں ھِیَ ضمیر مستتر ہے اور تا حرف تانیث کی علامت ہے۔

سؤال : ضمیر مرفوع متصل مستتر کی قسمیں بتاؤ؟

جواب : اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جائز (۲) لازم

مستتر جائز : وہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے جس کا صیغہ میں دائماً آنا ضروری نہ ہو بلکہ کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں جیسے ماضی میں واحد مذکر غائب اور واحدہ مؤنثہ غائبہ کے صیغے اور مضارع میں واحد مذکر غائب اور واحدہ مؤنثہ غائبہ کے صیغوں میں اگر ان کا فاعل اسم ظاہر آجائے تو اس وقت ان صیغوں میں ضمیر مستتر نہ ہوگی مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ، ضَرَبَتْ هِنْدٌ، یُضْرِبُ زَیْدٌ، تَضْرِبُ هِنْدٌ ،ان چاروں صورتوں میں ان صیغوں میں ضمیر مستتر نہیں۔(یعنی اسکا چھپانا جائز ہے،اور اسکو کبھی چھپا سکتے ہیں اور کبھی نہیں)

مستتر لازم : وہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے جس کا صیغہ میں دائماً آنا ضروری ہو

جیسے مضارع کے تین صیغے مثلاً تَضْرِب واحد مذکر مخاطب اَضْرِبُ واحد متکلم، نَضْرِب متکلم مع الغیر ان صیغوں میں اَنْتَ، اَنا، نَحْنُ دائماً مستتر ہوتی ہیں (یعنی اسکا چھپانا واجب ہے اور اسکو کبھی بھی ظاہر نہیں کیا جا سکتا ہے) جیسے ضَرَبَ خَالِدٌ، ضَرَبَ فعل خالدٌ اس کا فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ۔

خَالِدٌ ضَرَبَ، خَالِدٌ اسم مبتداء ضَرَبَ فعل اسمیں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بِھُوَ اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتداء کی خبر مبتداء باخبر جملہ اسمیہ خبریہ، تَضْرِبُ زَیْنَبُ، تَضْرِبُ فعل زینب فاعل، فعل، فاعل جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿اسماء اشارات﴾

سوال : اسماء اشارات کی تعریف کریں؟

جواب : اسماءِ اشارات اسمِ اشارہ کی جمع ہے اسمِ اشارہ وہ اسمِ غیر متمکن ہے جسکو کسی چیز کی طرف اشارہ حسیہ کے وقت بولا جاتا ہے جیسے ذا وغیرہ۔

سوال : اشارہ حسیہ کی تعریف کریں؟

جواب : اشارہ حسیہ وہ اشارہ ہے جو ظاہری اعضاء سے کیا جاتا ہو جیسے ہاتھ یا سر ہلانے سے۔

﴿اسماءِ اشارات کے باب میں چند اہم اور مفید باتیں﴾

سوال : مشارٌ الیہ کی تعریف کریں؟

جواب : جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسکو مشارٌ الیہ کہتے ہیں جیسے ھٰذِہٖ ھِندٌ.

پہلی بات : مشارٌ الیہ کبھی مؤنث ہوگا اور کبھی مذکر، پھر ہر ایک ان میں سے واحد یا تثنیہ یا جمع ہوگا، ہر ایک کے لئے جدا اسم اشارہ آئے گا۔

واحد مذکر کے لئے ،ذا یہ ایک مرد

تثنیہ مذکر کے لئے ذان حالت رفع ذین حالت نصب وجر میں اس کا معنی یہ ہے، یہ دو مرد

واحد مؤنث کے لئے ،تا ،تی ،ته ، ذه ، ذِهِیْ ،تِهی ، یہ ایک عورت۔

تثنیہ مؤنث کے لئے تــان حالت رفع میں، اور تیــنِ حالت نصب جر میں، یہ دو عورتیں، جمع مذکر و مؤنث کے لئے دو صیغے ہیں۔

أولآءِ بمد، اُولیٰ بقصر یہ سب مرد یا سب عورتیں۔

دوسری بات : اسمِ اشارہ کے آخر میں کبھی، کِ، کُمَا ، کُمْ ، کُنّ لگایا جاتا ہے۔
انکی صورت تو ضمائر کی سی ہے، لیکن نحاۃ کا اتفاق ہے کہ اسمِ اشارہ کے آخر میں جو اس قسم کے الفاظ آتے ہیں یہ حروفِ خطاب ہیں اور ان کے لانے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے مخاطب کی تعیین ہو جاتی ہے کہ مذکر ہے یا مؤنث، واحد ہے یا تثنیہ وجمع۔

اسمِ اشارہ کی تذکیر، تانیث وافراد، تثنیہ وجمع مشارٌ الیہ کے اعتبار سے ہوتا ہے اور حروفِ خطاب کے مخاطب کے اعتبار سے۔

تیسری بات : اسمِ اشارہ کبھی حروفِ خطاب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کے بغیر اور حروفِ خطاب کے ملانے کے دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ حروفِ خطاب سے پہلے لام نہ ہو جیسے ذاک، ذانک ، دوسری یہ کہ اس سے پہلے لام ہو جیسے ذٰلک، تلک یہ لام کسی مقصد کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ اسمیں تین رائے ہیں۔

(۱) لام بُعد مشارٌ الیہ کے لئے ہے۔

(۲) لام زیادتی بُعد مشارٌ الیہ کے لئے ہیں۔

اس صورت میں ذا بغیر لام حرفِ خطاب ہے قریب مشارٌ الیہ اور لام حروفِ خطاب کے ساتھ دور مشارٌ الیہ کے لئے اور صرف حرفِ خطاب بغیر لام کے اوسط مشارٌ

الیہ کے لئے ہوگا۔

(۳) لام مخاطب کے بُعد کے لئے آتا ہے اور یہ لام حرفِ واحد مذکر، واحدہ مؤنثہ کے صیغوں میں آتا ہے باقی میں نہیں آتا جیسے **ذالک، تلک.**

چوتھی بات : مخاطب کو تنبیہ اور بیدار کرنے کے لئے کبھی اسمِ اشارہ کے شروع میں **ھا** لگادیتے ہیں اس کو ہائے تنبیہ کہتے ہیں۔ لیکن جب شروع میں **ھا** لگ جاتی ہے تو پھر اس کے ساتھ لام نہیں لگتا اور حرفِ خطاب لگ سکتا ہے۔ لیکن قلیل جیسے **ھٰذا، ھٰذاکَ**

﴿موصولات﴾

فائدہ نمبرا : موصول کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) موصولِ حرفی (۲) موصولِ اسمی

موصولی حرفی کل پانچ (۵) حروف ہیں۔

(۱) اَنْ مصدریہ (۲) مَا مصدریہ (۳) مشبہ بالفعل

(۴) کَیْ (۵) لَوْ

سوال : اسمِ موصول کی تعریف کریں؟

جواب : اسمِ موصول وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو جملہ کا کامل جزء بننے میں صلہ اور عائد کا محتاج ہو۔

سوال : صلہ اور عائد کی تعریف کریں؟

جواب : صلہ : صلہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو ایسی چیز کے بعد واقع ہو کہ وہ چیز اس جملہ کے بغیر کامل نہ ہو۔

عائد : اس جملہ میں اس ضمیر یا غیر ضمیر کو کہتے ہیں جو موصول کی طرف راجع ہو اور صلہ کو موصول کے ساتھ رابطہ ہو جیسے جَاءَ نِی الَّذِی ضَرَبَ۔

ترکیب : جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مشترک مفعول بہ الَّذِی اسمِ موصول ضَرَبَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بھو برائے واحد مذکر غائب راجح بسوئے الَّذِی موصول فاعل ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول با صلہ فاعل ہوا جَاءَ کا جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ : صلہ میں جو جملہ ہوتا ہے وہ کبھی صریح ہوتا ہے جیسے جَاءَ الَّذِی ضَرَبَ میں جملہ صریح ہے اور کبھی جملہ مؤول ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ میں اَلضَّارِبُ بتاویل الَّذِی ضَرَبَ اور کبھی بتقدیر جملہ ہوتا ہے جیسے اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ میں اس کی تقدیر یہ ہے اَلَّذِی ثَبَتَ فِیْ الدَّار.

فائدہ نمبر۲ : واحد مذکر کے لئے اَلَّذی وہ ایک مرد الخ کا چھ صیغوں کے لئے آتا ہے وہ ایک مذکر کہ الخ مَنْ چھ صیغوں کے لئے آتا ہے۔ وہ ایک مرد کہ الخ، اسی طرح لام بھی چھ صیغوں کے لئے آتا ہے اس کا صلہ اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول کا صیغہ میں ہوتا ہے۔ اور اس کا عائد اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول کے صیغوں میں جو ضمیر ہوتی ہے، وہ ہے اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول کے صیغے جس کے لئے آتے ہیں الف لام برائے موصول بھی اس کے لئے ہوں گے، یعنی اگر صیغہ واحد مذکر کا ہے تو الف لام بمعنی الَّذی واحد مذکر کے لئے ہوگا الخ۔ جیسے

(۱) اَلضَّارِبُ — بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ

(۲) الضَّارِبَانِ — بمعنی اَلَّذَانِ ضَرَبَا

(۳) الضَّارِبُوْنَ — بمعنی اَلَّذِیْنَ ضَرَبُوْا

(۴) الضَّارِبَۃُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ

(۵) الضَّارِبَتَانِ بمعنی الَّتَانِ ضَرَبَتَا

(۶) الضَارِبَاتُ بمعنی الّاتِیْ ضَرَبْنَ

(۷) اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِی ضُرِبَ

(۸) اَلْمَضْرُوْبَانِ بمعنی اَلَّذَانِ ضُرِبَا

(۹) اَلْمَضْرُوْبُوْنَ بمعنی اَلَّذِیْنَ ضُرِبُوْا

(۱۰) اَلْمَضْرُوْبَۃُ بمعنی اَلَّتِیْ ضُرِبَتْ

(۱۱) اَلْمَضْرُوْبَتَانِ بمعنی اَلَّتَانِ ضُرِبَتَا

(۱۲) اَلْمَضْرُوْبَاتُ بمعنی اَلّوَاتِیْ ضُرِبْنَ

فائدہ نمبر۳ : مَنْ اور مَا میں لفظی فرق تو نہیں ہے دونوں چھ صیغوں کے لئے آتے ہیں البتہ ان میں معنوی فرق ہے اس طرح کے مَنْ عام طور پر اور غالباً ذوالعقول، (یعنی عقل والوں) کے لئے آتا ہے۔ اور مَا غالباً غیر ذوالعقول کے لئے آتا ہے اور کبھی کبھار اسکے خلاف بھی آتے ہیں۔

فائدہ نمبر۴ : مَنْ ، مَا دونوں لفظ کے اعتبار سے واحد مذکر ہیں اور معنی کے اعتبار سے چھ قسم پر ہیں واحد مذکر، تثنیہ مذکر، جمع مذکر، واحدہ مؤنثہ، تثنیہ مؤنثہ، جمع مؤنثہ جب یہ دونوں واحد مذکر کے معنی میں مستعمل ہوں تو اس وقت مَنْ، مَا کی طرف واحد مذکر کی ضمیر راجع کرنا درست ہے جیسے جَاءَ مَنْ ضَرَبَ ایک مرد، یہاں مَنْ ضَرَبَ میں واحد مذکر کی ضمیر معبر با ھو مَن کی طرف راجع ہوگی اور اگر اسکے سوا کسی اور معنی میں مستعمل ہوں تو اس وقت لفظ کا اعتبار کر کے واحد مذکر کی ضمیر راجع کر سکتے ہیں اور معنی کا اعتبار کر کے تثنیہ جمع وغیرہا کی ضمیر معنی کی نسبت سے راجع کر سکتے ہیں جیسے جَاءَ مَنْ

ضَرَبُوْا، جَاءَ مَنْ ضَرَبَتْ جَاءَ مَنْ ضَرَبْنَ۔

فائدہ نمبر۵ : مَنْ ، مَا کبھی موصولی ہوتے ہیں، کبھی شرط کے لئے آتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ جسکو تو مارے گا میں جب ماروں گا، کبھی استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَنْ ضَرَبْتَ کس نے آپ کو مارا؟، کبھی مَا موصوف بمعنیٰ شیٔ کے لئے آتا ہے جیسے مَا فِیْ اَلسَّمٰوٰتِ .اَیْ شَیْءٌ ثَابِتٌ فِیْ السَّمآءِ، کبھی مَا مصدریہ بھی آتا ہے جیسے بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا. اَیْ بِعَمَلِکُمْ خَبِیْرًا.

فائدہ نمبر۶ : صلہ میں عائد ہوتا ہے وہ اکثر لفظوں میں مذکور ہوتا ہے اور کبھی کبھی محذوف بھی ہوتا ہے خصوصاً جب عائد منصوب متصل کی ضمیر ہوتی ہے تو بہت کثرت سے محذوف ہوتی ہے جیسے مَنْ یَّشآءُ میں ہ ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے مَنْ محذوف ہے اصل عبارت یوں ہوگی مَنْ یَّشآءُہٗ.

فائدہ نمبر۷ :ذُوْ یہ الَّذِیْ موصول کے معنی میں ہے فِیْ لُغَتْ بَنِیْ طے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ اَیْ الَّذِیْ ضَرَبَکَ۔

فائدہ نمبر۸ : اَیٌّ ،اَیَّۃٌ کے استعمال کے چار طریقے ہیں۔

(۱) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو جیسے اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ

(۲) مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو جیسے اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ

(۳) مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو جیسے اَیٌّ قَائِمٌ

(۴) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو جیسے اَیُّھم قَائِمٌ

فائدہ : صدرِ صلہ سے مراد جملہ ہے۔

ان چار صورتوں میں سے صرف آخری صورت میں اَیٌّ مبنی ہے باقی تین صورتیں معرب ہیں اور یہاں مبنیات میں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آخری صورت مبنی ہے۔

﴿اَسماءِ افعال﴾

سوال : اسماءِ افعال کی تعریف کریں؟

جواب :اسماءِ افعال اسمِ فعل کی جمع ہے اور اسمِ فعل وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو وضع کے اعتبار سے امر یا ماضی کے معنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رُوَیْدَ بمعنی اَمْهِل (تو مہلت دے) اور هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا وہ)

سوال : وہ اسماء جو امر کے معنی میں ہیں کون کون سے ہیں؟

جواب :وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) رُوَیْدَزَیْدًا بمنی اَمْهِلْ زَیْدًا (تو مہلت دے زید کو)

ترکیب : رُوَیْدَ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر معلوم اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب معبر بـاَنْتَ مرفوع محلًا اسکا فاعل زَیْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) بَلْهَ زَیْدًا بمعنی دَعْ زَیْدًا (چھوڑ تو زید کو)

(۳) حَیَّهَلْ الصَّلٰوۃ بمعنی اِیْتِ الصَّلٰوۃ (آ تو نماز کی طرف)

(۴) هَلُمَّ الصَّلٰوۃ بمعنی اِیْتِ الصَّلٰوۃ (آ تو نماز کی طرف)

(۵) دُوْنَکَ زَیْدًا بمعنی خُذْ زَیْدًا (پکڑ تو زید کو)

(۶) هَا زَیْدًا بمعنی خُذْ زَیْدًا (پکڑ تو زید کو)

(۷) آمِیْن بمعنی اِسْتَجِبْ (قبول کر تو)

(۸) قَط بمعنی اِنْتَهِ (رُک جا)

(۹) صَهْ بمعنی اُسْکُتْ (خاموش ہو جاؤ)

(۱۰) مَهْ بمعنی اُكْفُفْ (رک جا)

(۱۱) عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ (لازم پکڑ)

سوال: وہ اسماءِ فعل جو ماضی کے معنی میں ہیں وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: (۱) هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا وہ) هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)

(۲) شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جُدا ہوا) شَتَّانَ زَيْدٌ وعَمْرٌو (جُدا ہوا زید اور عمرو)

﴿اَسماءِ اصوات﴾

سوال: اسماءِ اصوات کی تعریف کریں؟

جواب: اسماءِ اصوات اسمِ صوت کی جمع ہے اور اسمِ صوت وہ اسمِ غیر متمکن ہے جس سے کسی کی آواز کو نقل کیا جائے یا کسی چوپائے وغیرہ کو آواز دی جائے جیسے غَاقَ غَاقَ۔

سوال: یہاں نحومیر میں جو اسماءِ اصوات ہیں وہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟ بیان کریں۔

جواب: یہاں پانچ مذکور ہیں۔

(۱) اُحْ اُحْ (کھانسی کے وقت نکلنے والی آواز کی نقل ہے)

(۲) اُفْ اُفْ (افسوس اور درد کے وقت کی آواز کی نقل ہے)

(۳) بَخٍّ بَخٍّ (خوشی کے وقت کی آواز کی نقل ہے)

(۴) نَخٍّ نَخٍّ (اُونٹ بٹھانے کے وقت کی آواز کی نقل ہے)

(۵) غَاقَ غَاقَ (کوے کی آواز کی نقل ہے)

﴿اسماءِ ظروف﴾

سوال :اسماءِ ظروف کی تعریف کریں؟

جواب :اسماءِ ظروف اسمِ ظرف کی جمع ہے، اسمِ ظرف وہ اسمِ غیر متمکن ہے، جو وقت یا جگہ کا معنی دیتا ہو جیسے اِذْ ،اِذا وغیرہ، ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان

سوال :ظرفِ زمان کے لئے جو اسماء نحومیر میں مذکور ہیں وہ کیا کیا ہیں؟ بیان کریں۔

جواب :

(۱) اِذْ (۲) اِذا (۳) مَتٰی (۴) کَیْفَ

(۵) اَیَّانَ (۶) اَمْسِ (۷) مُذْ (۸) مُنْذُ

(۹) قَطُّ (۱۰) عَوْضُ (۱۱) قَبْلُ (۱۲) بَعْدُ

سوال :اِذْ کس کے لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب :اِذْ ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے بمعنی جس وقت جیسے جِئْتُکَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، میں آیا تیرے پاس جب یعنی جس وقت سورج طلوع ہوا۔

سوال : اِذَا کس کے لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب :اِذَا مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو بمعنی جس وقت، پھر یہ اکثر شرط کے لئے آتا ہے جیسے اِذَا تَذْهَبُ اَذْهَبُ، جس وقت تو جائے گا میں بھی جاؤں گا اور کبھی مفاجات کے لئے یعنی ناگاہ، اچانک کے معنی کے لئے آتا ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ، میں باہر نکلا تو اچانک درندہ کھڑا تھا جب یہ شرط کے معنی کے لئے ہو تو اس وقت یہ مضارع کو جزم دے گا۔

سوال :مَتٰی کس لئے آتا ہے اور اس کا کیا معنی ہے؟

جواب :مَتٰی ماضی اور مستقبل دونوں کے لئے آتا ہے بمعنی جس وقت، پھر یہ کبھی

شرط کے معنی میں ہوتا ہے جیسے مَتٰی تُسَافِرْ اُسَافِرْ جس وقت تو سفر کرے گا میں اس وقت سفر کروں گا مَتٰی ذَهَبْتَ ذَهَبْتُ جس وقت آپ گئے اُس وقت میں بھی گیا اور کبھی استفہام کے معنی کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَذْهَبُ تو کس وقت جائے گا؟ جب شرط کے معنی کے لئے ہو تو پھر مضارع کو جزم دے گا اور استفہام کے لئے ہو تو جزم نہیں دے گا۔

سوال : كَيْفَ کس کے لئے آتا ہے اور اس کا کیا معنی ہے؟

جواب : كَيْفَ کسی کا حال دریافت کرنے کے لئے آتا ہے بمعنی کیسا، کیسی حالت جیسے كَيْفَ حَالُكَ تیرا کیسا حال ہے؟ كَيْفَ اَنْتَ تیری حالت کیسی ہے؟

سوال : اَيَّانَ کس کے لئے آتا ہے اور اس کا کیا معنی ہے؟

جواب :اَيَّانَ مستقبل کے لئے آتا ہے اور استفہام کا معنی دیتا ہے، بمعنی کس وقت جیسے اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (قیامت کا دن کس وقت ہوگا)۔

سوال :اَمْسِ کس کے لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب :اَمْسِ گزشتہ کل کے لئے آتا ہے، جیسے اَكَلْتُ اَمْسِ میں نے کل کھایا تھا۔

سوال :مُذْ اور مُنْذُ کس کے لئے آتے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

جواب :مُذْ اور مُنْذُ کبھی ابتدائے زمانہ کے لئے آتے ہیں اور کبھی تمام زمانے کے لئے آتے ہیں، ابتدائے زمانہ کی مثال مَارَأَيْتُ زَيْدًا مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اس کی تقدیری عبارت یوں ہے اَوَّلُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، زید کو میرے نہ دیکھنے کی اوّل مدّت جمعہ کا دن ہے۔

جمیع مدت کی مثال : جیسے مَارَأَيْتُ زَيْدًا مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمَانِ تقدیری عبارت یوں ہوگی، جميع مدة عدم رؤيتي زَيْدًا يَوْمَانِ زید کو میرے نہ دیکھنے کی کل مدت دو

دن ہے۔اور یہ مُذاور مُنذُ حروفِ جر بھی ہے اس وقت اس کا مدخول مجرور ہوگا، جیسے مَارَأَیْتُ مُنْذُ یَوْمَ الجُمُعَةِ ، میں نے زید کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔

سوال : قطّ کس لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب :قـــطُّ استغراق زمانہ ماضی منفی کے لئے آتا ہے بمعنی کبھی، ہرگز جیسے مَاضَرَبْتُ زَیْدًا قط میں نے زید کو کبھی نہیں مارا۔

سوال :عَوْضُ کس کے لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب :عــــوضُ استغراق زمانہ مستقبل منفی کے لئے آتا ہے بمعنی کبھی جیسے لَااَضْرِبُ زَیْدًا عَوْضُ میں زید کو کبھی نہیں ماروں گا۔

سوال : قَبْلُ اور بَعْدُ کا معنی بتاؤ؟

جواب :قَبْلُ کا معنی ہے پہلے اور بَعْدُ کا معنی ہے بعد میں۔

سوال :قَبْلُ، بَعْدُ کے استعمال کے طریقے بتاؤ؟

جواب :اِن کے استعمال کے کل تین طریقے ہیں۔

(۱) اس کا مضاف الیہ لفظوں میں مذکور ہو جیسے جِئْتُکَ قَبْلَ عَمْرٍو وَبَعْد خَالِدٍ میں تیرے پاس آیا عمرو سے پہلے اور خالد کے بعد۔

(۲) اس کا مضاف الیہ نہ لفظوں میں مذکور ہو نہ نیت میں ہو جیسے رُبَّ بَعْدٍ خَیْرٌ مِنْ قَبْلٍ بہت سے بعد پہلے سے اچھے ہوتے ہیں۔

(۳) اس کا مضاف الیہ لفظوں میں نہ ہو اور نیت میں ہو جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ یہاں اصل میں مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْئٍ وَمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْئٍ ہے کُلِّ شَیْئٍ مضاف الیہ لفظوں میں نہیں اور نیت میں ہے۔

تنبیہ : آخری صورت میں قَبْلُ وَ بَعْدُ مبنی برضمہ ہیں، اِسی صورت کی وجہ سے

اس کو مبنی غیر الاصل کی اقسام (اسمِ غیر متمکن) میں شمار کیا گیا ہے۔

سوال :ظروفِ مکان نحو میر میں کتنے ہیں۔

جواب : چار ہیں۔

(۱) حَیْثُ (جس جگہ) (۲) قُدَّامُ (آگے)

(۳) تَحْتُ (نیچے) (۴) فَوْقُ (اوپر)

حَیْثُ : اسمِ مکان ہے بمعنی جس جگہ، اگر یہ مضاف ہو تو اسکا مضاف غالباً جملہ ہوتا ہے جیسے جَلَسْتُ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ میں بیٹھا جس جگہ زید بیٹھنے والا تھا، اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ (آپ بیٹھیں جہاں زید بیٹھا)

قُدَّام، تَحْتُ، فَوْقُ : تینوں کے استعمال کے وہی طریقے ہیں جو قَبْلُ ، بَعْدُ میں گزر گئے، آخری صورت یعنی ان کا مضاف الیہ لفظوں میں نہ ہو اور نیت میں ہو تو مبنی ہونگے اور پہلی دو صورتوں میں قَبْلُ، بَعْدُ کی طرح معرب ہیں جیسے۔

(۱) زَیْدٌ قُدَّامُکَ (۲) زَیْدٌ تَحْتُ سَقْفِ الْمَسجِدِ

(۳) زَیْدٌ فَوْقُ سَقْفِ الْمَسْجِد

اسماءِ کنایات

سوال :اسماءِ کنایات کی تعریف کریں؟

جواب :اسماءِ کنایات اسمِ کنایہ کی جمع ہے، اسمِ کنایہ اِس اسمِ غیر متمکن کو کہتے ہیں جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرتا ہو، مبہم عدد کی مثال کم اور کذا ہے، اور مبہم بات کی مثال کَیْتَ، ذَیْتَ ہے۔

کم : دو قسم پر ہیں۔ (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ

(۱) استفہامیہ : جیسے کَمْ دِرهَماً عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں۔

(۲) خبریہ : کَمْ دِرهَمٍ عِنْدِیْ میرے پاس اتنے درہم ہیں۔

کَذَا : یہ صرف خبریہ ہوتا ہے۔جیسے کَذَا دِرْهَمٍ عِنْدِیْ میرے پاس اتنے درہم ہیں۔مبہم بات کے لئے کَیْتَ یا ذَیْتَ (بمعنی ایسا ویسا) قُلْتُ کَیْتَ کَیْتَ ذَیْتَ ذَیْتَ میں نے ایسا ایسا کہا۔

﴿مرکبِ بنائی﴾

سوال : مرکبِ بنائی کی تعریف کریں؟

جواب : (اس کی تفصیل مرکب غیرِ مفید کی اقسام میں گزر چکی ہے)

﴿فصل (معرفہ، نکرہ)﴾

سوال : اسم باعتبار عموم وخصوص کتنی قسم پر ہیں؟

جواب : دو قسم پر ہیں۔ (۱) معرفہ (۲) نکرہ

سوال : معرفہ کی تعریف کریں۔

جواب : معرفہ وہ اسم ہے جو معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے زید، عمرو، بکر وغیرہ۔

سوال : نکرہ کی تعریف کریں۔

جواب : نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے رَجُلٌ (کوئی آدمی)۔

سوال : معرفہ کی قسمیں بتائیں۔

جواب : معرفہ کی کل سات قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اسماءِ اشارات

(۳) اعلام (۴) اسماءِ موصولہ

(۵) معرفہ بہ ندا جیسے یا رَجُلُ (۶) معرف بالام جیسے اَلرَّجُلُ

(۷) مضاف ہوجانا ان میں سے کسی ایک کی طرف سوائے معرفہ بہ ندا کے جیسے غُلَامُہٗ ، غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ، غُلَامُ اَلرَّجُلُ.

سوال :اعلام کی تعریف کریں۔

جواب :اعلام عَلَمٌ کی جمع ہے اور عَلَمُ وہ اسمِ معرفہ ہے جو کسی خارجی قرینہ کے بغیر مسمیٰ اور ذات کی تعیین کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے زَیْدٌ وغیرہ۔

سوال :عَلَمُ کی قسمیں بتائیں۔

جواب :عَلَمُ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اسم (۲) لقب (۳). کنیت

(۱) اسم : یہاں اسم سے مراد وہ عَلَمُ ہے جو کنیت اور لقب نہ ہو۔ جیسے زید، عمرو، بکر وغیرہ۔

(۲) لقب : وہ عَلَمُ ہے جو مسمیٰ کی مدح یا ذم کو ظاہر کرتا ہو جیسے زَیْنُ الْعَابِدِیْنُ

(۳) کنیت : وہ عَلَمُ ہے جس کے شروع میں لفظ اَبْ یا اُمُّ ہو جیسے ابوبکرؓ، اُم ھانیؓ۔

سوال : معرفہ بحرفِ ندا سے کیا مراد ہے؟

جواب :اس سے مراد ہے کہ کسی اسمِ نکرہ یعنی (منادیٰ) کی تعیین کر کے اسکی طرف ندا کرے جیسے یا رَجُلُ اگر منادیٰ کی تعیین کے بغیر ندا کی جائے تو پھر یہ معرفہ ہوگا جیسے اندھا کہہ رہا ہو یا رَجُلُ خُذْبِیَدِیْ

سوال : اسماءِ اشارات، اسماءِ موصولات کو مبہمات کہا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب : مبہمات مُبْهَمَةٌ کی جمع ہے بمعنی پوشیدہ کیا ہوا، چونکہ اسماءِ اشارات اور اسماءِ موصولہ اپنے مشارٌ الیہ اور صلہ کے بغیر مبہم یعنی مخفی ہوتے ہیں مشارٌ الیہ اور صلہ وغیرہ کے بغیر ظاہر نہیں ہوتے اس لئے ان کو مبہمات کہا گیا ہے۔

سوال : تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بتائیں۔

جواب : تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر (۲) مؤنث

سوال : مذکر کی تعریف کریں۔

جواب : مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ وغیرہ

سوال : مؤنث کی تعریف کریں۔

جواب : مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت ہو جیسے اِمْرَأَةٌ

سوال : تانیث کی علامتیں بتاؤ۔

جواب : تانیث کی تین علامتیں ہیں۔

(۱) تا خواہ ملفوظہ ہو یا مقدرہ ملفوظہ جیسے اِمْرَأَةٌ اور مقدرہ جیسے اَرْضٌ

(۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلیٰ

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَآءُ

سوال : تاءِ مقدرہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب : تاءِ مقدرہ وہ تاء ہے جو لفظوں میں ذکر کیئے بغیر اس کا اعتبار کیا گیا ہو، جس اسم میں تاءِ مقدرہ ہوتی ہے اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں جیسے اَرْضٌ

سوال : اَرْضٌ میں تاءِ مقدرہ ہونے کا پتہ کیسے چلے گا؟

جواب :اس کا پتہ اسکی تصغیر سے چلے گا اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ تصغیر گرے ہوئے حروف کو واپس کر کے بنائی جاتی ہے اگر اَرْضٌ میں تاء نہ ہوتی تو اُرَیْضَۃٌ جو کہ اسکی تصغیر ہے اس میں تا نہ آتی اس میں آنا اسکی دلیل ہے کہ اَرْضٌ میں تاء ہے اگرچہ مقدرہ ہے۔

سوال : مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقی (۲) لفظی

سوال :مؤنثِ حقیقی کی تعریف کریں۔

جواب :مؤنثِ حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی نر جاندار ہو جیسے اِمْرَأۃٌ بمعنی عورت بمقابلہ رَجُلٌ بمعنی مرد، نَاقَۃٌ اونٹنی جَمَلٌ بمعنی اونٹ کے ہے۔

سوال :مؤنثِ لفظی کی تعریف کریں۔

جواب :مؤنثِ لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی نر جاندار نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ بمعنی اندھیرا اور نُوْرٌ بمعنی روشنی تو ہے لیکن جاندار نہیں ہے اسی طرح قُوَّۃٌ بمعنی طاقت کہ اس کے مقابلہ میں ضُعْفٌ بمعنی کمزور تو ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

سوال :اِفراد و مثنّٰی و مجموع کے اعتبار سے اسم کتنی قسم پر ہے؟

جواب :فراد و مثنّٰی و مجموع کے اعتبار سے اسم تین قسم پر ہے۔

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

سوال :واحد کسے کہتے ہیں؟

جواب: واحد اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک معنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رَجُلٌ۔

سوال: تثنیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: تثنیہ اس اسم کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرتا ہو اس سبب سے کہ اس کے واحد کے آخر میں الف، نون مکسور یا ماقبل مفتوح ونون مکسورہ آخر میں پیوست ہو جیسے رَجُلَانِ وَرَجُلَیْنِ۔

سوال: جمع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جمع اس اسم کو کہتے ہیں کہ دلالت کرتا ہو دو سے زیادہ پر اس سبب سے کہ اس کے واحد میں تغیر ہو چکا ہو لفظاً یا تقدیراً، لفظاً کی مثال رِجَالٌ تقدیراً کی مثال فُلْکٌ کہ اس میں واحد فُلْکٌ بروزنِ قُفْلٌ اور جمع بھی بروزنِ اُسْدٌ ہے۔

سوال: کِلاَ وَکِلْتَا کو تثنیہ میں شمار کریں گے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ چونکہ کِلَا وَکِلْتَا کے آخر میں الف اور نون مکسورہ ہے یا ماقبل مفتوح نون مکسور نہیں اور تثنیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے آخر میں الف ونون مکسورہ یا ماقبل مفتوح ونون مکسورہ ہو۔

سوال: اثنان و اثنتان کو تثنیہ میں کیوں نہیں شمار کیا جاتا؟

جواب: تثنیہ کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ اس کے مفرد یا واحد میں الف ونون مکسورہ یا ماقبل مفتوح ونون مکسورہ ہو چونکہ اس کا واحد نہیں اس لئے اس کو تثنیہ میں شمار نہیں

کیا گیا ہے۔

﴿جمع کے بارے میں فوائد﴾

فائدہ نمبر۱ : جمع کبھی مفرد میں لفظاً تغیر کرنے سے آتی ہے جیسے **رِجَالٌ** کہ اسکا مفرد رَجُلٌ ہے اس صورت میں اعراب میں بھی تغیر وتبدیلی آئے گی۔

فائدہ نمبر۲ : جمع کبھی مفرد میں تقدیراً تغیر کرنے سے آتی ہے جیسے **فُلْکٌ** کہ اسکا واحد بھی **فُلْکٌ** ہے لیکن جب یہ **فُلْکٌ** بروزنِ **قُفْلٌ** ہوگا تو واحد ہوگا اور جب بروزنِ **اُسُدٌ** ہوگا تو جمع ہوگا۔

فائدہ نمبر۳ : کبھی کبھار جمع اپنے مفرد کے غیر سے آتی ہے جیسے **نِسَآءٌ** کہ اس کا مفرد اِمْرَأةٌ ہے اور اُولُو کہ اس کا مفرد ذو ہے اور اس جمع من غیر لفظہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر۴ : کبھی جمع کی بھی جمع آتی ہے جیسے **اَقْوَالٌ** کہ جمع ہے اور اسکی جمع بھی آتی ہے **اَقَاوِیْلُ**۔

سوال : باعتبارِ لفظ جمع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

سوال : جمع تکسیر کی تعریف کریں۔

جواب : جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء یعنی وزن سلامت نہ ہو جیسے رِجَالٌ اور مَسَاجِدُ یہ جمع ہے رَجُلٌ اور مَسْجِدٌ کی۔ اس کو جمع مکسر بھی کہتے ہیں۔

سوال : جمع تصحیح کی تعریف کریں۔

جواب : جمع تصحیح وہ جمع ہے کہ جس میں واحد کی بناء یعنی وزن سلامت ہو جیسے

مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِيْنَ کہ اس کا واحد مُسْلِمٌ ہے اور اس کو جمع سالم بھی کہتے ہیں۔

سوال: ثلاثی سے جمع تکثیر بنانے کا طریقہ بتاؤ؟

جواب: ثلاثی سے جمع تکثیر بنانے کا کوئی خاص طریقہ متعین نہیں بلکہ ثلاثی سے اس کا وزن سماعی ہے۔

سوال: رباعی، خماسی سے جمع تکسیر بنانے کا طریقہ بتاؤ۔

جواب: رباعی، خماسی سے جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتا ہے (رباعی) جیسے جَعْفَرٌ اس کی جمع جَعَافِرُ آتی ہے اور خماسی کی جمع دو طریقوں سے آتی ہے

(۱) فَعَالِلُ کے وزن پر کرنے کے لئے آخری حرف کو حذف کیا جاتا ہے جیسے جَحْمَرِشٌ کی جمع جَحَامِرُ ہے۔

(۲) فَعَالِلُ کے وزن پر کرنے کے لئے حروفِ زائدہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور حروفِ زائدہ یہ حروف ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے اَلْيَوْمَ تَنْسَاهَا. اس قاعدے کے موافق جَحْمَرِشٌ سے میم کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر جَحَارِشُ بنتا ہے ان میں سے پہلا طریقہ جمہور کا ہے اور دوسرا بعض حضرات کے نزدیک ہے۔

سوال: جمع سالم کی قسمیں بتاؤ۔

جواب: جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

سوال: جمع مذکر سالم کی تعریف کریں۔

جواب: جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح پیوست ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ حالتِ رفعی میں اور، مُسْلِمِيْنَ حالتِ نصبی، جری میں۔

سوال : جمع مؤنث سالم کی تعریف کریں۔

جواب : جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف، تاءِ زائدتان پیوست ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

سوال : جمع معنی کے اعتبار سے کتنی قسم پر ہے؟

جواب : جمع معنی کے اعتبار سے دو قسم پر ہے۔

(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

سوال : جمع قلت کی تعریف کریں۔

جواب : جمع قلت وہ جمع ہے جو دس سے کم پر دلالت کرتا ہو یعنی تین سے نو تک جمع قلت ہے جیسے غِلْمَةٌ

سوال : جمع قلت کے اوزان بتائیں۔

جواب : جمع قلت کے چار اوزان ہیں۔

(۱) اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ کَلْب(کتا) کی جمع ہے۔

(۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ قَوْل(بات) کی جمع ہے۔

(۳) اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ عَوَان(میانہ سال) کی جمع ہے۔

(۴) فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ غُلَام(لڑکے، نوکر) کی جمع ہے۔

ان اوزان کے علاوہ جمع مذکر سالم، مؤنث سالم بغیر الف لام بھی جمع قلت کے معنی کے لئے ہے، جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ ان چاروں کو کسی نے شعر میں جمع کیا ہے۔

شعر : جمع قلت را چہار امثلہ اَفْعُلٌ، اَفْعَالٌ، فِعْلَةٌ، اَفْعِلَة

تنبیہ : جمع قلت کثرت میں چونکہ علماء کی رائیں تین قسم پر ہیں اس وجہ سے ہر

ایک کی تین تین تعریفیں ہونگی۔

(۱) جو کتاب میں ہے اس کے اعتبار سے جمع قلت وہ ہے جو تین سے نو تک پر دلالت کرے اور جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس یا اس سے زیاد• پر دلالت کرے۔

(۲) یہ ہے کہ جمع قلت وہ جمع ہے جو تین سے دس تک پر دلالت کرے اور جمع کثرت وہ جمع ہے جو گیارہ اور اس سے زیادہ پر دلالت کرے۔

(۳) اس اعتبار سے دونوں تین سے شروع ہوتے ہیں البتہ جمع قلت دس پر رک جاتی ہے اور جمع کثرت رکتی نہیں، دونوں میں انتہاء کا فرق ہے یعنی جمع قلت وہ ہے جو تین سے دس تک پر دلالت کرے اور جمع کثرت ہو ہے جو تین سے دس یا اس سے زیادہ پر دلالت کرے۔

سوال: جمع کثرت کی تعریف کریں۔

جواب: جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس یا اس سے زیادہ تک پر دلالت کرے جیسے کُتُبٌ، ضَرَبَۃٌ۔

﴿اقسام اسم باعتبارِ وجوہ اعراب﴾

سوال: وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم کی سولہ قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح

(۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم

(۵) غیر منصرف (۶) اسماءِ ستہ مکبرہ

(۷) مُثنّٰی (۸) کِلا وَ کِلتَا

(۹) اِثنَانِ وَ اِثنَتَان (۱۰) جمع مذکر سالم

(۱۱) اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی (۱۲) عِشْرُوْن تا تِسْعُوْن

(۱۳) اسمِ مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱۵) اسمِ منقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱) مفرد منصرف صحیح : اس اسمِ متمکن کو کہتے ہیں جو تثنیہ وجمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اسکے آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ وغیرہ۔

(۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح : یہ وہ اسمِ متمکن ہے جو تثنیہ وجمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں واو یا یا ماقبل ساکن ہو جیسے ظَبیٌ ، دَلْوٌ۔

(۳) جمع مکسر منصرف : یہ اس اسمِ متمکن کو کہتے ہیں جو مفرد و تثنیہ نہ ہو اور اس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو اور غیر منصرف نہ ہو یعنی جمع اقصیٰ نہ ہو، ان تینوں قسموں کی حالتِ رفعی لفظی ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصبی لفظی فتحہ کے ساتھ ہیں اور حالتِ جری لفظی کسرہ کے ساتھ ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ ، دَلْوٌ ، رِجَالٌ ، رَأَیْتُ زَیْدًا، دَلْوًا، رِجَالاً ، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، بِدَلْوٍ، بِرِجَالٍ۔

﴿وجوہ اعراب کی تمرین کے لئے چار سوالات﴾

(۱) اس پر کیا اعراب آئے گا یعنی رفع ہے یا نصب ہے یا جر، جواب اسکا یہ ہے کہ یہ مرفوع ہے یا منصوب ہے یا مجرور ہے۔

(۲) اس پر اعراب کیوں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فاعل وغیرہ یا مفعول وغیرہ یا مجرور مضاف الیہ ہے۔

(۳) اس کی یہ حالت کس علامت سے ہے۔

(۴) اس علامت کے ساتھ کیوں ہے۔

چنانچہ جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْد مرفوع ہے اس لئے کہ جَاءَ کا فاعل ہے اسکی حالتِ رفع لفظی ضمہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ یہ مفرد منصرف صحیح ہے۔ جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ذَهَبَ خَالِدٌ رَأَیْتُ ظَبِیًّا

ضَرَبَ رِجَالٌ مَرَرْتُ بِاَقْوَامٍ

فائدہ : مفرد چار معنوں کے لئے آتا ہے۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ یہ مفرد ہے تثنیہ وجمع نہیں ہے جیسے زَیْدٌ یہاں مفرد کا یہی معنی مراد ہے۔

(۲) مفرد ہے یعنی مضاف وشبہ مضاف نہیں یہ معنی آگے منادیٰ وغیرہ کی بحث میں آئے گا۔

(۳) مفرد ہے یعنی مرکب نہیں ہے خواہ مرکب مفید ہو یا غیر مفید ہو۔

(۴) مفرد ہے یعنی مرکب مفید نہیں۔

(۴) جمع مؤنث سالم : یہ وہ اسمِ متمکن ہے جس کے واحد کے آخر میں الف ،تائے زائدتان پیوست ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ، مُسْلِمَةٌ کی جمع ہے اس کی حالتِ رفع لفظی ضمہ کے ساتھ ہے اور حالتِ نصب، حالتِ جر دونوں لفظی کسرہ کے ساتھ ہیں، یہاں نصب جر کے تابع ہیں جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(۵) غیر منصرف : یہ وہ اسمِ معرب ہے جس میں نو اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام موجود ہو۔

سوال :اسبابِ منع صرف کسے کہتے ہیں؟

جواب :ایسے اسباب جو اسمِ معرب پر کسرہ اور تنوین کے آنے کے لئے مانع

ہوں ان کو اسبابِ منع صرف کہتے ہیں۔

سوال: غیر منصرف کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔

سوال: اسبابِ منع صرف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب: اسبابِ منع صرف نو ہیں۔

(۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ

(۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزنِ فعل

(۹) الف ونون زائدتان

(۱) **عدل**: کہتے ہیں اسم کا اپنے اصلی صیغے سے نکلنا بغیر قاعدہ صرفی کے جیسے عُمَرُ اصل میں عَامِرٌ تھا۔

(۲) **وصف**: وہ اسم ہے جو ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرتا ہو جس میں بعض صفات کا لحاظ ہو جیسے اَحْمَرُ۔

(۳) **تانیث**: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت ہو جیسے طَلْحَةُ۔

(۴) **معرفہ**: وہ اسم ہے جو متعین اور معلوم ہو جیسے زَیْنَبُ

(۵) **عجمہ**: اُن اسموں کو کہا جاتا ہے جو غیر عرب نے وضع کیے ہوں جیسے اِبْرَاهِیْمُ

(۶) **جمع**: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرتا ہو اس سبب سے کہ اس کے واحد میں تغیر ہو چکا ہو لفظاً یا تقدیراً، یہاں جمع سے مراد جمع منتہی الجموع ہے۔

(۷) **ترکیب**: کہتے ہیں دو یا دو سے زیادہ اسموں کو بغیر کسی حرف کے جُزء ہوئے ایک بنانا جیسے مَعْدِیْکَرَب، بَعْلَبَکَّ

(۸) وزنِ فعل : اسم کا فعل کے وزن پر ہونا جیسے اَحْمَدُ

(۹) الف ونون زائدتان : اسم کے آخر میں الف اور نون زائدتان کا آنا جیسے عِمْرَان

سوال :وہ کون سے اسباب منع صرف ہیں جو ایک سبب دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

جواب :ایسے اسباب تین ہیں۔

(۱) جمع اقصیٰ یا جمع منتہی الجموع

(۲) وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ تانیثی ہو جیسے حُبْلیٰ

(۳) جس کے آخر میں الف ممدودہ تانیثی ہو جیسے حَمْرَآء

اسبابِ منع صرف

غیر منصرف	اسمِ معرب
عُمَرُ	معرفہ، عدل
اَحْمَرُ	وصف، وزنِ فعل
طَلْحَۃُ	تانیث، معرفہ
مَسَاجِدُ	جمع، یہ سبب دو کے قائم مقام ہے کیونکہ منتہی الجموع ہے
مَعْدِیْکَرَب	ترکیب، معرفہ
اَحْمَدُ	معرفہ، وزنِ فعل
عِمْرَان	عرفہ، الف ونون زائدتان
زَیْنَبُ	تانیث، معرفہ

سوال :اسم غیر منصرف کا اعراب کیا ہے؟

جواب :اسکا اعراب حالتِ رفعی میں لفظی ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری میں لفظی فتحہ کے ساتھ ہے یہاں جر نصب کے تابع ہے جیسے جَاءَ عُمَرُ ،رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ

(۶) اسماءِ ستہ مکبرہ : یعنی وہ چھ اسماء جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں۔

(۱) اَبٌ (۲) اَخٌ (۳) حَمٌ

(۴) هَنٌ (۵) فَمٌ (۶) ذُوْمَالٍ

سوال :اسماءِ ستہ مکبرہ کا اصل اور معنی بتائیں۔

جواب :اَبٌ کا معنی ہے باپ، اَخٌ کا معنی ہے بھائی، حَمٌ کا معنی ہے دیور یا سسر (خاوند کی طرف سے عورت کے رشتے دار) هَنٌ شرمگاہ (ہر وہ چیز جس سے گھن آتی ہے) یہ چار لفظ ناقصِ واوی ہیں، اصل میں اَبَوٌ ،اَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ تھے پھر واو کو حذف کر کے اَبٌ ،اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ ہوگیا۔

فَمٌ : کا معنی ہے مُنہ، اصل میں فَوْهٌ یا فُوْهٌ تھا ھا کو خلافِ قیاس حذف کر کے فَوُ بنا چونکہ اسماءِ متمکنہ میں ایسا اسم جو دو حرفوں پر مشتمل ہو اور آخری حرفِ علت ہو موجود نہ تھا اس وجہ سے واو کو حالتِ غیر اضافت میں تقاربِ مخرج کی وجہ سے میم سے تبدیل کیا فَمٌ ہوا اور جب حالتِ اضافت کی ہو تو واو واپس آجاتی ہے جیسے فُوْ زَیْدٍ.

ذُوْ : کا معنی ہے صاحب اصل میں ذُوَوٌ یا ذُوَیٌ تھا لفیفِ مقرون تھا پھر واو کو حذف کر کے ذو بنا اور چونکہ یہ ذو لازم الاضافت ہے ہمیشہ کے لئے اسمِ جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے اس لئے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مال کی طرف مضاف کر کے ذکر کیا ہے، ذُوْ مَالٍ مال والا۔

سوال :اسماءِ ستہ مکبرہ کے اعراب کی شرائط بتائیں۔

جواب :ان کے اعراب بالحرف کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) مفرد ہو، تثنیہ وجمع نہ ہو ورنہ پھر ان کا اعراب تثنیہ وجمع والا ہوگا (جو آگے آرہا ہے)

(۲) مکبر ہو، اگر مکبر نہ ہو بلکہ مصغر ہو تو پھر اسکے استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مصغر بغیر اضافت کے مستعمل ہو۔

(۲) مصغر مضاف بغیر یائے متکلم کے مستعمل ہو۔

(۳) مصغر مضاف بایائے متکلم کے مستعمل ہو۔

پہلی دو صورتوں میں ان کا اعراب اوّل والا ہوگا اور آخری صورت میں ان کا اعراب غُلَامِیْ کی طرح تقدیری ہوگا۔

(۳) مضاف ہو اگر مضاف نہ ہو تو پھر اسکا اعراب قسمِ اوّل والا ہوگا۔

(۴) مضاف بھی غیر یائے متکلم کی طرف ہو، یائے متکلم کی طرف نہ ہو ورنہ پھر اسکا اعراب تقدیری ہوگا۔

سوال :اسماءِ ستہ مکبرہ کا اعراب بتائیں۔

جواب :ان کا اعراب اعراب بالحرف ہے، حالتِ رفع واو کے ساتھ ہے جیسے جَاءَ اَبُوْکَ ، حالتِ نصب الف کے ساتھ ہے جیسے رَأَیْتُ اَبَاکَ حالتِ جری یاء کے ساتھ ہے جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ.

سوال : ان اسماء کے اعراب کے لئے یہ چار شرطیں کہاں سے معلوم ہوئیں؟

جواب :تین شرطیں معرفہ ہونے کی مثالوں سے معلوم ہوئیں اس لئے کہ کتاب میں تمام مثالوں میں مفرد لایا گیا ہے۔

تنبیہ : ان اسماء کے اعراب کی کچھ صورتیں اور بھی ہیں جن کا ذکر بڑی کتابوں میں ہے۔

سوال : ملحقاتِ مثنیٰ (کِلَا وَ کِلْتَا اور اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ) اسکا اعراب بتاؤ۔

جواب : مثنیٰ و ملحقاتِ مثنیٰ کا اعراب حالتِ رفعی میں الف کے ساتھ ہے، حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ ہے جیسے جَاءَ رَجُلَانِ حالتِ رفعی میں، رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ حالتِ نصبی میں، مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ حالتِ جری میں۔

﴿مثنیٰ کے ملحقات کی مثال﴾

جَاءَ کِلَاهُمَا حالتِ رفعی میں، رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا حالتِ نصبی میں، مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا حالتِ جرّی میں، جَاءَ اِثْنَانِ حالتِ رفعی میں، رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ حالتِ نصبی میں، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ حالتِ جرّی میں۔

تنبیہ نمبر ۱: کِلَا وَ کِلْتَا کے اعراب کے لئے شرط یہ ہے کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اگر اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اس کا اعراب تیرھویں قسم کی طرح تقدیری ہوگا جیسے جَاءَ کِلَا الرَّجُلَیْنِ رَأَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ۔

تنبیہ نمبر ۲: کِلَا وَ کِلْتَا ہمیشہ کے لئے مضاف ہوتے ہیں، بغیر اضافت کے مستعمل نہیں ہوتے ہیں۔

سوال : مثنیٰ کے لئے ملحقات کیا کیا ہیں۔

جواب : مثنیٰ کے ملحقات کِلَا وَ کِلْتَا اور اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ ہیں۔

سوال : اِثْنَانِ میں تائے تانیث ہے یا نہیں؟

جواب : اس میں تائے تانیث نہیں کیونکہ تائے تانیث آخری کلمے میں ہوتی ہے درمیان میں نہیں البتہ اس طرح مکمل مؤنث ہونے کے لئے موضوع کہیں گے۔

(۱۰) جمع مذکر سالم : جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں۔

(۱۱) اُولُوْ : جمع ہے ذُوْ کی مِنْ غَیْرِ لَفْظِہٖ.

(۱۲) عِشْرُوْن تا تِسْعُوْن : ان تینوں قسموں کی حالتِ رفعی واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجری یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، جَاءَ اُولُوْ مَالٍ ،جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً،رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، رَأَیْتُ اُولِیْ مَالٍ،رَأیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً،مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ،مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ،مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً.

سوال :جمع مذکر سالم اور اسکے ملحقات کا اعراب بتاؤ۔

جواب :اسکا اعراب حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہے۔

(۱۳) اسمِ مقصور : وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہے جیسے موسیٰ

(۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم : یعنی جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اور لفظ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ ان دونوں قسموں کا اعراب تقدیری بالحرکۃ ہے یعنی حالتِ رفع بتقدیرِ ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصب بتقدیر فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جَر بتقدیرِ کسرہ ہے جیسے جَاءَنِیْ مُوْسیٰ وَ غُلَامِیْ،رَأَیْتُ مُوْسیٰ وَ غُلَامِیْ،مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ وَبِغُلَامِیْ

(۱۵) اسمِ منقوص : یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ .

سوال :اسمِ منقوص کا اعراب بتائیں۔

جواب :اسمِ منقوص کا اعراب حالتِ رفعی میں تقدیرِ ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصبی میں لفظی فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں بتقدیرِ کسرہ ہے جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ،رَأَیْتُ الْقَاضِیَ،مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم : جیسے مُسْلِمِیَّ

سوال :سولھویں قسم کا اعراب بتاؤ۔

جواب :اسکا اعراب حالتِ رفعی تقدیری واو کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جرّی لفظی یاء کے ساتھ ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

﴿فعلِ مضارع باعتبارِ وجوہِ اعراب﴾

سوال :فعلِ مضارع باعتبارِ وجوہِ اعراب کے کتنی قسم پر ہے؟

جواب :اسکی چار قسمیں ہیں اور فعلِ مضارع کا اعراب تین قسم پر ہے۔

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

پہلی قسم : صحیح ہو اور ضمیر مرفوع بارز سے خالی ہو (یعنی ضمیر مرفوع مستتر ہو) اسکی حالتِ رفع لفظی ضمہ کے ساتھ اور حالتِ نصب لفظی فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزم سکون کے ساتھ ہے جیسے هُوَ یَضْرِبُ، لَن یَّضْرِبَ، لَمْ یَضْرِب.

دوسری قسم : معتلِ واوی یا یائی ہو اور ضمیر مرفوع متصل سے خالی ہو، اسکی حالتِ رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہے اور حالتِ نصب لفظی فتحہ کے ساتھ ہے اور حالتِ جزم حذفِ لام کے ساتھ ہے جیسے هُوَ یَرْمِیْ، لَنْ یَّرْمِیَ، لَمْ یَرْمِ.

تیسری قسم : معتلِ الفی اور ضمیر مرفوع متصل بارز سے خالی ہو، اسکی حالتِ رفع تقدیرِ ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیرِ فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزم حذفِ لام کے ساتھ ہے جیسے هُوَ یَرْضٰی، لَنْ یَّرْضٰی، لَمْ یَرْضَ.

چوتھی قسم : صحیح یا معتل ہو ضمیر مرفوع متصل بارز بھی ہو اسکی حالتِ رفع نون کے باقی رہنے کے ساتھ ہے حالتِ نصب اور جزم حذفِ نون کے ساتھ ہے جیسے هُمَا یَضْرِبَانِ،

لَنْ يَّضُرِبَا،لَمْ يَضُرِبَا

﴿فصل در بیان عوامل﴾

سوال :عامل کی تعریف کریں۔

جواب :عامل اس چیز کو کہتے ہیں جس کے تقاضہ سے اسموں پر مختلف قسم کے معانی آتے رہتے ہیں۔

سوال :عامل کی قسمیں بتاؤ۔

جواب :عامل کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لفظی (۲) معنوی

سوال : لفظی کی تعریف کریں۔

جواب :اَلْعَامِلُ اللفظی مَا يُتَلَفَّظُ بِه اَوْ بِمَا يَدُلُّ عَلَيْه.

عاملِ لفظی وہ عامل ہے جس کا بذاتِ خود تلفظ کیا جا سکے یا اس پر دلالت کرنے والے لفظ کا تلفظ ہو سکے پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عاملِ لفظی مذکور

(۲) عاملِ محذوف ،اس لئے کہ اس کا تلفظ ہوسکتا ہے اور کسی وقت بالفعل کرلیا جاتا ہے۔

(۳) معنیٰ فعل ،جو اسمِ اشارہ اور تنبیہ وغیرہما سے سمجھ میں آتا ہے جیسے هَذا زَيْدٌ قَائِمٌ کا عامل وہ معنیٰ فعل ہے جو ذا اسمِ اشارہ سے سمجھ میں آتا ہے جیسے اُشِيْرُ اور ھا حرفِ تنبیہ سے اُنَبِّه سمجھ میں آتا ہے یہاں معنیٰ کا اگرچہ تلفظ نہیں ہوسکتا لیکن اس پہ دلالت کرنے والا لفظ اُشِيْرُ ،اُنَبِّهُ کا تلفظ ہوتا ہے۔

سوال :عاملِ معنوی کی تعریف کریں۔

جواب :اَلْعَامِلُ الْمَعْنَوِیُ مَا یُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلَیْسَ لِلَّسَانِ حَظٌّ فِیْهِ.

عاملِ معنوی وہ عامل ہے جوقلب سے پہچانا جاتا ہواور زبان سے نہیں ہو سکتا ہو۔ عاملِ لفظی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) قیاسی (۲) سماعی

(۱) قیاسی: اَلْقِیَاسِیُ مَالَا یُمْكِنُ تَعْیِیْنُهُ اِلَّا بِالْمَفْهُوْمِ الْكُلِّی لتعذّر جُزْئِیَاتِهِ الْفَائِتَةُ لِلْحِصَر.

قیاسی وہ عامل ہے کہ متعین مفہوم کلی کے سوانہ ہو سکےاور نہ اسکی جزئیات کا احاطہ ہو سکے۔

(۱) سماعی : وَالسَّمَاعِیُ مَایُمْكِنُ تَعْیِیْنُهُ بِاَشْخَاصِهَا، كَحُرُوْفِ جَارَّة.

سماعی وہ عامل ہے جس کے افراد کے تعین ہو سکے جیسے حرفِ جر میں کہ اسکا احاطہ ہوسکتا ہے۔

سوال :عاملِ لفظی کی قسمیں بتاؤ۔

جواب :عاملِ لفظی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ عاملہ (۲) افعالِ عاملہ (۳) اسماءِ عاملہ

سوال :حروفِ عاملہ کی قسمیں بتاؤ۔

جواب :حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ عاملہ دراسم (۲) حروفِ عاملہ درفعل

سوال :حروفِ عاملہ دراسم کی قسمیں بتاؤ۔

جواب :حروفِ عاملہ دراسم کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) حروفِ جارہ (۲) حروفِ مشبہ بالفعل

(٣) ما و لا المشبھتان بلیس (٤) لائے نفی جنس

(٥) حروفِ ندا

سوال : حروفِ جارہ کی تعریف کریں۔

جواب :نحویوں کی اصطلاح میں حرفِ جر اس حرف کو کہتے ہیں جو کسی فعل یا شبہ فعل کے معنی کو اپنے مدخول کی طرف کھینچ کر ملانے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، میں مَرَرْتُ فعل کے معنی کو بَا حرفِ جر نے کھینچ کر اپنے مدخول زید کے ساتھ ملا دیا معنی یہ ہوگا کہ میرا گزر زید کے پاس سے ہوا، شبہ فعل سے مراد وہ اسم ہے جو فعل کی طرح عمل کرتا ہو جیسے اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ وغیرہ مثلاً زَيْدٌ جَالِسٌ فِي الدَّارِ میں جَالِسٌ میں شبہ فعل کا معنی یعنی جلوس کو فِيْ حرفِ جر نے کھینچ کر الدَّارِ کے ساتھ ملایا۔ فعل، شبہ فعل کو ترکیب میں متعلق اور جار مجرور کو متعلق کہتے ہیں۔

سوال : حروفِ جارہ کل کتنے ہیں۔

جواب : شیخ عبد القادر الجرجانی رحمہ اللہ کے نزدیک سترہ ہیں، بعض نے اس سے کچھ زیادہ بتائے ہیں مثلاً بعض نے متیٰ اور بعض لَاتَ وغیرہما کو حرفِ جر قرار دیتے ہیں۔

سوال : حروفِ جارہ کے کل کتنے نام ہیں۔

جواب :حروفِ جارہ کے تین نام ہیں۔

(١) حروفِ اضافت (٢) حروفِ صلہ (٣) حروفِ خفض

سوال : حروفِ جارہ کی وجہ تسمیہ بتائیں۔

جواب :اسکی وجہ تسمیہ میں دو وجہیں ہوسکتی ہیں۔

(١) چونکہ لغت میں جر کا معنی کھینچنے کے آتے ہیں اور یہ حروف بھی اپنے متعلق کے معنی کو کھینچ کر اپنے مدخول کے ساتھ ملاتا ہے اس وجہ سے ان کو حروفِ جارہ کہتے ہیں۔

(۲) جر اصطلاحِ نحاۃ میں ایک اعراب ہے، چونکہ یہ حروف اپنے مدخول پر جر جاری کرتے ہیں اس وجہ سے ان کو حروفِ جارہ کہتے ہیں یعنی جر دینے والے حروف، اس سے حروفِ خفض کی وجہ تسمیہ بھی معلوم ہوگئی اس لئے کہ حروفِ خفض کا معنی حرفِ جر ہے اور حروفِ اضافت اور حروفِ صلہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اضافت اور صلہ کا معنی ملانے اور جوڑنے کے ہیں اور تمام حروف اپنے متعلق کے معنی کو اپنے مدخول کے ساتھ ملاتے اور جوڑتے ہیں اس وجہ سے ان کو حروفِ اضافت اور صلہ کہتے ہیں۔

سوال : ظرف کس کو کہتے ہیں اور ظرف کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب : ظرف حقیقت میں اسم زمان و مکان کو کہتے ہیں اور مجازاً جار مجرور کو بھی ظرف کہتے ہیں، حاصل یہ ہے کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ حقیقی (۲) ظرفِ مجازی

ہر ایک کے لئے متعلق کا ہونا ضروری ہے۔

سوال : ظرف کا متعلق کتنی قسم پر آتا ہے؟

جواب : ظرف کا متعلق چار قسم پر آتا ہے۔

(۱) فعل جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

(۲) شبہ فعل جیسے زَيْدٌ جَالِسٌ فِي الدَّارِ میں جَالِسٌ

(۳) نہ فعل اور نہ شبہ فعل البتہ شبہ فعل کی تاویل میں ہو جیسے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ میں فِي السَّمٰوٰتِ کا متعلق لفظِ اللہ ہے جو نہ فعل ہے اور نہ شبہ فعل بلکہ شبہ فعل کی تاویل میں ہے بمعنی هُوَ المسمّٰی بِهٰذَا الْاِسْمِ

(۴) معنیٔ فعل جیسے مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ میں جار مجرور کا متعلق معنیٔ فعل ہے جس پر لفظِ ما دلالت کرتا ہے اِنْتَهٰى جُنُوْنُكَ بِنِعْمَتِهِ رَبِّكَ.

سوال : کیا تمام ظروف متعلق کے محتاج ہوتے ہیں؟

جواب : نہیں، بعض حروف متعلق کے محتاج نہیں ہوتے جیسے رُبَّ، مَـا، عَدَا، لَاتَ وغیرہ اسی طرح جب حرفِ جر زائد ہو صرف ضرورتِ شعری یا تحسینِ کلام کے لئے آیا ہو وہ بھی متعلق سے مستثنیٰ ہوتا ہے جیسے کفیٰ باالله ِ میں باء یہاں کفی فعل اورلفظِ الله اسکا فاعل اور باء زائدہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوال : ظرفِ لغو کی تعریف کریں۔

جواب : ظرفِ لغو وہ ظرف ہے جس کا متعلق لفظوں میں مذکور ہو۔

سوال : ظرفِ مستقر کی تعریف کریں۔

جواب : ظرفِ مستقر وہ ظرف ہے جس کا متعلق لفظوں میں مذکور نہ ہو۔

سوال : ظرفِ مستقر کا متعلق کس فعل کو نکالا جائے گا؟

جواب : اگر کسی خاص فعل کے نکلنے پر کوئی قرینہ موجود ہو تو اس فعلِ خاص کو نکالا جائے گا ورنہ افعالِ عامہ میں سے کسی کو نکالا جائے گا اور افعالِ عامہ چار ہیں۔

(١) کون (٢) ثبوت (٣) وجود (٤) وصول

سوال : ظرفِ مستقر کا متعلق فعل بنایا جائے گا یا شبہ فعل؟

جواب : بصریوں کے نزدیک فعل بنایا جائے گا اور کوفیوں کے نزدیک شبہ فعل بنایا جائے گا صحیح بات یہ ہے کہ موقع اور معنی کی مناسبت سے فعل اور شبہ فعل دونوں آسکتے ہیں۔

سوال : ظرفِ مستقر کتنی جگہوں پر استعمال ہوتا ہے؟

جواب : ظرفِ مستقر عام طور پر چار جگہوں پر واقع ہوتا ہے۔

(١) محلِ خبر میں یعنی ظرفِ مستقر اپنے متعلق کے محذوف سے مل کر خبر بنتی ہے جیسے زَیْدٌ فِیْ الدَّارِ میں ظرفِ مستقر موجودٌ متعلق محذوف سے مل کر زَیْدٌ مبتداء

کے لئے خبر بن رہی ہے۔

(۲) محلِ صفت میں یعنی ظرفِ مستقر اپنے محذوف متعلق سے مل کر کسی کی صفت بنتی ہے جیسے رَأَیْتُ رَجُلاً عَلَى الْفَرْسِ میں عَلَى الْفَرْسِ ثَابِتًا متعلق سے مل کر رَجُلاً کے لئے صفت بنتی ہے۔

(۳) محلِ حال میں یعنی اپنے متعلق سے مل کر حال بنتی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ عَلَى الْفَرْسِ میں عَلَى الْفَرْسِ میں جَالِسًا اپنے متعلق محذوف سے مل کر حال بن رہی ہے زَیْدًا ذُوْ الحَال کے لئے۔

(۴) محلِ صلہ میں یعنی اپنے متعلق سے ملکر اسم کا صلہ بن رہا ہے جیسے جَاءَ نِیْ الَّذِیْ فِیْ الدَّارِ میں ظرفِ مستقر اپنے محذوف متعلق ثَابِتٌ سے مل کر صلہ بن رہا ہے اَلَّذِیْ اسمِ موصول کے لئے۔

سوال : ظرفِ مستقر کی وجہ تسمیہ بتاؤ؟

جواب: بعض نحوی حضرات کہتے ہیں کہ جار مجرور کا یعنی ظرف کا متعلق جب محذوف ہوتا ہے تو اس وقت متعلق کے احکام ظرف پر جاری ہوتے ہیں جو ضمیر متعلق میں ہوتی ہے اب وہ انتقال کر کے ظرف میں مانی جائے گی اور یہ اسمِ ظرف کے لئے عامل بن جائے گی اور ظرف اس کے لئے خبر یا صفت، خبر یا حال، خبر یا صلہ بنے گی چونکہ اس صورت میں یہ ضمیر کے لئے جائے قرار بن رہی ہے اس لئے اس کا ظرفِ مستقر بن رہی ہے مستقر اسمِ ظرف کا صیغہ ہے بمعنی جائے قرار پکڑنے کی جگہ۔

تنبیہ: ابنِ ہشام نے لکھا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ جار مجرور خود ضمیر یعنی ظرف وغیرہ نہیں بنتی، خبر وغیرہ اصل میں ان کا متعلق محذوف ہے۔

سوال : حرفِ جر کے مدخول کا تعلق کتنے عاملوں سے ہے؟

جواب: دو عاملوں سے ہے۔

(۱) حرفِ جراور یہ اسکو جر دیتا ہے۔

(۲) متعلقِ ظرف جس کے لئے یہ مدخول بواسطہ حرفِ جر مفعول بہ بنتا ہے ،حاصل یہ ہے کہ ان کا تعلق دو عاملوں سے ہے ایک قریب، ایک بعید، قریب کا عمل لفظوں میں مذکور یا ظاہر ہوتا ہے اور بعید کی وجہ سے اس کو محلًا منصوب کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حرفِ جر حذف کر دیا جاتا ہے تو مدخول کو منصوب پڑھا جاتا ہے اسکو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں۔

سوال: حروفِ جارہ کا عمل بتاؤ؟

جواب: حروفِ جارہ کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ میں لام حرفِ جر کی وجہ سے زید مجرور ہے۔

ترکیب: اَلْمَالُ مبتداء لام حرفِ جر زَیْدٍ مجرور، اسکی حالتِ جر لفظی کسرہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ مفرد منصرف صحیح ہے جار مجرور ظرفِ مستقر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ساتھ ثَابِتٌ اسمِ فاعل کا صیغہ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتداء کے لئے، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿حروفِ مشبّہ بالفعل﴾

سوال: حروفِ مشبّہہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: حروفِ مشبّہہ بالفعل کل چھ ہیں۔

(۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ

(۴) لٰکِنَّ (۵) لَیْتَ (۶) لَعَلَّ

کسی شاعر نے اسکو شعر میں بند کر دیا ہے۔

شعر : اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ ، لَعَلَّ

ناصب اسمند رافع درخبر ضدّ ماولا

سوال : ان حروف کا عمل بتاؤ۔

جواب: یہ حروف ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو ان کا اسم کہتے ہیں اور یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ .

ترکیب : اِنَّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل اسم منصوب اور خبر مرفوع چاہتا ہے زَیْدًا اسم منصوب، اس لئے کہ اِنّ کا اسم ہے اسکی حالتِ نصبی لفظی فتحہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ مفرد منصرف صحیح ہے قَائِمٌ خبر قَائِمٌ مرفوع ہے اس لئے کہ اِنَّ کی خبر ہے اس کی حالتِ رفع لفظی ضمہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ مفرد منصرف صحیح ہے ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ قَائِمُوْنَ

ترکیب : اِنّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل اَلْمُسْلِمِیْنَ منصوب، اس لئے کہ اِنّ کا اسم ہے اس کی حالتِ نصبی یا ماقبل مکسور کے ساتھ ہے اس لئے کہ جمع مذکر سالم ہے قَائِمُوْنَ مرفوع اس لئے ہے کہ اِنَّ کی خبر ہے اس کی حالتِ رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ ہے اس لئے کہ جمع مذکر سالم ہے اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ غُلَامَیْ زَیْدٍ قَائِمَانِ

ترکیب : اِنَّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل غُلَامَیْ اصل میں غُلَامَیْن تھا یعنی حالتِ نصبی میں تھا اس لئے کہ اِنَّ کا اسم ہے اور تثنیہ تھا اس کی حالتِ نصبی یائے ماقبل

مفتوح ہے اس لئے کہ تثنیہ غُلَامَیْن کی اضافت ہوئی نون گر گیا غُلَامَیْ ہوا غُلَامَیْ مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ ہے اور یہ مجرور ہے اسکی حالتِ جری لفظی کسرہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ مفرد منصرف صحیح ہے مضاف بامضاف الیہ اِنّ کا اسم قَائِمَانِ مرفوع ہے اس لئے کہ اِنَّ کی خبر ہے اسکی حالتِ رفعی الف ماقبل مفتوح کے ساتھ ہے اس لئے کہ تثنیہ ہے، اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال: اِنَّ ،اَنَّ کس لئے آتے ہیں اور ان کا معنی کیا ہے؟

جواب: اِنَّ ، اَنَّ جملہ کے مضمون کی تحقیق اور تاکید کے لئے آتے ہیں اور اِنَّ کا معنی ہے تحقیق، بے شک، بلا شبہ، بلا شک۔

سوال: مضمونِ جملہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہاں مضمونِ جملہ سے مراد خبر کے مصدر کو اِنَّ کے اسم کی طرف مضاف کرنا ہے مثلاً اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں مضمونِ جملہ قِیَامُ زَیْدٍ ہے اور اِنَّ اس کی تاکید کرتا ہے۔

سوال: کَاَنَّ کس لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب: کَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے یعنی ایک شے کو دوسرے شے کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے آتا ہے اور اسکا معنی مانند، گویا ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ گویا کہ زید شیر ہے، زید شیر کی مانند ہے۔

سوال: لٰکِنَّ کس لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب: لٰکِنَّ استدراک کے لئے آتا ہے اور استدراک لغت میں ایسی چیز کے پانے کو کہتے ہیں جو چھوٹ گئی ہو یعنی چھوٹی ہوئی چیز پانے کو استدراک کہتے ہیں اور اصطلاح میں پہلے کلام سے جو شبہ پیدا ہوا اس کو دور کرنے کو کہتے ہیں لٰکِنَّ کے ذریعے ماقبل کے کلام سے پیدا شدہ شبہ دور کیا جاتا ہے اور اسکا معنی آتا ہے لیکن جیسے عمرو اور زید

دونوں دوست ایک جگہ میں موجود ہوں پھر کسی نے کہا ذَھَبَ زَیْدٌ تو آپ کے ذہن میں یہ شبہ آیا کہ عمرو بھی گیا ہوگا تو اس کے ازالہ کے لئے کہا لٰکِنَّ عَمْرًوا لَمْ یَذْھَبْ لیکن عمرو نہیں گیا۔

سوال : لَیْتَ کس لئے آتا ہے اور اس کا کیا معنی ہے؟

جواب: لَیْتَ خواہش ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے اور اسکا معنی ہے کاش جیسے لَیْتَ زَیْدًا عَالِمٌ کاش! کہ زید عالم ہوتا۔

سوال : لَعَلَّ کس لئے آتا ہے اور اسکا کیا معنی ہے؟

جواب: لَعَلَّ کسی بات کی اُمید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے اور اسکا معنی ہے شاید، اُمید ہے جیسے لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ شاید کہ زید حاضر ہوگا۔

سوال : لَیْتَ اور لَعَلَّ میں کیا فرق ہے؟

جواب: لَیْتَ اور لَعَلَّ میں فرق یہ ہے کہ لَیْتَ کا استعمال ممکنات، محالات دونوں قسم کے امور میں ہوتا ہے اور لَعَلَّ کا استعمال ممکنات میں ہوتا ہے محالات میں نہیں ہوتا جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ اور لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ دونوں درست ہیں۔ لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ کہنا صحیح اور لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ کہنا صحیح نہیں۔

سوال : ان حروف کو مشبّہ بالفعل کیوں کہتے ہیں اور ان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: کیونکہ ان حروف کا فعل کے ساتھ تین وجوہ سے مشابہت حاصل ہے اس وجہ سے ان کو مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

(۱) تعدادِ حروف میں، جس طرح فعل سہ حرفی، چہار حرفی اور پنج حرفی ہوتا ہے اس طرح یہ بھی ہوتے ہیں مثلاً اَنَّ سہ حرفی ہے، لَعَلَّ چہار حرفی ہے اور لٰکِنَّ پنج حرفی ہے۔

(۲) آخر کے مبنی برفتحہ ہونے میں یعنی جس طرح ماضی کا آخر مبنی برفتحہ ہے اس

طرح ان کے آخر پر بھی فتحہ ہے جیسے اِنَّ ، لَیْتَ، لَعَلَّ وغیرہ

(۳) معنی میں یعنی ان حروف کے معانی فعل کے معانی جیسے ہیں جیسے اِنَّ کا معنی تحقَّقتُ، تاکَّدتُ ہے، کَاَنَّ کا معنی تَشَبَّھتُ ہے، لٰکِنَّ کا معنی اِستَدرَکتُ ہے، لَیتَ کا معنی تَمَنَّیتُ ہے اور لَعَلَّ کا معنی تَرَجَّیتُ ہے۔

اِنَّ اللّٰہ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترکیب: اِن حرف از حروفِ مشبہ بالفعل اسم منصوب خبر مرفوع چاہتا ہے لفظِ اللّٰہ اس کا اسم غفورٌ خبرِ اوّل رَحِیْمٌ خبرِ ثانی، اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَیْتَ اَبَاہُ ضَرَبَہٗ

ترکیب: لَیْتَ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل اسم منصوب خبر مرفوع چاہتا ہے اَبَا مضاف ہٗ مضاف الیہ مجرور متصل، مضاف با مضاف الیہ لَیْتَ کا اسم ضَرَبَ فعل ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بہ ھُو اسکا فاعل ہٗ ضمیر اس کا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہوا لَیْتَ کے لئے۔ لَیْتَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تمنائیہ ہوا۔

درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں

(۱) کَاَنَّ زَیْدًا حِمَارٌ

(۲) لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

(۳) وَاعْلَمْ اَنَّ اللہ عَلٰی کُلِّ شَئٍ قَدِیْرٌ

(۴) اَکَلَ زَیْدٌ لٰکِنَّ خَالِدًا لَمْ یَأْکُلْ

مَاوَلا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ

یہ دونوں حروف مشبہ بالفعل کی طرح مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور پھر مبتداء کو ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو ان کی خبر اور اُن کا معنی منفی ہوتا ہے، ان کا لفظی عمل یہ ہے کہ لَيْسَ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا ، زَيْد مَا کا اسم اور قَائِمًا مَا کی خبر ہے۔

سوال : مَاوَلا کو مشبہتین بلیس کیوں کہتے ہیں۔

جواب: اس لئے کہ یہ دو وجہ سے لَيْسَ کے مشابہ ہیں۔

(۱) معنی میں یعنی مثل لَيْسَ ان کا معنی بھی منفی والا ہے۔

(۲) لَيْسَ کی طرح یہ بھی مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ابتداء کے عمل کو باطل کر کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

سوال : مَاوَلا کے استعمال میں اگر فرق ہو تو ظاہر کریں۔

جواب: ان میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ مَا عام ہے معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لاَ خاص ہے صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے معرفہ پر داخل نہیں ہوتا، لہٰذا مَا زَيْدٌ قَائِمًا اور مَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ دونوں جائز ہیں اور لَا کی صورت میں صرف لَا رَجُلٌ قَائِمًا جائز ہے لَا زَيْدٌ قَائِمًا جائز نہیں۔

﴿لائے نفی جنس﴾

سوال : لَا مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس میں کیا فرق ہے؟

جواب: ان دونوں میں لفظی فرق تو ان کے مختلف عمل سے ہے اور معنوی فرق یہ ہے کہ لَا مشابہ بلیس کے معنی میں دو احتمال ہوتے ہیں ایک یہ کہ خبر اس کے اسم کے ایک

فرد سے منفی ہے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ خبر اس کے اسم کی جنس سے منفی ہے کسی ایک فرد کے لئے ثابت نہیں، جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا کا معنی پہلے احتمال سے یہ ہوگا کہ ایک آدمی کھڑا نہیں (یعنی ایک کھڑا نہیں ہوسکتا ہے دو کھڑے ہو) لہٰذا اس صورت میں بَلْ رَجُلَانِ کہنا درست ہوگا اور دوسرے احتمال کے مطابق یہ معنی ہوگا کہ جنس آدمی یعنی کوئی آدمی کھڑا نہیں، نہ ایک، نہ دو، نہ دو سے زیادہ، اس احتمال پر ایک فرد کے لئے بھی خبر ثابت نہیں ہو سکتی ورنہ جنسِ نفی صحیح نہ ہوگی اور لائے نفی جنس کے معنی کے لئے صرف ایک احتمال ہوتا ہے وہ یہ کہ خبر کی نفی جنس اسم سے ہوتی ہے لہٰذا لائے نفی جنس کی صورت میں بَلْ رَجُلَیْنِ کہنا درست نہ ہوگا۔

سوال: لائے نفی جنس کی تعریف کریں۔

جواب: لائے نفی جنس وہ لا ہے جو خبر کو اپنے اسم کی جنس سے منفی کرتا ہے جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ کوئی آدمی کھڑا نہیں، جنس آدمی کھڑا نہیں۔

سوال: لائے نفی جنس کا عمل بتائیں۔

جواب: لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اسکے اسم کے احوال مختلف ہیں۔

سوال: لائے نفی جنس کے اسم کے کتنے احوال ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: اس کے اسم کے پانچ احوال ہیں۔

(۱) اس کا اسم مضاف ہو، اور یہ اکثر ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا اسم منصوب ہوگا جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ۔

(۲) اس کا اسم مشابہ مضاف ہو، مشابہ مضاف وہ اسم ہے جس کا مابعد کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہو خواہ عمل کا تعلق ہو جیسے لَا طَالِعًا جَبَلًا ظَاهِرٌ، یا عطف کا تعلق ہو کہ یہ معطوف الیہ ہو اور مابعد معطوف ہو جیسے لَا ثَلَاثَةً وَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا قَائِمُوْنَ اس

صورت میں بھی اسکا اسم منصوب ہوگا۔

(۳) نکرہ مفردہ ہواس کا اسم یعنی معرفہ اور مضاف مشابہ مضاف نہ ہو البتہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع سب درست ہیں، اس صورت میں اس کا اسم مبنی بر علامتِ نصب ہوگا جیسے لَارَجُلَ قَائِمٌ، لَارَجُلَيْنِ قَائِمَانِ، لَا رِجَالَ قَائِمُوْنَ.

(۴) اس کا اسم معرفہ ہواس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اس معرفہ کے بعد حرفِ عطف لا کر دوسرا لا اور دوسرا معرفہ لایا جائے اور اس صورت میں لا عمل نہیں کرے گا اور اس کا اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوگا، اور خبر بھی ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوگی، اس صورت میں لا ملغٰی یعنی عمل سے خالی اور بے کار کر دیا گیا جیسے لَا زَيْدٌ عِنْدِىْ وَلَا عَمْرٌو.

(۵) اس کا اسم ایسا نکرہ مفردہ ہو جس کے بعد حرفِ عطف اور دوسرے لا نکرہ مفردہ کا تکرار ہو، اس صورت کا حکم یہ ہے کہ اس ترکیب کو پانچ طریقوں پر پڑھنا جائز ہے اس طرح کہ پہلے لا کے مابعد دوسرے اسم میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ مبنی بر فتح ہو، دوسرا یہ کہ معرب مرفوع ہو۔ پہلے احتمال پر دوسرے لا کے اسم میں تین احتمال ہیں، پہلا یہ کہ مبنی بر فتح ہو دوسرا یہ کہ معرب منصوب ہو تیسرا یہ کہ معرب مرفوع ہو۔ پہلے لا کے اسم کے دوسرے احتمال میں دوسرے لا کے اسم میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ مبنی بر فتح ہو اور دوسرا یہ کہ مرفوع ہو۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ

(۲) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِااللّٰهِ

(۳) لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةً اِلَّا بِااللّٰهِ

(۴) لَا حَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ

(۵) لَا حَوْلٌ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِااللّٰهِ

﴿صور خمسہ کی تفصیل﴾

(۱) دونوں مبنی بر فتح ہوں جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللهِ۔

توجیہ : اسکی یہ ہے کہ دونوں لائے نفی جنس کے اسم ہیں اور نکرہ مفردہ ہیں۔

(۲) پہلا مبنی بر فتح اور دوسرا معرب منصوب ہو جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِااللهِ.

توجیہ : اسکی یہ ہے کہ پہلا لائے نفی جنس کی وجہ سے مبنی بر فتح ہے اور دوسرا معرب منصوب اس وجہ سے ہے کہ یہ لائے نفی جنس کے اسم کے محل پر عطف ہے اور اس لا کا عمل منصوب ہوتا ہے اور یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور لا زائد ہے لائے اول کی نفی کی تاکید کے لئے ہے۔

(۳) پہلا مبنی بر فتح اور دوسرا مرفوع ہو جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِااللهِ.

توجیہ : اسکی یہ ہے کہ پہلا تو لائے نفی جنس کی وجہ سے مبنی بر فتح ہے اور دوسرے کے مرفوع ہونے کی تین وجہیں ہیں۔

(۱) یہ لا مشابہ بلیس ہے اور یہ اسکا اسم ہے۔

(۲) لا زائدہ برائے تاکید نفی لائے اول ہے اور ''قُوَّةٌ'' پہلے لا اور اسکے اسم دونوں کے مجموعہ کے محل پر عطف ہے اور دونوں کا مجموعہ محل رفع میں ہے اس لئے کہ یہ محل مبتداء میں ہے اور مبتداء مرفوع ہوتا ہے۔

(۳) یہ لا ملغٰی عن العمل ہے اور اسکے بعد اسم قُوَّةٌ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور ایسی ترکیب میں لا کو ملغٰی قرار دینا جائز ہے۔

(۴) پہلا مرفوع اور دوسرا مبنی بر فتح ہو جیسے لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِااللّٰهِ.

توجیہ : پہلا اسم مرفوع یا تو اس وجہ سے ہے کہ لا ملغٰی ہے اور یہ مبتداء ہے یا لا

مشبہ بلیس ہے اور یہ اسکا اسم ہے اور دوسرے کے مبنی بر فتح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لائے نفی جنس کا اسم ہے۔

(۵) دونوں مرفوع ہوں جیسے لَا حَوْلٌ وَلاقُوَّۃٌاِلَّا بِاللّٰہِ.

توجیہ : اسکی دو وجہیں ہیں۔

(۱) لا ملغٰی عن العمل ہے اور دونوں جگہوں میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

(۲) دونوں جگہ لا مشبہ بلیس ہوں اور یہ دونوں اس کے اسم ہوں۔

سوال :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں واو کس قسم کے عطف کے لئے ہے؟

جواب : یہ واو مفرد پر عطف کے لئے بھی بن سکتا ہے اور جملہ کا جملہ پر عطف کے لئے بھی ہو سکتا ہے، عطف مفرد علی المفرد کی صورت میں تقدیریِ عبارت یوں ہوگی، لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ ثَابِتَانِ لَاحَدٍ اِلا بِاللّٰہِ.

ترجمہ : گناہ سے بچنے اور اطاعت کرنے کی طاقت کسی کی مدد سے نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے۔

ترکیب: لا برائے نفی جنس حَوْلَ مصدر عَنْ حرفِ جر اَلْمَعْصِیَۃِ مجرور ،جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا حَوْلَ مصدر کے ساتھ حَوْلَ مصدر با متعلق اسم معطوف الیہ واو عاطفہ لا نفی جنس قُوَّۃَ مصدر عَلٰی حرفِ جر اَلطَّاعَۃِ مجرور، جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا قُوَّۃَ کے ساتھ قُوَّۃَ اپنے متعلق سے مل کر اسمِ لا ،لا با اسم معطوف، معطوف با معطوف علیہ لا کا اسم ثَابِتَانِ اسمِ فاعل تثنیہ کا صیغہ لام حرفِ جر اَحَدٍ مجرور جار با مجرور مستثنٰی منہ اِلَّا حرفِ استثناء، بِاللّٰہِ بَا جار لفظِ اللّٰہ مجرور جار با مجرور مستثنٰی، مستثنٰی منہ با مستثنٰی ظرف لغو متعلق ہوا ثَابِتَان اسمِ فاعل کا صیغہ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لا کے

لئے لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عطف جملہ علی الجملہ کی صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی۔

لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ثَابِتٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللهِ وَلَاقُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللهِ.

ترکیب : لا برائے نفی جنس حَوْلَ مصدر عَنْ حرفِ جر اَلْمَعْصِيَةِ مجرور، جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا حَوْلَ کے ساتھ حَوْلَ با متعلق اسمِ لا ثَابِتٌ اسمِ فاعل لام حرفِ جر اَحَدٍ مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّاحرفِ استثناء با حرفِ جر لفظِ الله مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ظرفِ لغو متعلق ثَابِتٌ کے ساتھ ثَابِتٌ اسمِ فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر لا ،لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ لا برائے نفی جنس قُوَّةَ مصدر عَلٰی حرفِ جر اَلطَّاعَةِ مجرور جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا قُوَّةَ کے ساتھ قُوَّةَ مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسمِ لا ثَابِتٌ اسمِ فاعل لام حرفِ جر اَحَدٍ مجرور جار با مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّاحرفِ استثناء بَا حرف جر لفظ الله مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ظرفِ لغو متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ساتھ ثَابِتٌ اسمِ فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر لا ،لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوف الیہ با جملہ معطوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿حروفِ ندا﴾

ندا کی تعریف : ندا لغت میں پکارنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں کہتے ہیں کسی کی توجہ کو ایسے حرف سے طلب کرنا جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہو جیسے یَا زَيْدُ

منادیٰ کی تعریف : جس کی توجہ کو حروفِ ندا سے طلب کیا جاتا ہے اس کو منادیٰ

کہتے ہیں جیسے یَا زَیْدُ میں زید منادیٰ ہے۔

حروفِ ندا کی تعریف : وہ حروف ہیں جن سے کسی کی توجہ کو طلب کیا جاتا ہے۔

سوال : منادیٰ کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب : منادیٰ کی کل چار حالتیں ہیں، تین حالتوں میں منصوب اور ایک حالت میں مبنی بر علامتِ رفع کے ساتھ ہوگا۔

(۱) منادیٰ مضاف ہو جیسے یَا عَبْدَ اللهِ

(۲) منادیٰ مشابہ مضاف ہو جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا، اے! پہاڑ پر چلنے والے

(۳) منادیٰ نکرہ غیر معینہ ہو جیسے اندھا کہہ رہا ہو یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ، اے! کوئی آدمی مجھ کو ہاتھ سے پکڑ۔

(۴) منادیٰ مفرد معرفہ ہو، خواہ ندا سے پہلے معرفہ ہو جیسے یَا زَیْدُ یَا نِدا کی وجہ سے معرفہ ہوا ہو جیسے کسی متعین آدمی کو یَا رَجُلُ کہا جائے۔

تنبیہ نمبر۱ : منادیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے خواہ لفظاً ہو جیسے پہلی تین حالتوں میں خواہ محلاً منصوب، جیسے آخری حالت میں ہے۔

تنبیہ نمبر۲ : اَیْ اور ھمزہ منادیٰ قریب کے لئے اور اَیَا اور ھَیَا منادیٰ بعید کے لئے ہیں، یا عام ہے دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حروفِ ندا کل پانچ ہیں۔

(۱) یَا (۲) اَیَا (۳) ھَیَا (۴) اَی (۵) ھمزہ

تنبیہ نمبر۳ : منادیٰ کا ناصب کیا ہے، اس میں سیبویہ اور مبرد رحمہما اللہ کا اختلاف ہے سیبویہ رحمہ اللہ فعل مقدر جس کا قائم مقام حروفِ ندا ہے کو ناصب مانتے ہیں اور مبرد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناصب خود حروفِ ندا ہے جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہے۔

ترکیب : یا حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُوْ ، اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم مشترک فعل با

فاعل اسمِ ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب معبر بانَا اس کا فاعل عَبْدَ مضاف لفظِ الله مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ منادیٰ قائم مقام اَدْعُو کے مفعول بہ اَدْعُو فعل بافاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

﴿فصل دوم﴾

﴿در حروفِ عاملہ در فعل مضارع﴾

فعلِ مضارع میں دو قسم کے حروف عمل کرتے ہیں۔

(۱) فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں

(۲) جو فعل مضارع کو قسم جزم دیتے ہیں۔

حروفِ ناصبہ کل چار ہیں۔

(۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذَنْ

اَنْ : یہ فعلِ مضارع میں دو قسم کا عمل کرتا ہے۔

(۱) لفظی (۲) معنوی

لفظی عمل یہ ہے کہ فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے جس کی علامت پانچ صیغوں میں فتح ہے اور سات صیغوں میں نونِ اعرابی کا سقوط ہے اور دو میں کچھ نہیں اس لئے کہ دونوں مبنی ہیں اور معنوی عمل یہ ہے کہ اس کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اس وجہ سے اَنْ کو مصدریہ بھی کہتے ہیں جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اُرِیْدُ قِیَامَکَ کے معنیٰ میں ہے۔

ترکیب : اُرِیْدُ فعل بافاعل قِیَامَ مضاف، کَ ضمیر مجرور باضافت مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ اُرِیْدُ فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَنْ : اس کا عمل بھی دو قسم پر ہے۔

(۱) لفظی (۲) معنوی

لفظی عمل یہ ہے کہ آخر کو نصب دیتا ہے اور معنوی عمل یہ ہے کہ مضارع مثبت کو حال اور اثبات کے معنی سے خالی کر کے مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ زَیْدٌ .

ترکیب : لَنْ یَّضْرِبَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کَیْ : اس میں نحاۃ کا اختلاف ہے کہ یہ خود ناصب ہے یا اسکے بعد اَنْ مصدریہ مقدر ناصب ہے۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ خود ناصب ہے، کَیْ کا معنی اس لئے تاکہ، اور کَیْ کلام میں اس بات کو بتانے کے لئے آتا ہے کہ ماقبل مابعد کے لئے علت ہے اور مابعد معلول ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)۔

ترکیب : اَسْلَمْتُ فعل اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل با فاعل جملہ خبریہ ہوا کَیْ تعلیلیہ اَدْخُلَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار، اسکا فاعل الْجَنَّةَ مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِذَنْ : اِذَن مضارع کو نصب دیتا ہے اور جواب کے لئے آتا ہے، جواب کے لئے واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے کلام میں واقع ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی دوسرے کلام ملفوظ یا مقدر کا جواب دیا جا رہا ہو جیسے کسی نے کہا اَنَا آتِیْکَ غَدًا، کل میں آپ کے پاس آؤں گا، اس کے جواب میں آپ نے کہا اِذَنْ اُکْرِمَکَ تب میں آپ کا اکرام کروں گا۔

تنبیہ : اَنْ مصدریہ کے عمل میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ ملفوظ ہو کر عمل کرے جس کا بیان ہو چکا ہے دوسرا یہ کہ مقدر ہو کر عمل کرے یعنی فعلِ مضارع کو نصب دے۔

سوال :اَنْ کتنی جگہوں میں مقدر ہوتا ہے؟

جواب :جہاں اَنْ مقدر ہو کر فعلِ مضارع کونصب دیتا ہے وہ چھ مقامات ہیں۔

(۱) حَتّٰی کے بعد جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں گزرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہو گیا)

(۲) لامِ جحد کے بعد جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّ بَهُمْ (اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والے نہیں)لامِ جحد وہ لام ہے جو کَانَ منفیہ کی خبر پر داخل ہو اور اسکی نفی کی تاکید کرے۔

(۳) اُس اَوْ کے بعد جو اِلَّا اَنْ یا اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِيَنِیْ حَقِّیْ یہاں اَوْ اَلَّا اَنْ یا اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہے اِلَّا اَنْ کی صورت میں معنی ہو گا البتہ میں لازم پکڑوں گا تجھ کو مگر یہ کہ تو میرے حق کو ادا کر دے اور اِلٰی اَنْ کی صورت میں معنی ہو گا یہاں تک کہ تو میرے حق کو ادا کر دے۔

(۴) واوِ صرف کے بعد، واوِ صرف وہ واو ہے جو اپنے مابعد کی اپنے ماقبل سے مصاحبت اور ملانے کا فائدہ دیتی ہے اور یہ مَعَ کے معنی میں ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو واو الْجَمَعْ بھی کہتے ہیں جیسے لَا تَكُنْ جَلَدًا وَ تُظْهِرَ الْجَزْعَ اَیْ لَا تَجْمَعْ بَيْنَ هٰذَيْنَ الْفِعْلَيْنِ.

ترجمہ : نہ بن بہادر اور ساتھ ہی بے صبری کا اظہار بھی کرے، مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں امر تجھ میں جمع نہ ہونے چاہئے۔اور جیسا کہ شاعر کے اس شعر میں ہے۔

لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاْ تِیَ مِثْلَهٗ عَارٌ عَلَيْکَ اِذَا فَعَلْتَ عَظِيْمٌ

(۵) لام کَیْ کے بعد یعنی وہ لام جو کَیْ کی طرح سَبَبِيَّتْ کا معنی دیتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ

(٦) اُس فاء کے بعد جو امر یا نہی یا نفی یا استفہام یا تمنی یا عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں ہو

(١) امر کی مثال : زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ تو مجھ سے مل پھر میں تیری عزت کروں گا۔

(٢) نہی کی مثال :جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول: لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللہِ کَذِبًا فَیُسْحِتَکُمْ بِعَذَابٍ مت گھڑ و اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہ پھر وہ ہلاک کر دے تم کو عذاب کے ساتھ۔

(٣) نفی کی مثال :جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول: لَا یُقْضٰی عَلَیْھِمْ فَیَمُوْتُوْا فیصلہ نہ کیا جائے گا ان پر کہ پھر مر جائیں۔

(٤) استفہام کی مثال :جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول: فَھَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْلَنَا کیا ہمارے لئے سفارش ہے کہ پھر ہمارے لئے سفارش کریں۔

(٥) تمنی کی مثال : جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول: یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا پھر کامیاب حاصل کرتا بڑی کامیابی۔

(٦) عرض کی مثال : اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے۔

(١) مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَد

ترکیب : مَرَرْتُ فعل بافاعل حَتّٰی حرفِ جر اَدْخُلَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر معبر بہ اَنَا اسکا فاعل اَلْبَلَدَ مفعول فیہ، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا مَرَرْتُ کے ساتھ، مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) مَاکَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَھُم

ترکیب : مَانافیہ لَا محل لھا من الاعراب کَانَ فعلِ ناقص اسم مرفوع اور خبر منصوب چاہتا ہے لفظِ اللّٰہ اسکا اسم لام حرفِ جر.جد یُعَذِّبَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بہ ھُوَ راجع بسوئے لفظِ اللّٰہ اسکا فاعل ھُمْ ضمیر منصوب اس کا مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بن کر اَنْ مصدر یہ کی وجہ سے بتاویلِ مصدر مجرور، جار با مجرور ظرفِ مستقر متعلق ہوا قَاصِدًا اسمِ فاعل کا صیغہ اپنے متعلق سے مل کر کَانَ کی خبر کَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ

ترکیب نمبرا : لَاَلْزِمَنَّ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب معبر بہ اَنَا اسکا فاعل کَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اَوْ بمعنی حتّٰی اَنْ، حتّٰی حرفِ جر اَنْ مصدر یہ تُعْطِیَنِیْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنْتَ اسکا فاعل نون وقایہ ی ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل حَق مضاف ی ضمیر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بن کر اَنْ مصدر یہ کی وجہ سے بتاویلِ مصدر مجرور، جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا لَاَلْزِمَنَّ کے ساتھ لَاَلْزِمَن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مؤکدہ ہوا۔

ترکیب نمبر۲ : جب اَوْ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہوگا تو اس وقت تقدیرِ عبارت یوں ہوگی لَاَلْزِمَنَّکَ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ اِلَّا فِیْ وَقْتِ اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ فعل با فاعل مفعول بہ فِیْ حرفِ جر کُلِّ مجرور مضاف وَقْتٍ مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار با مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّا حرفِ استثناء لَا محل لھا من الاعراب فِیْ حرفِ جر وَقْتِ مجرور

مضاف اَنْ مصدر یہ تُعْطِیَنِیْ فعل بافاعل مفعول فعل بافاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویلِ مصدر مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مجرور ہوا فِیْ جار کے لئے جار مجرور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ ظرفِ لغو متعلق ہوا لَاَلْزِمَنَّ کے ساتھ لَاَلْزِمَنَّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿حروفِ جازمہ﴾

فعلِ مضارع کو جزم دینے والے دو قسم کے ہیں۔

(۱) حروف (۲) اسماء

اسماء جازمہ کا بیان بابِ سوم کے شروع میں ہوگا۔ یہاں حروفِ جازمہ کا ذکر ہے۔

مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں۔

(۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر

(۴) لائے نہی (۵) اِنْ شرطیہ

لَمْ، لَمَّا کا عمل : یہ دونوں مضارع میں لفظی اور معنوی دونوں قسم کے عمل کرتے ہیں لفظی عمل یہ ہے کہ مضارع کو جزم دیتے ہیں اور معنوی عمل یہ ہے کہ مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں حروف درج ذیل باتوں میں مشترک ہیں۔

(۱) دونوں حروف ہیں۔

(۲) فعلِ مضارع پر داخل ہوتے ہیں فقط۔

(۳) فعلِ مضارع مثبت کا معنی ماضی منفی میں بدل دیتے ہیں۔

﴿فرق بَیْنَ لَمْ و لَمَّا﴾

ان دونوں میں درج ذیل باتوں میں فرق ہے۔

(۱) لَمْ حرفِ شرط کے ساتھ مل کر استعمال ہوسکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور لَمَّا حرفِ شرط کے ساتھ مل کر استعمال نہیں ہوتا۔

(۲) لَمَّا کے بعد فعل کا حذف درست ہے لَمْ کے بعد درست نہیں جیسے نَصَحْتُ لِزَیْدٍ لَمَّا محذوف جملہ یہ ہے لَمَّا تَنْفَعْهُ اَلنَّصِیْحَةِ میں نے زید کو نصیحت کی جبکہ اسکو نصیحت نے فائدہ نہیں دیا۔

(۳) لَمَّا کی منفی میں بولنے کے وقت تک نفی ماضی کے تمام زمانے کے استغراق کے لئے ہوتی ہے اور لَمْ کے لئے یہ ضروری نہیں لہٰذا لَمَّا یَنْصُرْ زَیْدٌ کا معنی ہوگا زید نے اب تک گزشتہ زمانہ میں مدد نہیں کی اور لَمْ کی صورت میں یہ معنی ضروری نہیں لہٰذا لَمْ کی صورت میں لَمْ یَنْصُرْ زَیْدٌ ثُمَّ نَصَرَ درست ہے، شروع میں ماضی کے زمانے میں مدد نہیں کی بعد میں کی، لَمَّا کی صورت میں ثُمَّ نَصَرَ کہنا درست نہیں۔

لامِ امر : یہ بھی مضارع میں دو قسم کا عمل کرتا ہے لفظی یہ کہ آخر کو جزم دیتا ہے اور معنوی عمل یہ کہ مضارع مثبت کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لِیَنْصُر کا معنی چاہئے کہ وہ مدد کرے۔

لائے نہی : یہ بھی مضارع میں دو قسم کا عمل کرتا ہے لفظی عمل یہ کہ آخر کو جزم دیتا ہے اور معنوی عمل یہ ہے کہ مضارع مثبت کو نہی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَا تَضْرِبْ تو مت مار۔

اِنْ شرطیہ : یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جن میں سے پہلا دوسرے کے لیے

سبب ہوتا ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتےہیں اور شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ بنتا ہے اِنْ کا لفظی عمل یہ ہے کہ شرط اور جزا والے فعل کو جزم دیتا ہے اگر فعل مضارع ہو تو لفظاً جزم دیتا ہے اگر فعل ماضی ہے تو وہ محلاً مجزوم ہوگا یعنی اسکا جزم تقدیری ہوگا اور ترجمہ دونوں کا فعلوں کی صورت میں مستقبل کا ہوگا مثلاً اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ اور اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ دونوں کا ترجمہ یہ ہوگا، اگر تو مارے گا میں بھی ماروں گا۔

تنبیہ : اِنْ کے بعد جزا بننے والے جملے کے شروع میں کبھی فاء بھی لگا دیتے ہیں کبھی جوازاً کبھی وجوباً، اس کو فاء جزائیہ کہتے ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے پانچ جگہیں ایسی ذکر کی ہیں جہاں فاء کا داخل کرنا واجب ہے۔

(۱) جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تأتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ

(۲) جزاء امر ہو جیسے اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ

(۳) جزاء نہی ہو جیسے اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُھِنْهُ

(۴) جزاء دعا ہو جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ الله خَیْرًا

(۵) فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ

باب دوم

در عملِ افعال، فعل خواہ لازم ہو یا متعدی ہر ایک عامل ہوتا ہے

فعلِ لازم و متعدی کا مشترک عمل یہ ہے کہ فاعل کو رفع دیتے ہیں اور چھ اسموں کا نصب دیتے ہیں۔

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول لہ (۳) مفعول معہ

(۴) مفعول فیہ (۵) حال (۶) تمیز

فعلِ متعدی وفعلِ لازم کا مختلف عمل یہ ہے کہ فعلِ متعدی مفعول بہ کوبھی نصب دیتا ہے اور فعلِ لازم مفعول بہ کونصب نہیں دیتااور نہ اسکا تقاضا کرتا ہے۔

تعریفِ فاعل : فاعل وہ اسم ہے جوایسے فعل یا شبہ فعل کے بعد واقع ہو جو اس کی طرف بطریقِ قیام مسند ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں عَمْرٌو اور زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہٗ میں اَبُوْہٗ فاعل ہیں، مثالِ اول فعلِ متعدی کی ہے اور دوم فعلِ لازم کی ہے اور سوم شبہ فعل کی ہے۔

تعریف مفعول مطلق : مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور یہ اس فعل کے معنیٰ میں ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا اور قُمْتُ قِیَامًا میں قِیَامًا میں مفعول مطلق ہے۔

تنبیہ: کبھی مفعول مطلق فعلِ مذکور کے معنیٰ میں ہوتا ہے لیکن لفظوں میں یا باب میں فرق آجاتا ہے جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا، اَنْبَتَ نَبَاتًا یہ بھی درست ہے۔

مفعول مطلق کی غرض : مفعول مطلق کی غرض سے عام طور پر تین غرض ہوتے ہیں۔

(۱) فعلِ مذکور کی تاکید کے لئے جیسے امثلہ مذکورہ میں۔

(۲) بیانِ نوع فعلِ مذکور کے لئے، یعنی فعل کے کرنے کا طریقہ اور نوعیت کے بیان کے لئے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ میں قاری صاحب کی طرح بیٹھا۔

(۳) بیانِ عدد فعلِ مذکور کے لئے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً اَوْ جَلْسَتَيْنِ او جَلَسَاتٌ میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا بہت مرتبہ بیٹھا۔

تعریف مفعول لہ : وہ اسم منصوب ہے جس کے سبب سے فعلِ مذکور واقع ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِّزَیْدٍ میں اِکْرَامًا مفعول ہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے قُمْتُ کا فعل واقع ہے اور جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْبًا میں تَادِیْبًا مفعول لہ ہے اس لئے کہ اس کی

وجہ سے ضَرَبْتُ فعل واقع ہے۔

تعریف مفعول معہ : وہ اسم منصوب ہے جوایسی واو بمعنی مَــعُ کے بعد واقع ہو جس سے قبل فعل یا شبہ فعل واقع ہوتا کہ یہ معمول فعل کا مصاحب اور ساتھی بن جائے جیسے جَـاءَ الْبَـرْدُ وَالْجُبَّاتِ سردی جبوں یعنی کمبلوں کے ساتھ آئی یہاں اَلْـجُبَّات مفعول معہ ہے۔

تعریف مفعول فیہ : یہ وہ اسم مکان یا زمان ہے جس میں فعل واقع ہو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یَوْمَ الْجُمُعَةِ مفعول فیہ ہے۔

تعریفِ حال : وہ اسم منصوب ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بتائے یعنی یہ بتائے کہ فعلِ مذکور کے وقت اس کی کیا حالت تھی جیسے جَــاءَ زَیْـدٌ رَاکِبًــا، ضَرَبْتُ زَیْدًامَشْدُوْدًا اور لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ، مثال اول میں رَاکِبًا فاعل سے حال ہے مثالِ دوم میں مشـــدودًا مفعول سے حال ہے اور مثالِ سوم میں دونوں سے حال ہے اور فاعل ومفعول بہ کو ذوالحال کہتے ہیں۔

تنبیہ نمبر۱ : ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسے امثلہ مذکورہ میں، اور جب ذوالحال نکرہ ہوتو پھر حال کا اس پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے جَـاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ اس میں رَجُلٌ فاعل اور ذوالحال ہے اور رَاکِبًا حال ہے چونکہ ذوالحال نکرہ ہے اس وجہ سے رَاکِبًا حال کو اس پر مقدم کیا ہے۔

تنبیہ نمبر۲ : حال کبھی جملہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ میں زَیْدٌ ذوالحال ہے اور ھُوَ رَاکِبٌ جملہ حال ہے اور جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ.

تعریفِ تمیز : وہ اسم ہے جو کسی مبہم شیٔ کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ کے ابہام کو دِرْھَمًا تمیز نے دور کیا، جس کے ابہام کو دور کیا جاتا ہے

اس کو ممیّز کہتے ہیں۔

مفعول بہ کی تعریف : یہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

فائدہ نمبرا :ممیّز کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نسبت (۲) مقدار

نسبت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نسبت فعل یا شبہ فعل اِلی الفاعل جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا یہاں طَابَ کی نسبت جو زَیْد فاعل کی طرف ہے اس میں ابہام ہے کہ زید خوش اور اچھا ہے یہ کس اعتبار سے ہے اپنی ذات کے اعتبار سے ہے یا کسی متعلق کے اعتبار سے نَفْسًا نے یہ ابہام ختم کر دیا کہ اپنی ذات کے اعتبار سے خوش اور اچھا ہے متعلق کے اعتبار سے نہیں، اور چونکہ ایسی صورت میں تمیز حقیقت میں فاعل ہوتی ہے اس وجہ سے اس تمیز کو محول عن الفاعل کہتے ہیں اس صورت کی اصل عبارت یوں ہے طَابَ نَفْسُ زَیْدٍ اس طرح وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا میں تمیز محول عن الفاعل ہے اصل عبارت یوں ہے وَاشْتَعَلَ شَیْبُ الرَّأْسِ شعلہ مارنے لگی سر کی سفیدی۔

(۲) نسبت فعل یا شبہ فعل اِلی المفعول بہ جیسے غَرَسْتُ الارْضَ شَجَرًا یہاں غَرَسْتُ کی نسبت جو الارْض کی طرف ہورہی ہے اس میں ابہام ہے کہ غَرَسْ کس چیز کی ہے شَجَرًا نے اس ابہام کو دور کیا اور اس تمیز کو محول عن المفعول کہتے ہیں، اس صورت میں اصل عبارت یوں ہے غَرَسْتُ شَجَرَ الْاَرْضَ اسی طرح جَرَیْتُ النَّهْرَ مَاءً اصل عبارت یوں ہے جَرَیْتُ مَاءَ النَّهْرِ اسی طرح فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا اصل عبارت یوں ہے فَجَّرْنَا عُیُوْنَ لاَرْض.

تنبیہ : بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ممیّز کی نسبت ان دونوں قسموں یعنی محول عن الفاعل اور محول عن المفعول بہ میں منحصر نہیں ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی نسبت میں ابہام واقع ہے جیسے اِمْتَلأَ الْاِنَاءُ مَاءً، یہاں مَاءً تمیز عن النسبت ہے لیکن نہ محول عن الفاعل ہے اور نہ محول عن المفعول بہ ہے۔

ممیّز مقدار کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عدد جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا .

(۲) کیل اور وزن جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یہاں رِطْلٌ جو وزن ہے اس میں ابہام تھا کہ ایک رِطْل گھی ہے یا دودھ ہے یا کوئی اور چیز ہے زَیْتًا تمیز نے اس ابہام کو دور کر دیا کہ تیل ہے، کیل سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا کہ یہاں قَفِیْزَانِ جو ایک خاص پیمانے کا نام ہے کہ کیا چیز ہے بُرًّا تمیز نے اس کے اس ابہام کو دور کیا کہ گندم ہے۔

(۳) مساحت یعنی اندازہ سے جیسے مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یہاں قَدْرُ رَاحَةٍ (ہتھیلی کی مقدار) میں ابہام تھا کہ مقدار ہتھیلی سے کیا مراد ہے سَحَابًا (بادل) تمیز نے اس ابہام کو دور کیا کہ بادل ہے۔

فائدہ نمبر۲ : تمیز عن المقدار کا عامل وہی مقدار ہے جو ممیّز ہے یعنی تمیز کا ناصب امثلہ مذکورہ میں رِطْل قَفِیْزَان، قَدْرُ، رَاحَةٍ ہے اور تمیز عن النسبۃ کا عامل وہ فعل یا شبہ فعل ہے جس کی نسبت الی الفاعل یا الی المفعول بہ میں ابہام واقع ہو لہٰذا طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا میں نَفْسًا کا ناصب طَابَ ہے۔

﴿تراکیب﴾

(۱) طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا

طَابَ فعل زَیْدٌ فاعل نَفْسًا تمیز محول عن الفاعل ہے طَابَ فعل با فاعل اور تمیز جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا

عِنْدِیْ ،عِنْدَ مضاف ی ضمیر مجرور متصل با اضافت مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ خبر مقدم رِطْلٌ ممیّز عامل تمیز زَیْتًا ممیّز با تمیز مبتداء مؤخر مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مَا فِیْ السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا

مَا نافیہ فِیْ حرفِ جر السَّمَاءِ مجرور جار مجرور ظرفِ مستقر متعلق ہے ثَابِتٌ کے ساتھ ثَابِتٌ صیغہ اسمِ فاعل اپنے متعلق سے مل کر مَا کی خبر مقدم قَدْرُ مضاف رَاحَةٍ مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ عامل ممیّز سَحَابًا تمیز، ممیّز با تمیز مَا کا اسم مؤخر مَا اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ : جملہ خبریہ کے دو جزء یا رکن ہوتے ہیں ایک مسند اور مسند الیہ ان دو پر جملہ تمام ہوتا ہے اور ان کے علاوہ جو دوسری چیزیں ہوتی ہیں وہ زائد علی الارکان ہیں اسی وجہ سے ان کو فضلہ کہتے ہیں چونکہ جملہ فعلیہ خبریہ میں مسند فعل ہوتا ہے اور مسند الیہ فاعل، اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ فاعل کے سوا پانچ مفاعیل مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال اور تمیز) فضلہ ہیں۔

فصل

فاعل کی قسمیں

فاعل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مظہر (۲) مضمر

مظہر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بارز جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر

(۲) مستتر جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ میں ضمیر مرفوع متصل مستتر معبر بہ ھُو۔

مسئلہ نمبر۱ : جب فاعل اسمِ ظاہر ہو خواہ مفرد ہو یا تثنیہ، جمع ہو ہر صورت میں فعل کا مفرد لانا واجب ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ،ضَرَبَ زَیْدَانِ،ضَرَبَ زَیْدُوْنَ ان تینوں صورتوں میں فعل مفرد ہے۔

مسئلہ نمبر۲ : جب فاعل ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا واجب ہے جیسے

زَیْدٌ ضَرَبَ

زَیْدَانِ ضَرَبَا

زَیْدُوْنَ ضَرَبُوْا

مسئلہ نمبر۳ : جب فاعل مؤنثِ حقیقی ہو تو اگر فعل اور فاعل کے درمیان کسی کلمہ کی وجہ سے فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے جیسے ضَرَبَتْ ھِنْدٌ اگر فاصلہ ہو تو فعل کا مؤنث، مذکر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے ضَرَبَتِ الْیَوْمَ ھِنْدٌ اور ضَرَبَ الْیَوْمَ ھِنْدٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۴ : جب فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل کا مؤنث، مذکر دونوں طرح لانا

جائز ہے جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور طَلَعَ الشَّمْسُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵ : جب فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے جیسے هِنْدٌ ضَرَبَتْ اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ اس صورت میں هِنْدٌ ضَرَبَ اور اَلشَّمْسُ طَلَعَ فعل کو مذکر لانا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ : جب فعل کا فاعل جمع مکسر (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) تو فعل کو مذکر ،مؤنث دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے ضَرَبَ الرِّجَالُ اور ضَرَبَتِ الرِّجَالُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷ : جب فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹتی ہو تو اس وقت بھی فعل کو مؤنث ، مذکر دونوں طرح لانا درست ہے جیسے اَلرِّجَالُ ضَرَبَتْ اور اَلرِّجَالُ ضَرَبُوْا دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۸ : جب فعل کا فاعل جمع مؤنث سالم ہو تو فعل کا مذکر ،مؤنث لانا دونوں طرح جائز ہے جیسے ضَرَبَ هِنْدَاتٌ، ضَرَبَتْ هِنْدَاتٌ.

مسئلہ نمبر ۹ : جب فعل کا فاعل جمع مذکر مکسر کے صیغے کے سوا مذکر ہو، خواہ مذکر مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو ہر صورت میں فعل کا مذکر لانا واجب ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ، ضَرَبَ زَيْدَانِ ،ضَرَبَ زَيْدُوْنَ.

مسئلہ نمبر ۱۰ : جب فعل کا فاعل جمع مکسر ہو (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) فعل کا مؤنث لانا جماعۃٌ کی تاویل میں اور مذکر لانا جَمْعٌ کی تاویل میں لانا دونوں جائز ہیں۔

فعلِ متعدی کا بیان

فعل کی نسبت کبھی فاعل کی طرف ہوتی ہے اور کبھی مفعول بہ کی طرف اول

اعتبار سے اس کو فعلِ معروف اور ثانی کے اعتبار سے اس کو فعلِ مجہول اور فعل مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں، فعلِ معروف کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا فعلِ مجہول کی مثال ضُرِبَ عَمْرٌو یہاں عمرو حقیقت میں مفعول بہ ہے چونکہ فعل کے فاعل کو حذف کیا تو اس کو فاعل کا قائم مقام بنا کر رفع دیا ہے چونکہ یہ فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں۔

﴿فعلِ متعدی کی قسمیں﴾

فعلِ متعدی مفعول بہ کی نسبت سے چار قسم پر ہے اس لئے کہ یہ کبھی متعدی بیک مفعول بہ ہوتا ہے کبھی بدو مفعول بہ ہوتا ہے کبھی بسہ مفعول بہ ہوتا ہے اور دو مفعول بہ کی صورت میں اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم یہ ہے کہ ان دونوں مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا کر کے ایک کا حذف جائز ہو اور دوسری قسم یہ ہے کہ دونوں کا ذکر اور یا دونوں کا حذف ضروری ہے، حاصل یہ ہے کہ اس کی کل چار قسمیں ہیں۔

(۱) متعدی بیک مفعول بہ: جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ صرف ایک مفعول چاہتا ہے۔

(۲) متعدی بدو مفعول بہ : جن میں سے ایک کا حذف کر کے ایک پر اکتفا جائز ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا یہاں صرف زَیْدًا یا صرف دِرْھَمًا کہہ کر دوسرے کا حذف جائز ہے اسکو بابِ اَعْطَیْتُ کہتے ہیں، ہر وہ فعل جو اس طرح متعدی بدو مفعول بہ ہو اس کو کہا جاتا ہے کہ یہ بابِ اَعْطَیْتُ سے ہے۔

(۳) متعدی بدو مفعول بہ : جس میں سے ایک کے حذف پر اکتفا جائز نہ ہو یا دونوں کا ذکر کیا جائے یا حذف جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا عَالِمًا اس کو بابِ عَلِمْتُ کہتے ہیں۔

(۴) متعدی بسہ مفعول بہ : جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (میں نے زید کو اس بات کی خبر دی کہ عمرو فاضل ہے)۔

فائدہ نمبرا : فعل متعدی کی تیسری قسم جو دو مفعول بہ چاہتے ہیں اور ان میں سے ایک کا حذف جائز نہیں اس کے متعلق دو باتیں سمجھ لینا ضروری ہے۔

(۱) چونکہ اس قسم کے افعال دراصل جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتداء ان کا مفعول بہ اول بن جاتا ہے اور خبر مفعول بہ ثانی جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ جملہ اسمیہ تھا اس پر عَلِمْتُ لائے اس نے ابتداء کے عمل کو منسوخ کر کے زید کو اپنے لئے مفعول بہ اول اور عَالِمٌ کو مفعول بہ ثانی بنالیا اس قسم کے افعال کو نواسخ ابتداء کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا کوئی ایک مفعول بہ بھی حذف نہیں ہوتا۔

(۲) قسمِ ثالث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) افعالِ قلوب: جو متن نحو میر میں مذکور ہیں اور ان کو افعالِ قلوب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے معنی کا تعلق دل سے ہوتا ہے جوارح اور اعضاء سے ان کو تعلق نہیں ہوتا اور افعالِ قلوب یہ ہیں۔

(۱) عَلِمْتُ (۲) ظَنَنْتُ (۳) حَسِبْتُ (۴) خِلْتُ

(۵) زَعَمْتُ (۶) رَأَیْتُ (۷) وَجَدْتُ

(۲) افعالِ تصییر :تصییر کا معنی کسی چیز کو کسی صفت کے ساتھ موصوف کر دینا جیسے اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل کی صفت کے ساتھ موصوف کیا اور ان کو افعالِ تحویل بھی کہتے ہیں اور افعالِ تصییر یہ ہیں۔

(۱) جَعَلَ (۲) اِتَّخَذَ (۳) تَخِذَ (۴) وَهَبَ

(۵) تَرَکَ (۶) اَرَادَ

فائدہ نمبر۲ : مفاعیل خمسہ یعنی مفعول بہ ،مفعول مطلق،مفعول فیہ، مفعول لہ،مفعول معہ میں سے شروع کے تین نائب فاعل بن سکتے ہیں اور آخر کے نہیں بن سکتے ہیں اسی طرح بابِ عَلِمْتُ کا مفعول بہ ثانی اور بابِ اَعْلَمْتُ کا مفعول بہ ثالث بھی نائب فاعل نہیں بن سکتے اور بابِ اَعْطَیْتُ میں مفعول بہ اول نائب فاعل بننے کے زیادہ لائق ہے بنسبت ثانی کے،اگر چہ ثانی کا نائب فاعل بننا بھی جائز ہے۔

﴿فصل﴾

﴿افعالِ ناقصہ﴾

فعل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعلِ تام (۲) فعلِ ناقص

(۱) فعلِ تام : وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کے لئے صرف اپنے مصدر کا معنی ثابت کرے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ فعل نے فاعل زید کے لئے اپنے مصدر یعنی ضَرْبًا کو ثابت کیا ہے۔

(۲) فعلِ ناقص : وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے سوا کسی دوسری شئ کو ثابت کرے جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا میں کَانَ فعل ناقص نے اپنے فاعل زید کے لئے اپنے مصدر کو ن کے سوا دوسری شئ کو جو قیام ہے ثابت کیا ہے کہ افعالِ ناقصہ کی تعداد کل سترہ ہے۔

(۱) کَانَ (۲) صَارَ (۳) ظَلَّ (۴) بَاتَ

(۵) اَصبَحَ (۶) اَضحیٰ (۷) اَمسیٰ (۸) عَادَ

(۹) اٰضَ (۱۰) غَدَا (۱۱) رَاحَ (۱۲) مَازَالَ

(۱۳) مَا انْفَکَّ (۱۴) مَا فَتِیَ (۱۵) مَا بَرِحَ (۱۶) مَا دَامَ
(۱۷) لَیْسَ

افعالِ ناقصہ کا عمل : یہ بھی نواسخ ابتداء میں سے ہیں یہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ابتداء کے عمل کو باطل کر کے مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے اور یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا .

ترکیب : کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ، کَانَ فعلِ ناقص اسم مرفوع خبر منصوب چاہتا ہے زَیْدٌ اس کا اسم قَائِمًا اس کی خبر کانَ اپنے اور اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿افعالِ ناقصہ کی کچھ مختصر اور ضروری تفصیل﴾

(۱) کَانَ : کَوْن مصدر سے ہے ماضی کا صیغہ ہے اس سے ماضی اور مضارع دونوں کے صیغے ناقص استعمال ہوتے ہیں اور اسم اور خبر دونوں کے محتاج ہوتے ہیں البتہ کبھی کَانَ بغیر خبر کے صرف اسم (فاعل) پر اکتفاء کرتا ہے ایسے کَانَ کو کَانَ تامہ کہتے ہیں اور یہ حَصَلَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کَانَ مَطَرٌ اَیْ حَصَلَ مَطَرٌ بارش ہوگئی، اور کبھی زائد بھی آتا ہے زائد کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو کلام سے حذف کر دیا جاتا ہو تو کلام کے اصل معنی میں کوئی فرق نہ آتا ہو البتہ جس نکتہ اور حسن کے لئے کَانَ کا اضافہ کیا گیا تھا وہ باقی نہیں رہتا۔

(۲) صَارَ : یہ صَیْرُوْرَۃٌ مصدر سے ہے ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب سے ماضی کا صیغہ ہے اور یہ اپنے اسم کو اپنی خبر کے ساتھ متصف کرنے کے لئے آتا ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ عَالِمًا زید عالم بنا، یعنی زید علم کے ساتھ متصف ہوگیا۔

(۳) ظَلَّ : یہ صَارَ کے معنی میں بھی آتا ہے اور دن بھر رہا کے معنی میں بھی آتا

ہے جیسے ظَلَّ زَیْدٌ سَائِرًا زید دن بھر چلنے والا رہا۔

(۴) بَاتَ : یہ صَارَ کے معنی کے لئے بھی آتا ہے اور تمام رات بھر رہا کے معنی میں اور رات کو ہو گیا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے بَاتَ زَیْدٌ قَائِمًا ، تمام رات زید سونے والا رہا یا رات کو زید سونے والا ہو گیا۔

(۵) اَصْبَحَ : صَارَ کے معنی میں بھی آتا ہے اور صبح کا وقت ہو گیا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ مُسْتَیْقِظًا صبح کے وقت زید جاگنے والا ہو گیا۔

(۶) اَضْحٰی : کا معنی ہے چاشت کا وقت ہو گیا جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ قَائِمًا زید چاشت کے وقت کھڑا ہو گیا۔

(۷) اَمْسٰی : کا معنی ہے مغرب کا وقت ہو گیا جیسے اَمْسٰی زَیْدٌ رَاجِعًا زید مغرب کے وقت لوٹنے والا ہوا۔

(۸) عَادَ (۹) اٰضَ (۱۰) غَدَا (۱۱) رَاحَ یہ چاروں صَارَ کے معنی میں ہیں جیسے عَادَ زَیْدٌ عَالِمًا زید عالم بن گیا۔

(۱۲) مَا زَالَ (۱۳) مَا انْفَکَّ (۱۴) مَا بَرِحَ (۱۵) مَا فَتِئَ یہ چاروں بمعنی ہمیشہ سے رہا کے معنی کے لئے آتے ہیں جیسے مَازَالَ زَیْدٌ عِنْدِیْ زید ہمیشہ میرے پاس رہا ان میں مَـــا نافیہ ہے اصل زَالَ وغیرہ کا معنی زَائل ہونے اور ختم ہونے کے ہیں جب ان پر مَـا نافیہ داخل ہو گیا تو معنی یہ ہو گیا زائل نہ ہونا جس کا حاصل معنی ہمیشہ سے رہا ہے۔

(۱۶) مَـادَامَ : اس میں مَا ظرفیہ اور مصدریہ ہے، ظرفیہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مابعد کو بتاویلِ مصدر کر دیتا ہے چونکہ یہ مابعد کو مصدر مفرد بناتا ہے اس لئے یہ ہمیشہ کے لئے کلام کے درمیان میں آتا ہے جیسے اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا، بیٹھا رہے جب

تک زید بیٹھا ہے۔

(۱۷) لَیْسَ : اصل میں لَیِس تھا حلقی العین حکم نمبر۲ قانون اس میں وجوبی طور پر جاری ہوا لہذا لَیْسَ بنا اس کا صرف ماضی مستعمل ہے یہ اپنے اسم سے اپنی خبر کو منفی کرتا ہے۔

فصل

افعالِ مقاربہ

افعالِ مقاربہ نحو میر میں چار مذکور ہیں۔

(۱) عَسٰی (۲) کَادَ (۳) کَرُبَ (۴) اَوْشَکَ

افعالِ مقاربہ کا عمل : یہ افعال بھی نواسخ ابتداء میں سے ہیں اور افعالِ ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں البتہ جب ان کی خبر مضارع باَنْ یا بے اَنْ ہو تو اس وقت ان کی خبر محلاً منصوب ہوگی عَسٰی، اَوْشَکَ کی خبر اکثر مضارع باَنْ مصدریہ ہوتی ہے اور کبھی بغیر اَنْ کے ساتھ کَادَ، کَرُبَ کی خبر اکثر مضارع بغیر اَنْ ہوتی اور کبھی باَنْ۔

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ

عَسٰی فعلِ مقارب زَیْدٌ اس کا اسم اَنْ مصدریہ ناصبہ یَّخْرُجَ فعلِ مضارع اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بہ ھُوَ، راجع بسوئے زَیْدٌ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر اَنْ مصدریہ کی وجہ سے بتاویل مصدر خبر، عَسٰی با اسم و خبر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تنبیہ نمبر۱ : کبھی مضارع باَنْ عَسٰی کا فاعل ہوتا ہے اس وقت اس کو خبر کی

ضرورت نہیں ہوتی ایسے عَسٰی کو عَسٰی تامّہ کہتے ہیں۔

تنبیہ نمبر۲ : نحومیر میں افعالِ مقاربہ کا بیان بہت مختصر ہے افعال کے عنوان سے نحومیر میں تین قسم کے فعل ذکر کیئے جاتے ہیں۔

(۱) افعالِ مقاربہ : یہ وہ فعل ہیں جو اس مقصد کے لئے وضع کیئے گئے ہوں کہ ان کے اسم کے لئے ان کی خبر کا حاصل ہونا قریب ہے ایسے فعل تین ہیں۔

(۱) کَادَ (۲) کَرُبَ (۳) اَوْشَکَ

جیسے کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، عنقریب زید نکلے گا، زید نکلنے والا ہے

(۲) افعال الرجاء : یہ وہ فعل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر کے حاصل ہونے کی امید ہے اور یہ بھی تین ہیں۔

(۱) عَسٰی (۲) حَرٰی (۳) اِخْلَوْلَقَ

جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، امید ہے کہ زید نکلے۔

(۳) افعال الشروع : یہ وہ فعل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم میں ان کی خبر کو حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی اور وہ پانچ ہیں۔

(۱) اُنْشاً (۲) طَفِقَ (۳) اَخَذَ

(۴) جَعَلَ (۵) عَلِقَ

جیسے اُنْشاً زَیْدٌ یَکْتُبُ، زید نے لکھنا شروع کر دیا۔

﴿افعالِ مدح وذم﴾

یہ وہ افعال ہیں جو انشاءِ مدح یا انشاءِ ذم کے لئے وضع کیے گئے ہوں۔

تنبیہ : مدح کا معنی ہے تعریف کرنا اور ذم کا معنی ہے برائی بیان کرنا، چونکہ یہ

افعال انشاء مدح یا انشاء ذم کے لئے آتے ہیں اس لئے ان سے جو جملہ بنے گا وہ انشائیہ ہوگا۔

اہم قاعدہ : قاعدہ اِنْ ،مَا ،هَلْ ،اِلَّا سے پہلے آجائے تو ہمیشہ نافیہ ہونگے۔

تعدادِ افعال مدح وذم : یہ کل چار ہیں۔

(۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا (۳) بِئْسَ (۴) سَآءَ

پہلے دو مدح کے لئے ہیں اور دوسرے دو ذم کے لئے ہیں۔

ان کے استعمال کے طریقے : ان فعلوں کے بعد پہلے ان کا فاعل ذکر کیا جاتا ہے اور فاعل کے بعد اس خاص چیز کا ذکر ہوتا ہے جس کی مدح وذم کرنا مقصود ہو، مدح کی صورت میں اس کو مخصوص بالمدح اور ذم کی صورت میں اس کو مخصوص باالذم کہتے ہیں جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ میں رَجُلٌ فاعل ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے۔

﴿ان افعال کے فاعل کی تفصیل﴾

حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مدح ہے یہ ماضی کا صیغہ ہے اور اسکا فاعل ہمیشہ ذَا ہی ہوتا ہے نِعْمَ، بِئْسَ، سَآءَ تینوں کا فاعل تین قسم پر آتا ہے۔

(۱) معرف بالام جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (کیا اچھا آدمی ہے زید)

(۲) معرف بالام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (کیسا اچھا ساتھی ہے قوم کا یعنی زید)

(۳) ایسی ضمیر جو ان میں مستتر ہو اور اس ضمیر کا پہلے مرجع موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ ضمیر مبہم ہوتی ہے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے بعد ایک نکرہ منصوبہ لایا جاتا ہے جو اس کی تمیز ہوتی ہے جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (کیسا اچھا آدمی ہے زید)

ترکیب : نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

اس کی تین ترکیبیں کی جاتی ہیں۔

(۱) نِعْمَ فعل مدح الرَّجُلُ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبر یہ بن کرخبرِ مقدم زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۲) نِعْمَ فعلِ مدح الرَّجُلُ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ زَیْدٌ خبر برائے مبتداء محذوف جوکہ هُوَ ہے، هُوَ ضمیر راجع بسوئے الرَّجُلُ، مبتداء باخبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) نِعْمَ فعلِ مدح الرَّجُلُ مبین معطوف علیہ زَیْدٌ مخصوص بالمدح عطف بالمدح عطفِ بیان، مبین معطوف باعطف بیان فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبہ ہوا۔

تنبیہ : یہی تین ترکیبیں اسی طرح بِئْسَ، سَآءَ اور فاعل کی دوسری صورتوں میں بھی جاری ہوتی ہیں اوران میں سے پہلی ترکیب مشہوراورنحومیر میں مذکور ہے۔

﴿افعالِ تعجب﴾

فعلِ تعجب وہ فعل ہے جوانشاءتعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ کیوں کہ فعلِ تعجب انشاءتعجب پردلالت کرتا ہے لہٰذااس کا جملہ بھی جملہ انشائیہ بنے گا۔

فعلِ تعجب کے صیغہ کا وزن : ثلاثی مجرد کے وہ مصادر جن میں عیب اور ظاہری رنگ کا معنی نہ ہوان سے فعلِ تعجب کا صیغہ دووزن پرآتا ہے۔

(۱) مَاأَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا(زید کیسا ہی اچھا ہے)

(۲) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیسا ہی خوبصورت ہے)

تنبیہ : اوپر ان کا مرادی ترجمہ لکھا گیا ہے اصل ترکیب کے لحاظ سے ان کا معنی دوسرا ہے جو ان کی تراکیب کے ساتھ لکھا جائے گا۔ مَا اَحْسَنَ زَیْدًا کی ترکیب میں تین مذہب ہیں۔

پہلا مذہب :امام فرّاءؒ کا ہے،ان کے نزدیک مَا استفہامیہ ہے بمعنی اَیُّ شَیْئٍ ہے،ترکیب میں محلاً مرفوع ہو کر مبتداء بنتا ہے اور اَحْسَنَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز معبر بہ ھُو راجع بسوئے مبتدا اس کا فاعل زَیْــدًا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کے لئے اور مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ چونکہ یہ ترکیب مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک راجح تھی اسی وجہ سے کتاب میں اس کا ذکر کیا ترجمہ یہ ہوگا،کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا۔

دوسرا مذہب : علامہ سیبویہؒ کا ہے کہ مَا نکرہ ہے شَیْئٌ کے معنی میں ہے اور اس کی صفت عَظِیْمٌ مقدر موصوف باصفت مبتداء اَحْسَنَ زَیْدًا جملہ بن کر خبر،مبتداء باخبر جملہ انشائیہ ہوا،تقدیری عبارت یوں ہے شَیْئٌ عَظِیْمٌ اَحْسَنَ زَیْدًا،کسی بڑی چیز نے زید کو حُسن والا کر دیا۔

تیسرا مذہب : امام اَخْفَشؒ کا ہے،کہ مَا موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ ،اَحْسَنَ زَیْدًا جملہ بن کر صلہ موصول بہ صلہ مبتداء اس کی خبر مقدر ہے جو شَیْئٌ عَظِیْمٌ ہے تقدیری عبارت یوں ہوگی،اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیْدًا شَیْئٌ عَظِیْمٌ،وہ چیز جس نے زید کو حسن والا بنایا ہے کوئی بڑی چیز ہے۔

ترکیب :اَحْسِنْ بِزَیْدٍ

اَحْسِنْ بظاہر امر کا صیغہ ہے لیکن یہ ماضی اَحْسَنَ کے معنی میں ہے بَا زائد ہے

زَیْدٍ اَحْسَنَ کا فاعل، جو کہ با جارہ کی وجہ سے مجرور ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے محلًا مرفوع ہے۔ فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿باب سوم﴾

﴿در عملِ اسماءِ عاملہ وآن یازدہ قسم است﴾

بابِ سوم اسماءِ عاملہ کے عمل میں ہیں، وہ اسماء جو عمل کرتے ہیں ان کی کل گیارہ قسمیں ہیں۔

(۱)	اسماءِ شرطیہ	(۲)	اسماءِ افعال بمعنی فعلِ ماضی
(۳)	اسماءِ افعال بمعنی امر حاضر	(۴)	اسمِ فاعل
(۵)	اسمِ مفعول	(۶)	صفتِ مشبہ
(۷)	اسمِ تفضیل	(۸)	مصدر
(۹)	اسمِ مضاف	(۱۰)	اسمِ تام
(۱۱)	اسماءِ کنایہ		

سوال: اسماءِ شرطیہ کی تعریف کریں۔

جواب: اسماءِ شرطیہ وہ اسماء ہیں جو اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن ہوتے ہیں اور اسی تضمن کی وجہ سے ان کو اسماءِ شرطیہ کہتے ہیں اور ان کو اسماءِ جازمہ اور کلم المجازاۃ بھی کہتے ہیں، جازمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں اور کلم المجازاۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شرط اور جزاء کو چاہتے ہیں اور دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلا دوسرے کے لئے سبب ہوتا ہے اور دوسرا پہلے کے لئے سبب ہوتا ہے پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

سوال :اسماءِ شرطیہ کتنے ہیں؟

جواب :اسماءِ شرطیہ نو ہیں۔

(۱) مَنْ (۲) مَا (۳) اَیْنَ (۴) مَتٰی

(۵) اَیٌّ (۶) اِذْ مَا (۷) حَیْثُمَا (۸) مَھْمَا

(۹) اَنّٰی

تنبیہ : یہ نو عامل چونکہ اسماء ہیں اس لئے خود بھی حسبِ موقع محلًا مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوتے ہیں البتہ مبنی ہونے کی وجہ سے ان پر لفظًا اعراب نہیں آتا ان میں سے مَنْ،مَا ، اَیٌّ کبھی مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتے ہیں جیسے مَنْ یَّأتِنِیْ فَھُوَ مُکْرَمٌ، وَمَا تُقَدِّمُوْ الخ،اَیُّھُمْ قَائِمٌ ان امثلہ میں مَنْ،مَا،اَیٌّ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں اور کبھی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ،مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ ان میں مَنْ، مَا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور کبھی مجرور باحرفِ جر یا با اضافت ہوتے ہیں جیسے غُلَام مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ،بِمَنْ تَمُرَّ اَمُرَّ، بِاَیِّھِمْ مَرَرْتَ مَرَرْتُ اور باقی چھ یا تو مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے محلًا منصوب ہوتے ہیں یا دخولِ جر کی وجہ سے محلًا مجرور ہوتے ہیں۔

﴿سب کی امثلہ مع المعانی والترکیب﴾

مَنْ کی مثال وترکیب : مَنْ یَّأتِنِیْ فَھُوَ مُکْرَمٌ (جو میرے پاس آئے گا پس وہ معزز ہوگا)

ترکیب : مَنْ اسمِ شرط مبتداء یَّأتِنِیْ یَأتِ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر جائز الاستتار معبر بہ ھُو راجع بسوئے مَنْ مبتداء اس کا فاعل نون وقایہ ی ضمیر منصوب

متصل برائے واحد متکلم مشترک مفعول بہ، فعل با فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہوا مبتداء کے لئے، مبتداء با خبر بن کر جملہ اسمیہ خبریہ بن کر شرط فَا جزائیہ هُوَ مبتداء مُکْرَمٌ اسمِ مفعول کا صیغہ خبر۔ مبتداء با خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط با جزاء جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

مَا کی مثال وترکیب : مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو کچھ تو کرے گا میں کروں گا)

ترکیب : مَا مفعول بہ مقدم تَفْعَلْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنْتَ اسکا فاعل، فعل با فاعل اور مفعول بہ مقدم جملہ فعلیہ خبریہ شرط اَفْعَلْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنَا اسکا فاعل، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ بن کر جزاء، شرط با جزاء جملہ فعلیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

اَیْنَ کی مثال وترکیب : اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

ترکیب : اَیْنَ اسمِ شرط ظرفِ مکان مفعول فیہ مقدم تَجْلِسْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنْتَ اسکا فاعل، فعل با فاعل اور مفعول فیہ مقدم جملہ فعلیہ خبریہ شرط اَجْلِسْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنَا اسکا فاعل، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ جزاء شرط با جزاء جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ : کبھی اَیْنَ کے بعد مَا زائدہ ملحق ہوتا ہے جیسے اَیْنَمَا تَکُنْ اَکُنْ (جس جگہ تو ہوگا میں ہوں گا)

مَتٰی کی مثال وترکیب : مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جس جگہ تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہونگا)

ترکیب : مَتٰی اسمِ شرط ظرفِ زمان مفعول فیہ مقدم تَقُمْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنْتَ اسکا فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ شرط اَقُمْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ اَنَا اسکا فاعل فعل با فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ جزاء، شرط باجزاء جملہ فعلیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ : مَتٰی کے ساتھ بھی کبھی مَا زائدہ پیوست ہوتا ہے جیسے مَتٰی مَاتَخْرُجْ اَخْرُجْ .

اَیٌّ کی مثال وترکیب : اَیُّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ (جس چیز کو تو کھائے گا میں کھاؤں گا)

ترکیب : اَیُّ مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مفعول بہ مقدم تَأْکُلْ فعل، فعل بافاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط اٰکُلْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ بن کر جزاء، شرط باجزاء مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

اَنّٰی کی مثال وترکیب : اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جس جگہ تو لکھے گا میں لکھوں گا)

ترکیب : اَنّٰی اسمِ شرط ظرفِ مکان مفعول فیہ مقدم تَکْتُبْ فعل بافاعل اور مفعول فیہ مقدم جملہ فعلیہ شرط اَکْتُبْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ جزاء، شرط باجزا جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

اِذْ مَا کی مثال وترکیب : اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جس وقت تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا)

ترکیب : اِذْ مَا اسمِ شرط ظرفِ زمان مفعول فیہ مقدم تُسَافِرْ فعل بافاعل اور مفعول فیہ مقدم جملہ فعلیہ شرط اُسَافِرْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ جزاء شرط باجزاء، جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

حَیْثُمَا کی مثال وترکیب : حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جس جگہ تو قصد کرے گا میں قصد کروں گا)

ترکیب : حَیْثُمَا اسمِ شرط ظرفِ مکان مفعول فیہ مقدم تَقْصِدْ فعل بافاعل و

مفعول فیہ مقدم شرط اَقْصِدُ فعل بافاعل جملہ فعلیہ جزاء، شرط باجزاء جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

مَھْمَا کی مثال وترکیب : مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

ترکیب : مَھْمَا اسمِ شرط ظرفِ زمان مفعول فیہ مقدم تَقْعُدْ فعل بافاعل اور مفعول فیہ مقدم جملہ فعلیہ شرط، اَقْعُدْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ جزاء، شرط باجزاء جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

﴿دوم اسماءِ افعال بمعنیٰ فعلِ ماضی﴾

اسمائے افعال کی تعریف وغیرہ بحث اسمِ غیر متمکن میں گزر چکی ہے۔

سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرُعَ (تیز ہوا) جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ خُرُوجًا (تیز ہوا زید از روئے نکلنے کے) یعنی تیزی سے نکلا۔ ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ (عید کا دن دور ہوگیا)

ترکیب : ھَیْھَاتَ اسمِ فعل بمعنیٰ بَعُدَ فعلِ ماضی معلوم یَوْمُ مضاف الْعِیْدِ مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ فاعل، فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿سوم اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر﴾

اسکی بحث بھی اسمِ غیر متمکن میں گزر چکی ہے۔

﴿چہارم اسمِ فاعل﴾

اسمِ فاعل کی تعریف : اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات کے لئے مشتق ہو جس کے ساتھ یہ مصدر بطریقِ حدوث وتجدد اور ناپائیداری کے قائم ہو جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد) یعنی وہ مرد جس کے ساتھ ضرب مصدر ناپائیداری کے ساتھ قائم ہے۔

اسمِ فاعل کا عمل : اسمِ فاعل اس فعلِ معروف والا عمل کرے گا جس سے وہ مشتق

ہے مثلاً قَائِمٌ قَامَ والا عمل کرے گا، ضَارِبٌ ضَرَبَ والا عمل کرے گا، مُعْطِی اَعْطٰی والا، عَالِمٌ عَلِمَ والا اور مُخْبِرٌ اَخْبَرَ والا عمل کرے گا۔

فعلِ معروف کی تمام اقسام کی عمل کی تفصیل گزر چکی ہے کہ فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز کو نصیب دیتے ہیں البتہ متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتے ہیں بخلافِ فعلِ لازم کے۔

اسمِ فاعل کے عمل کی شرط : اسمِ فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو، ماضی کے معنی میں نہ ہو۔

(۲) مبتداء یا موصوف یا موصول یا ذوالحال یا ہمزہ استفہام یا حرفِ نفی میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو اور اعتماد کا لغوی معنی ہے ٹیک لگانا اور یہاں اعتماد سے مراد ہے کہ اسمِ فاعل سے پہلے جو لفظ ہے اسکے ساتھ اسمِ فاعل کا کچھ علاقہ اور تعلق ہو، وہ لفظ یا تو مبتداء ہو اور اسمِ فاعل کا اسکے ساتھ خبر کا تعلق ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ میں زید مبتداء ہے قَائِمٌ خبر، اسمِ فاعل اپنے فاعل اَبُوْهُ سے مل کر اس کی خبر، مبتداء با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا موصوف ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا میں مَرَرْتُ فعل با فاعل باحرفِ جر رَجُلٍ موصوف ضَارِبٍ اسمِ فاعل اَبُوْهُ فاعل بَكْرًا مفعول بہ، ضَارِب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، رَجُلٍ موصوف با صفت مجرور، جار با مجرور ظرف لغو متعلق ہوا مَرَرْتُ کے ساتھ۔ مَــرَرْتُ فعل با فاعل اور متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا موصول ہوگا اور اسکے ساتھ صلہ کا تعلق ہوگا جیسے جَائَنِیْ الْقَائِمُ اَبُوْهُ میں جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ اَلْــقَــائِمُ، اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ موصول قَــائِـمٌ بـا اَبُوْهُ فاعل شبہ جملہ صلہ، موصول با صلہ فاعل، جَاءَ فعل با فاعل و مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا یا وہ ذوالحال ہوگا جیسے جَـائَنِیْ زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا میں جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول زَیْدٌ ذوالحال رَاكِبًا اپنے

غُلَامُہٗ فاعل اور فَرَسًا مفعول بہ سے مل کر حال ذوالحال باحال فاعل فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا اس سے پہلے ہمزہ استفہام ہو جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا اَ ہمزہ استفہام لَا محل له من الاعراب ضَارِبٌ اسمِ فاعل زَیْدٌ اسکا فاعل عَمْرًا مفعول بہ، ضَارِبٌ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔ یا اس سے پہلے مَا نافیہ ہو جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ مَا نافیہ لَا محل له من الاعراب قَائِمٌ اسمِ فاعل زَیْدٌ فاعل، قَائِمٌ اسمِ فاعل بافاعل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسمِ فاعل کے عمل کے شرطوں کی وجہ :

پہلی شرط : اس وجہ سے ہے تاکہ اسمِ فاعل کی مشابہت فعلِ مضارع کے ساتھ تام ہو جائے اس لئے کہ اسمِ فاعل کا عمل فعلِ مضارع کی مشابہت سے ہے پس یہ مضارع کے ساتھ لفظاً عددحروف اور حرکات وسکنات میں مشابہ تھا لہٰذا عمل کے لئے زمانہ حال یا استقبال کی شرط لگائی تاکہ وہ معنی بھی اس کے ساتھ مشابہ ہو جائے۔

دوسری شرط : اس وجہ سے ہے کہ تاکہ اس کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہو جائے اس لئے کہ وہ اس وقت ماقبل لفظ کے ساتھ کچھ نہ کچھ نسبت رکھتا ہے ہمزہ استفہام اور مَا نافیہ کی وجہ سے بھی اسکی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہو جاتی ہے اس لئے کہ یہ دونوں اکثر فعل پر داخل ہوتے ہیں۔

﴿پنجم اسمِ مفعول﴾

اسمِ مفعول کی تعریف : اسمِ مفعول وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات کے لئے بنایا گیا ہو جس پر مصدری معنی واقع ہو رہا ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ مرد جس پر ضَرَبٌ واقع ہو۔

اسمِ مفعول کا عمل اور اسکی شرط : اسمِ مفعول فعلِ مجہول سے بنتا ہے اور فعلِ مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی معمولات کو نصب دیتا ہے **مَضْرُوْبٌ ضُرِبَ** والا عمل کرے گا، **مُعْطًى اُعْطِيَ** والا، **مَعْلُوْمٌ عُلِمَ** والا اور **مُخْبَرٌ اُخْبِرَ** والا عمل کرے گا اسکے عمل کی وہی دو شرطیں ہیں جو اسمِ فاعل کے عمل کی ہیں (امثلہ کتاب میں مذکور ہیں) صرف ایک مثال کی ترکیب لکھی جاتی ہے جیسے **عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهٗ دِرْهَمًا** (عمرو اس کے غلام کو درہم دیا گیا)

ترکیب : **عَمْرٌو** مبتداء **مُعْطًى** اسمِ مفعول **غُلَامُهٗ** اسکا نائب فاعل **درهمًا** مفعول ثانی **مُعْطًى** اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ بن کر خبر، مبتداء با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ششم صفتِ مشبہ﴾

صفتِ مشبہ کی تعریف : صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو فعلِ لازم کے مصدر سے اس ذات پر دلالت کرنے کے لئے بنایا گیا ہو جس کے ساتھ مصدری معنی بطریقِ ثبوت و دوام اور پائیداری کے قائم ہو جیسے **حَسَنٌ** (حسین آدمی) یعنی وہ شخص جس کے ساتھ حسن بطور پائیداری قائم ہے۔

اسمِ فاعل اور صفتِ مشبہ میں فرق : ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفتِ مشبہ میں صفت لازمی اور دائمی ہوتی ہے اور اسمِ فاعل میں صفت عارضی اور غیر دائمی ہوتی ہے پس **ضَارِبٌ** کوئی شخص اس وقت کہلایا جائے گا جب تک اس سے ضرب صادر ہو رہی ہوا ور **حَسَنٌ** وہ شخص ہے جس میں حُسن کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفتِ مشبہ کا عمل و شرط : یہ ہمیشہ فعلِ لازم سے مشتق ہوتی ہے اور فعلِ لازم

والا عمل کرتی ہے اس کے عمل کے لئے حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہونا شرط نہیں کیونکہ اس میں دوام واستمرار ہوتا ہے البتہ سوائے اسمِ موصول باقی پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کی شرط اس کے عمل کے لئے بھی ہے، اسمِ موصول کی استثناء کی وجہ یہ ہے کہ صفتِ مشبہ پر جو الف لام داخل ہوتا ہے وہ بالاتفاق موصول نہیں بلکہ تعریفی ہے کیونکہ الف لام موصول صرف اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول پر داخل ہوتا ہے اور کسی پر داخل نہیں ہوتا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ ،جَائَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ، جَائَنِیْ زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُهٗ، اَحْسَنَ زَیْدٌ، مَا حَسَنَ زَیْدًا.

صفتِ مشبہ کے مسائل :صفتِ مشبہ کے اٹھارہ مسائل ہیں جو ہدایۃ النحو وغیرہ میں مذکور ہیں۔

مسائل کی وجہ حصر : صفتِ مشبہ یا تو معروف باللام ہوگا یا نہ ہوگا اور ہر ایک کا معمول یا معرف باللام ہوگا یا مضاف ہوگا یا دونوں سے خالی ہوگا، دو کو تین میں ضرب دیا تو چھ حال ہوئے اور معمول صفتِ مشبہ کی حالتیں باعتبارِ اعراب تین ہونگی یا تو مرفوع ہوگا بنابر فاعل یا تو منصوب ہوگا بنابر مشابہت مفعول بہ یا تمیز یا تو مجرور ہوگا بنابر اضافت، پس ان تین کو چھ میں ضرب دینے سے کل اٹھارہ صورتیں ہوگئیں جو نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشہ ملاحظہ فرمائیں ←

نقشہ میں احسن کے لئے ''الف'' کی علامت حسن کے لئے ''ح'' کی علامت، قبیح کے لئے ''ق'' کی علامت مختلف فیھا کے لئے ''مخ'' کی علامت اور ممتنع کے لئے ''م'' کی علامت لکھی گئی ہے۔

نقشہ

	قسم معمول	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
صفتِ مشبہ	جبکہ معمول مضاف ہو	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ (ح)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ (م)
معرف باللام	جبکہ معرف باللام ہو	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهُ (ق)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهَ (ا)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهِ (ا)
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٌ	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهًا (ا)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٍ (م)
صفتِ مشبہ	جبکہ معمول مضاف ہو	زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ (ا)	زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهَهٗ (ح)	زَیْدٌ حَسَنُ وَجْهِهٖ (ح)
غیر معرف باللام	جبکہ معرف باللام ہو	زَیْدٌ حَسَنٌ اَلْوَجْهُ (ق)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهَ (ا)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهِ (ا)
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ (ق)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهًا (ا)	زَیْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهًا (ا)

ضابطہ : جب صفت کا معمول مرفوع ہوگا تو اس میں ضمیر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس وقت اس کا معمول خود اسکا فاعل ہوگا اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہوتو صفت میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے تا کہ اسکا فاعل ہے اور موصوف کی طرف لوٹ کر اس کو اس سے پیوست کرے پس جہاں موصوف کی طرف ایک ضمیر لوٹے گی وہ صورت حسن کہلائے گی سوائے ایک کے اور جہاں دو ضمیریں لوٹتی ہیں حسن کہلاتی ہیں سوائے دو صورت کے اور جہاں کوئی ضمیر نہیں وہ قبیح ہیں۔

﴿ہفتم اسمِ تفضیل﴾

اسمِ تفضیل کی تعریف :اسمِ تفضیل وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات پر دلالت کرنے کے لئے بنایا گیا ہو جس میں مصدری معنیٰ کسی دوسرے کے اعتبار سے زائد پائے جائیں جیسے اَفْضَلُ کا معنیٰ ہے وہ شخص جس میں فضیلت کسی دوسرے کی نسبت سے زائد ہے۔

اسمِ تفضیل کا استعمال :اسمِ تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ سے جیسے **زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ** (زید عمرو سے زیادہ فضیلت والا ہے) اس میں زید کو مفضل اور مدخولِ مِنْ عمرو کو مفضل علیہ کہتے ہیں۔

ترکیب : **زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ**، زَیْدٌ مبتداء اَفْضَلُ اسمِ تفضیل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ ھو راجع بسوئے زید مبتداء اسکا فاعل مِنْ حرفِ جارہ عَمْرٍ مجرور، جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا اَفْضَلُ کے ساتھ اَفْضَلُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبریہ، مبتداء با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) الف لام کے ساتھ جیسے **جَائَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ** (میرے پاس زید آیا

جو سب سے فضیلت والا ہے)

ترکیب : جَائَنِیْ زَیْدُ الْاَفْضَلُ، جَاءَ فعل ماضی معلوم ن وقایہ ی ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مشترک مفعول بہ زَیْد موصوف اَلْاَفْضَلُ اسمِ تفضیل اس میں ضمیر مرفوع متصل معبر بہ ھو اسکا فاعل، اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ موصوف، موصوف باصفت فاعل، جَاءَ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے اچھا ہے یعنی فضیلت والا ہے)

ترکیب : زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ، زَیْدٌ مبتداء اَفْضَلُ اسمِ تفضیل مضاف اس میں ضمیر معبر بہ ھو اسکا فاعل اَلْقَوْمِ مضاف الیہ اَفْضَلُ اسمِ تفضیل صرف اپنے فاعل میں عمل کرتا ہے خواہ فاعل مضمر ہو یا مظہر ہو البتہ فاعل مضمر میں اس کے عمل کے لئے کوئی شرط نہیں اور فاعل مظہر میں عمل کے لئے شرط ہے جس کا ذکر بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

﴿ہشتم مصدر﴾

تعریفِ مصدر : مصدر وہ اسم ہے جو فعل کا ماٰخذ اور مشتق منہ ہو اور مصدر کی علامت یہ ہے کہ اس کے فارسی معنی کے آخر میں دَنْ یا تَنْ آتا ہے جیسے کُشْتَنْ (قتل کرنا)، زَدَنْ (مارنا)

عملِ مصدر : مصدر کے عمل کے لئے یہ شرط ہے کہ مفعول مطلق نہ ہو یعنی اگر مفعول مطلق ہے تو عمل نہ کرے گا بلکہ اسکا فعل عمل کرے گا اور اگر مفعول مطلق نہ بنتا ہو تو مصدر اپنا فعل والا عمل کرے گا، ضَرْبٌ ضَرَبَ والا، قِیَامٌ قَامَ والا، عِلْمٌ عَلِمَ والا، علیٰ ہٰذ القیاس۔ جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا میں محلاً مرفوع ہے ضَرْبُ مصدر کے

فاعل ہونے کی وجہ سے اور عَمْرًا منصوب ہے اس کے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے۔

ترکیب : اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا، اَعْجَبَ فعل ماضی معلوم ن وقایہ ی ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مشترک مفعول بہ ضَرْبُ مصدر مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ فاعل لفظاً مجرور محلاً فاعل عَمْرًا مفعول بہ ضَرْبُ مصدر اپنے مضاف الیہ اور فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿نہم اسمِ مضاف﴾

تعریف اسمِ مضاف : اسمِ مضاف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے کلمہ کی طرف مضاف ہو۔

اسمِ مضاف کا عمل : اس کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مدخول جس کو مضاف الیہ کہتے ہیں اس کو جر دیتا ہے جیسے جَائَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ (میرے پاس زید کا غلام آیا)

ترکیب :جَائَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ جَاءَ فعل ن وقایہ ی مفعول بہ غلام مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ فاعل فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (یہاں زَیْدٍ کو جر غُلَامُ نے دیا ہے اور زَیْدٍ مضاف الیہ ہے۔

﴿دہم اسمِ تام﴾

تعریف اسمِ تام : اسمِ تام نحویوں کی اصطلاح میں وہ اسم ہے جس کے آخر میں تنوین لفظی یا تقدیری ہو یا نونِ تثنیہ یا نونِ جمع حقیقی یا مشابہ بنونِ جمع ہو یا وہ کسی کی طرف مضاف ہو۔

اسمِ تام کا عمل :اس کا عمل یہ ہے کہ یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔

تنبیہ :مندرجہ بالا صورتوں میں اسم کے تام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان حالات

میں کسی اور اسم کی طرف مضاف نہیں ہوسکتا۔

امثلہ :(۱) تنوینِ لفظی سے تام ہونے کی مثال، **مَا فِیْ السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا** (نہیں ہے آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی بادل)

ترکیب : مَا فِیْ السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا ،مَا نافیه مشبه بلیس فِیْ السَّمَاءِ جارمجرور ظرفِ مستقر متعلق ہوا ثَابِتًا مقدر کے ساتھ ثَابِتًا اپنے متعلق سے مل کر خبرِ مقدم قَدْرُ مضاف رَاحَةٍ اسمِ تام بتنوینِ لفظی ممیز سَحَابًا تمیز ممیز باتمیز مضاف الیہ مضاف بامضاف الیہ مَا کا اسمِ مؤخر مَا اپنے اسمِ مؤخر اور خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) تنوینِ تقدیری سے تام ہونے کی مثال، **عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً** (میرے پاس گیارہ آدمی ہیں) اس میں اَحَدَ عَشَرَ پر تنوینِ مقدر ہے مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر لفظاً تنوین نہیں آسکتی یہ اپنی تمیز رَجُلاً کو نصب دیتا ہے۔

ترکیب : عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً ، عِنْدَ مضاف ی مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ ظرفِ مکان مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ مقدر کے لئے ثَابِتٌ مقدر اسمِ فاعل اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبرِ مقدم اَحَدَ عَشَرَ مرکبِ بنائی اسمِ تام ممیز رَجُلاً تمیز ممیز باتمیز مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر با خبرِ مقدر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا **زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً** میں بھی اکثر اسم تام ہے تنوینِ تقدیری کے ساتھ۔

(۳) نونِ تثنیہ سے تام ہونے کی مثال، **عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا** قفیزان کی تمامیت نونِ تثنیہ سے ہے اور بُرًّا کو اس نے نصب دیا ہے۔

ترکیب : عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا عِنْدِیْ خبرِ مقدم قَفِیْزَانِ بُرًّا ممیز باتمیز مبتداء مؤخر، خبرِ مقدم با مبتداء مؤخر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) نونِ جمع سے تام ہونے کی مثال، هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالاً (کیا ہم ان لوگوں کی خبریں جو گھاٹا پانے والے ہیں)

ترکیب : هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا، هَلْ استفہامیہ لا محل لها مِنَ الاعراب نُنَبِّئُ فعل بافاعل كُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ باحروفِ جر اَلْاَخْسَرِيْنَ جمع مذکر سالم اسمِ تام ممیّز اَعْمَالًا تمیز، ممیّز باتمیز مجرور جار با مجرور ظرفِ لغو متعلق ہوا نُنَبِّئُ فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

(۵) مشابہ نونِ جمع سے تام ہونے کی مثال، عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، عشرون کے آخر میں نونِ جمع نہیں اس لئے کہ یہ جمع کا صیغہ نہیں البتہ یہ نون جمع کی نون سے ملتا جلتا ہے یعنی اسکے مشابہ ہے۔

ترکیب : عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، عِنْدِيْ خبرِ مقدم عِشْرُوْنَ ممیز دِرْهَمًا تمیز، ممیّز باتمیز مبتداء مؤخر، مبتدا مؤخر باخبرِ مقدم جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) اضافت سے تام ہونے کی مثال عِنْدِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً (میرے پاس اس برتن کی پری ہے از روئے شہد کے) اس میں مِلْؤُهٗ کی تمامیت اضافت کی وجہ سے ہے اور ہٗ ضمیر کی طرف مضاف ہے۔

ترکیب : عِنْدِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً، عِنْدِيْ خبرِ مقدم مِلْؤُهٗ مضاف بامضاف الیہ اسمِ تام ممیّز عَسَلاً تمیز ممیّز باتمیز مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر باخبر مقدم جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿یازدہم اسماءِ کنایات﴾

كَمْ اور كَذَا جو عدد سے کنایہ ہوتے ہیں یہ بھی اسماءِ عاملہ میں سے ہیں، کَم کی دو

قسمیں ہیں۔ (۱) خبریہ (۲) استفہامیہ

کَمْ استفہامیہ اور کَذَا اپنے تمیز کو نصب دیتے ہیں جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ (کتنے آدمی تیرے پاس ہیں) یہاں رَجُلًا کو کَمْ نے نصب دیا ہے اور جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں) یہاں کَذَا نے دِرْھَمًا کو نصب دیا ہے، کَمْ خبریہ اپنی تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُہٗ (بہت سامان میں نے خرچ کر دیا) یہاں مَالٍ کو کَمْ نے جر دیا ہے۔

ترکیب : کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ ، کَمْ استفہامیہ ممیّز رَجُلًا تمیز ممیّز باتمیز مبتداء عِنْدَکَ مضاف مضاف الیہ ظرفِ مکان مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ مقدر کے لئے، ثَابِتٌ اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتداء باخبر جملہ اسمیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

ترکیب : عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا، عِنْدِیْ خبرِ مقدم کَذَا خبریہ ممیّز دِرْھَمًا تمیز، ممیّز باتمیز مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر باخبرِ مقدم جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُہٗ ، کَمْ خبریہ ممیّز مَالٍ مجرور تمیز ممیّز باتمیز مبتداء اَنْفَقْتُہٗ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتداء باخبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ : کبھی کَمْ خبریہ کی تمیز پر مِنْ جارہ داخل ہوتا ہے جیسے کَمْ مِنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ.

﴿قسم دوم در عوامل معنوی﴾

عاملِ معنوی کی تفصیل : عاملِ معنوی صرف دو ہیں۔

(۱) ابتداء یعنی اس کا ہر قسم کے لفظی عاملوں سے خالی ہونا، یہ عامل اسم کو رفع دیتا ہے اسکا عمل مبتداء اور خبر دونوں میں ہوتا ہے دونوں ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوتے ہیں۔

(۲) مضارع کا ناصب جازم سے خالی ہونا، یہ مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے یَضْرِبُ اس عامل کی وجہ سے مرفوع ہے یعنی ناصب جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

تنبیہ : جملہ اسمیہ میں جب تک ابتداء میں سے کوئی لفظی عامل نہ آئے مبتداء اور خبر دونوں مرفوع رہتے ہیں ان کو رفع دینے والا عامل کیا ہے، اس میں کل چار مذاہب ہیں۔

(۱) دونوں کو رفع معنوی عامل یعنی ابتداء دیتا ہے (یہی مختار مذہب ہے)۔
(۲) مبتداء کو رفع ابتداء دیتا ہے اور خبر کو مبتداء (اس مذہب پر خبر کا عامل لفظی ہوگا)۔
(۳) مبتداء خبر کو رفع دیتا ہے اور خبر مبتداء کو (اس مذہب پر دونوں عامل لفظی ہیں)۔
(۴) مبتداء کو رفع ابتداء نے دیا اور خبر کو مبتداء اور ابتداء دونوں نے مل کر رفع دیا۔

قاعدہ نمبر ۱ : ایک مبتداء کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں جیسے اَللّٰهُ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ حَلِيْمٌ

ترکیب : اَللّٰهُ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ حَلِيْمٌ، اسمِ جلالہ اَللّٰه مبتداء عَلِيْمٌ خبرِ اول قَدِيْرٌ خبرِ ثانی حَلِيْمٌ خبرِ ثالث، مبتداء اپنے تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ نمبر ۲ : کبھی جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر مبتداء بن جاتا ہے جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ

ترکیب : اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ، اَنْ مصدریہ تَصُوْمُوْا فعل بافاعل جملہ فعلیہ بن کر بتاویلِ مصدر صِيَامُكُمْ مبتداء خَيْرٌ اسمِ تفضیل شبہ فعل لَكُمْ جار با مجرور متعلق ہوا خَيْرٌ کے ساتھ خَيْرٌ شبہ فعل با متعلق خبر، مبتداء با خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

قاعدہ نمبر ۳ : کبھی جار مجرور یا ظرف اپنے متعلق سے مل کر خبر بنتے ہیں جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ

ترکیب : زَیْدٌ فِیْ الدَّارِ ،زَیْدٌ مبتداء فِیْ الدَّارِ جارمجرور متعلق ثَابِتٌ سے مل کرخبر، مبتداء باخبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

قاعدہ نمبر۴ : جارمجرورخبر بن سکتے ہیں مبتداء نہیں بن سکتے ،اور خبر کبھی مبتداء سے مقدم آتی ہے(وجوباًیا جوازاً) جیسے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

ترکیب : فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ، فِیْ قُلُوْبِهِمْ خبرِ مقدم مَرَضٌ مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنے خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

قاعدہ نمبر۵ : مبتداء کی خبر جملہ اسمیہ یافعلیہ بھی آتا ہے جیسے زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ

ترکیب :زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ،زَیْدٌ مبتداء ہے اور اَبُوْهُ قَائِمٌ جملہ اسمیہ خبر یہ بن کر خبر ہے اور زَیْدٌ مبتداء اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

اور زَیْدٌ ضَرَبَ عَمْرًوا ،زَیْد مبتداء اور ضَرَبَ عَمْرًوا جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر خبر ہوا، مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

قاعدہ نمبر۶ : خبر کا مبتداء کے ساتھ افراد ،تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری خواہ مطابقت لفظاً ہو یا تاویلاً۔

خاتمہ

﴿درفوائدِ متفرقہ ودرآن سہ فصل است﴾

﴿فصلِ اوّل توابع﴾

تابع کی تعریف: نحویوں کی اصطلاح میں تابع وہ لفظ ہے جو اپنے پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر سمجھا جائے اور پہلے لفظ پر جو اعراب جس سبب سے ہو وہی اعراب اسی سبب سے اس پر ہو پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ کَرِیْمٌ میں رَجُلٌ متبوع ہے اور کَرِیْم ٌ تابع ہے، رَجُلٌ پر فاعل ہونے کی وجہ سے رفع ہے اس کی پیروی میں کَرِیْمٌ پر اس وجہ سے رفع ہے۔

اقسامِ تابع : تابع کی اقسام پانچ ہیں۔

(۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل

(۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان

(۱) صفت کی تعریف : **اَلنَّعْتُ تَابِعٌ یَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ مَتْبُوْعِهٖ اَوْ فِیْ مُتَعَلِّقِ مَتْبُوْعِهٖ** ، (صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع یا متبوع کے کسی متعلق میں پایا جاتا ہو، اگر ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہے تو اسکو صفت بحالِ متعلقہ کہتے ہیں۔

پہلی کی مثال : جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ رَجُلٌ کی صفت بحالِہ ہے۔

دوسری کی مثال : جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (آیا میرے پاس ایسا مرد جس کا غلام حسن والا ہے) یہاں حَسَنٌ رَجُلٌ کی صفت بحالِ متعلقہ ہے اس لئے کہ

یہ رَجُلٌ کے متعلق ہے جوغلام ہے کہ اندر پائے جانے والے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

ترکیب : جَائَنِیُ رَجُلٌ عَالِمٌ، جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رَجُلٌ موصوف عَــالِمٌ صفت موصوف باصفت فاعل، جَـاءَ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب : جَـاءَ نِیُ رَجُـلٌ حَسَنٌ غُلَامُـهٗ ،جَـاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رَجُـلٌ موصوف حَسَـن صفتِ مشبہ شبہ فعل غُلَامَ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف بامضاف الیہ فاعل حَسَـــنٌ شبہ فعل بافاعل شبہ جملہ صفت موصوف باصفت فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

صفتِ بحالِہ کا حکم :اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا اپنے متبوع کے ساتھ دس چیزوں میں مطابقت ہونا ضروری ہے۔

(۱) افراد (۲) تثنیہ (۳) جمع (۴) تعریف
(۵) تنکیر (۶) تذکیر (۷) تانیث (۸) رفع
(۹) نصب (۱۰) جر

ان دس چیزوں میں مطابقت کی صورت یہ ہوگی کہ بیک وقت چار چیزوں میں موصوف ،صفت کی حالت یکساں ہوافراد ،تثنیہ ،جمع میں سے ایک ہوتعریف وتنکیر میں سے ایک ہوتذکیر وتانیث میں سے ایک ہورفع ،نصب ،جر میں سے ایک ہو جیسے امثلہ مذکورہ میں سے واضح ہے۔مثلاًرَجُـلٌ عَـالِمٌ میں دونوں مفرد میں مذکر میں نکرہ ہیں اور مرفوع ہیں۔

صفت بحالِ متعلقہ کا حکم : اس کا حکم یہ ہے کہ اسکا اپنے موصوف کے ساتھ صرف پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر (۴) تعریف
(۵) تنکیر

اور بیک وقت دو چیزوں میں رفع، نصب، جر میں سے ایک اور تعریف و تنکیر میں سے ایک ہو۔

تنبیہ : تذکیر و تانیث اس قسم کی صفت کے فاعل کو دیکھ کر حسبِ حال اختیار کی جائے گی جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ اُمُّهٗ میں عَالِمَةٌ صفت مؤنث اُمُّهٗ کی تانیث کی وجہ سے لائی گئی ہے۔

ترکیب : جَائَنِیْ رَجُلٌ عَالِمَةٌ اُخْتُهٗ (آیا میرے پاس ایسا آدمی جس کی بہن عالمہ ہے)

جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رَجُلٌ موصوف عَالِمَةٌ صیغہ واحدہ مؤنثہ اسمِ فاعل اُخت مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف بامضاف الیہ فاعل عَالِمَةٌ اسمِ فاعل بافاعل شبہ جملہ صفت، موصوف باصفت فاعل جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿تمرین﴾

(۱) جَائَنِیْ رَجُلَانِ عَالِمٌ اَبُوْهُمَا.
(۲) جَائَنِیْ رِجَالٌ عَالِمَةٌ اُمُّهُمْ.
(۳) جَائَتْنِیْ اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ زَوْجُهَا.
(۴) ضَرَبَتْ نِسْوَةٌ حَسَنٌ اَخُوْهَا.

تنبیہ : جب موصوف نکرہ ہوتا ہے تو اس کی صفت جملہ خبریہ بھی ہوسکتی ہے معرفہ

کی صورت میں نہیں ہوسکتی کیونکہ جملہ نہ معرفہ ہے نہ نکرہ اس لئے کہ معرفہ نکرہ ہونا اسم کی قسمیں وصفتیں ہیں البتہ حکماً نکرہ ہیں اس پر نکرات والے احکام جاری ہوتے ہیں اس وجہ سے نکرہ کی صفت بن سکتی ہے معرفہ کی نہیں، البتہ اس صورت میں اس جملہ میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ میں اَبُوْهُ عَالِمٌ جملہ اسمیہ رَجُلٌ کی صفت ہے اور اس میں ہٗ ضمیر رَجُلٌ موصوف کی طرف راجع ہے۔

ترکیب : جَائَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ، جَاءَ فعل ن وقایہ ی ضمیر مفعول بہ رَجُلٌ موصوف اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ مضاف بامضاف الیہ مبتداء عَالِمٌ خبر مبتداء باخبر جملہ اسمی خبریہ صفت موصوف باصفت فاعل فعل بافاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿فوائد النعت والصفت﴾

صفت کئی فوائد کے لئے آتی ہے۔

(۱) تخصیص کے لئے (تخصیص کا معنی ہے، تَقْلِیْلُ الْاِشْتِرَاکِ فِیْ النَّکِرَاتِ یعنی موصوف نکرہ کے شرکاء میں کمی آنا) اسکو صفتِ مخصصہ کہتے ہیں جیسے جَائَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ، عَالِمٌ صفت سے پہلے رَجُلٌ موصوف عالم غیر عالم تمام میں شریک تھا اب عالم کہہ کر شرکاء میں کمی آئی صرف علماء میں شریک رہا۔

(۲) توضیح کے لئے (توضیح کا معنی ہے رَفْعُ الْاِحْتِمَالِ عَنِ الْمَعَارِفِ یعنی موصوف معرفہ سے دوسرے معارف کے احتمال کو رفع اور ختم کرنا) جیسے جَائَنِیْ زَیْدُا نِ لْفَاضِلُ میں موصوف زید میں دوسرے مسمیٰ زید کا احتمال تھا اَلْفَاضِلُ کہہ کر اس احتمال کو رفع کیا گیا اس کو صفتِ مُوْضِحَہ کہتے ہیں۔

(۳) مجرد ثناء ومدح کے لئے (اس کا مطلب یہ ہے کہ موصوف پہلے سے معلوم و

متعین ہو، صفت سے ثناء و مدح کے اور کوئی مقصد نہیں ہو) جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں رَحْمٰن، رَحِیْم اللہ تعالیٰ کے لئے صفات مادحہ ہیں اور اس کو صفتِ مادحہ کہتے ہیں۔

(۴) مجرد ذم کے لئے جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ذم کے لئے ہے اور اسکو صفتِ ذامہ کہتے ہیں۔

(۵) تاکید کے لئے یعنی صفت سے موصوف کی تاکید مقصود ہوتی ہے جیسے نَفْخَۃٌ وَاحِدَۃٌ میں وحدت کا معنی نَفْخَۃٌ کی تاء سے سمجھ میں آتا ہے البتہ واحدۃ صفت سے اس کی مزید تاکید کر دی اور اس کو صفتِ مؤکدہ کہتے ہیں۔

(۶) صرف تعمیم کے لئے جیسے یَوْمٌ مِنَ الْاَیَّامِ وَوَقْتٌ مِنَ الْاَوْقَاتِ میں مِنَ الْاَیَام، یَوْم کی اور مِنَ الْاَوْقَات وقت کی صفت مُعَمِّمَہ ہے اس نے یَوْم اور وقت میں عموم پیدا کرتا ہے۔

(۷) تَرَحُّم کے لئے یعنی اس بات کے اظہار کے لئے کہ موصوف قابلِ رحم ہے جیسے اَنَا زَیْدُنِ الْفَقِیْر میں فقیر صفتِ مُتَرَحِّمَہ ہے۔

(۸) کشف ماہیت کے لئے یعنی موصوف کی حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لئے آتی ہے جیسے اَلْجِسْمُ الطَّوِیْلُ الْعَرِیْضُ الْعَمِیْقُ، میں جسم کی حقیقت ماہیت ظاہر کرنے کے لئے صفات ثالثہ کا ذکر ہوا ہے اس لئے کہ ہر جسم کی ماھیت یہی ہے۔

﴿تاکید﴾

تعریفِ تاکید : تاکید وہ تابع ہے جو نسبت یا شمول جمیع افراد میں متبوع کی حالت کو پکا کر دے نسبت میں حالتِ متبوع کو پکا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید لانے

سے یہ پتہ چل جائے کہ منسوب یا منسوب الیہ اسکا متبوع ہی ہے اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ عَالِمٌ اس مثال میں دوسرا زید پہلے کی تاکید ہے اس کا مقصود پہلے زید کے منسوب الیہ اور مسند الیہ ہونے کے تقرر اور پختگی ہے کہ قائم ہونے کی نسبت زید کی طرف یہی ہے اس میں شبہ نہ کیا جائے۔

ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ میں دوسرا ضَرَبَ پہلے کی تاکید ہے اس کے لانے سے غرض ضَرَبَ کے زید کی طرف مسند اور منسوب ہونے کی پختگی ہے کہ جس چیز کی زید کی طرف نسبت ہے وہ ضَرَبَ ہی ہے، شمول میں متبوع کی حالت کی تقریر کا مطلب یہ ہے کہ سامع کو یقین کرایا جائے کہ متبوع اپنے تمام افراد کو شامل ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ میں كُلُّهُمْ، اَلْقَوْمُ کی تاکید ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے قوم کے اکثر افراد پر نہ سمجھنا چاہئے۔

تاکید کی قسمیں : تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفظی (۲) معنوی

تعریفِ تاکیدِ لفظی : تاکیدِ لفظی وہ تاکید ہے جو اسم یا فعل یا حرف کو دوبارہ لانے سے حاصل ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ، ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ، اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

تعریفِ تاکیدِ معنوی : تاکیدِ معنوی وہ تاکید ہے جو معنی متبوع کو پختہ کرنے کے لئے کسی اور لفظ سے کی جائے، تاکیدِ معنوی کے لئے درج ذیل الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا و کِلْتَا، كُلٌّ، اَجْمَعُ، اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ

نَفْسٌ، عَیْنٌ کا استعمال : یہ دونوں مفرد، تثنیہ، جمع سب کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں جب اس کا متبوع مفرد ہوگا تو یہ خود بھی مفرد ہونگے اور ضمیر مفرد کی طرف

مضاف ہونگے جس کا مرجع متبوع ہوگا جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ عَیْنُهٗ (میرے پاس زید خود آیا) اور جب ان کا متبوع مثنّٰی ہو تو خود لفظ نَفْس عَیْن کو بصیغہ جمع لایا جائے گا اور ان کی ضمیر مضاف الیہ کو تثنیہ جیسے جَائَنِی الرَّجُلَانِ اَنْفُسُهُمَا، اَعْیُنُهُمَا (میرے پاس دو مرد آئے یعنی خود ان کی ذاتیں) اور جب ان کا متبوع جمع ہو تو یہ خود بھی جمع ہونگے اور ان کی ضمیریں جو متبوع کی طرف لوٹتی ہیں وہ بھی جمع ہونگی جیسے جَاءَ الرِّجَالُ اَنْفُسُهُمْ، اَعْیُنُهُمْ، جَائَتِ النِّسَاءُ اَنْفُسُهُنَّ، اَعْیُنُهُنَّ.

کِلَا و کِلْتَا کا استعمال : یہ دونوں دائما تثنیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں اور تثنیہ کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدَانِ کِلَاهُمَا، جَائَتِ الْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا.

کُلٌّ کا استعمال : یہ جمع مفرد کی تاکید کے لئے آتا ہے، تثنیہ کی تاکید کے لئے نہیں آتا اور جس ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے وہ ضمیر متبوع کے مطابق ہوتی ہے جیسے قَرَئْتُ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ، اِشْتَرَیْتُ الْاَمَةَ کُلَّهَا، سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ

اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ کے استعمال : یہ الفاظ واحد اور جمع دونوں کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں واحد مذکر کی تاکید کے لئے یہی صیغے ہیں (بروزنِ اَفْعَلُ) جیسے قَرَئْتُ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ.

واحدہ مؤنثہ کے لئے فَعْلَاءُ کے وزن پر استعمال ہوتے ہیں جیسے اِشْتَرَیْتُ الْاَمَةَ کُلَّهَا جَمْعَاءَ، کَتْعَاءَ بَتْعَاءَ، بَصْعَاءَ، جمع مذکر عاقل کی تاکید کے لئے اَجْمَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ آتا ہے، جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ، اَجْمَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ.

جمع مؤنث عاقل وغیر عاقل کی تاکید کے لئے جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ آتا

ہے، جیسے جَآئَتِ النِّسَآءُ کُلُّهُنَّ جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ .

تنبیہ : اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ تینوں اَجْمَعُ کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں اور اسکے بعد بھی ذکر کیئے جاتے ہیں، اَجْمَعُ کے بغیر اور اس سے پہلے ان کا لانا جائز نہیں۔

﴿تراکیب﴾

ترکیب : جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ، جَاءَ فعل زَیْدٌ مؤکد نَفْسُ مضاف ہٗ ضمیر راجع بسوئے زَیْدٌ مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مؤکد فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : جَاءَ رَجُلَانِ کِلَاهُمَا، جَاءَ فعل اَلرَّجُلَانِ مؤکد کِلَاهُمَا مضاف با مضاف الیہ مؤکد، مؤکد با مؤکد فاعل، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : جَائَتِ النِّسَآءُ کُلُّهُنَّ، جَائَتْ فعل نِسَآءُ مؤکد کُلُّهُن مضاف با مضاف الیہ مؤکد، مؤکد با تاکید فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱ : ضمیر مرفوع متصل کی تاکید جب نَفْسٌ یا عَیْنٌ سے کی جائے تو واجب ہے کہ اوّلاً اس ضمیر کی تاکید ضمیر منفصل سے کی جائے جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ نَفْسَکَ.

مسئلہ نمبر ۲ : کُلٌّ اور اَجْمَعُ سے اس شے کی تاکید درست ہے جس کے ایسے اجزاء اور ابعاض ہوں جو حساً یا حکماً جدا ہو سکتے ہوں جیسے قَوْم اور عَبْد کو قوم کے اجزاء حسی کے طور پر جدا ہو سکتے ہیں اور عَبْد کے حکمی طور پر، لہٰذا اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کہنا درست ہے اور اَکْرَمْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ کہنا درست نہیں اس لئے کہ شراء کا تعلق اجزاء کے ساتھ صحیح ہے اور اِکْرَام کا تعلق اجزاء کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔

﴿بدل﴾

تعریف البدل : بدل وہ تابع ہے جس کا متبوع بطورِ تمہید ذکر کیا جائے، کلام میں اصل مقصود نسبت سے یہی تابع ہو، اور جس کی نسبت متبوع کی طرف ہو اس کی نسبت تابع کی طرف بھی ہو، متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں۔

اقسامِ بدل : بدل کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض

(۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط

(۱) تعریف بدل الکل : یہ وہ بدل ہے جس کا مدلول اور مصداق وہی ہو جو اس کے متبوع ومبدل منہ کا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوكَ، زَيْدٌ مبدل منہ ہے اور اَخُوكَ بدل ہے اور دونوں کا مدلول ومصداق ایک ہے۔

(۲) تعریف بدل البعض : یہ وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزء ہو جیسے ضَرَبْتُ زَيْداً رَأسَهٗ، اس میں رَأسَهٗ زید سے بدل ہے اور اسکا ایک جزء ہے ضَرَبَ کی نسبت دراصل اسی بدل یعنی رَأسَ کی طرف کرنا مطلوب ہے۔

(۳) تعریف بدل اشتمال : یہ وہ بدل ہے، جس کا مدلول نہ مبدل منہ کے مدلول کا عین ہو نہ جزء، اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنے والا ہو جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ (چھینا گیا زید یعنی اسکا کپڑا) اس میں ثَوب زید سے بدل ہے اس کا زید سے نہ عینیت کا تعلق ہے اور نہ ہی جزئیت کا، بلکہ اس کا زید سے اور قسم کا تعلق ہے۔

(۴) تعریف بدل الغلط : یہ وہ بدل ہے کہ غلط لفظ نکل جانے کے بعد اس کو ذکر کیا گیا ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (گزرا میں ایک مرد کے پاس، نہیں نہیں

ایک گدھے کے پاس سے) یہاں پہلے سبقتِ لسانی سے رَجُل زبان سے نکل گیا اصلاح اور تدارک کے لئے بعد میں صحیح اور مقصود لفظ حِمَارٍ ذکر کیا گیا۔

ترکیب : جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ ،جَاءَ فعل زَیْدٌ مبدل منہ اَخُوْکَ مضاف با مضاف الیہ بدل، مبدل منہ با بدل فاعل، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ نمبر۱ : اگر مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کی صفت لانا واجب ہے جیسے بِالنَّاصِیَةِ نَا صِیَةٍ کَاذِبَةٍ میں مبدل منہ اَلنَّاصِیَہ معرفہ ہے اور بدل نَاصِیَةٍ نکرہ ہے اس وجہ سے اس کی صفت کَاذِبَةٍ لائی گئی۔

قاعدہ نمبر۲ : اگر مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو جیسے جَاءَ نِیْ اَخٌ لَّکَ زَیْدٌ یا دونوں معرفے اور نکرے ہوں تو صفت لانا واجب نہیں ہے۔

﴿عطف بالحرف کا بیان﴾

تعریف العطف بالحرف : یہ وہ تابع ہے جو کسی حرفِ عطف کے بعد ذکر کیا جائے اور اپنے متبوع کے ساتھ یہ بھی کلام میں نسبت سے مقصود ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس میں زید متبوع ہے واو حرفِ عطف عَمْرٌو اس کا تابع ہے آنے کی نسبت زید کی طرح عمرو کی طرف بھی کرنا مقصود ہے متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف یا عطف بالحرف کہتے ہیں (حروفِ عاطفہ کا بیان عنقریب آئے گا)

ترکیب : جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ،جَاءَ فعل زَیْدٌ معطوف علیہ واو حرفِ عطف عَمْرٌو معطوف، معطوف با معطوف علیہ فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ نمبر۱ : جب معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل ہو اور معطوف علیہ و معطوف میں کوئی فاصل بھی نہ ہو تو ضمیر منفصل کے ساتھ اس کی تاکید کرنا واجب ہے جیسے

ضَرَبْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ ،فاصل کی مثال جیسے ضَرَبْتُ الْیَوْمَ وَزَیْدٌ یہاں اَلْیَوْم فاصل بنا لہٰذا تاکید بالمنفصل ضروری نہ رہی۔

قاعدہ نمبر۲ : جب معطوف علیہ ضمیر مجرور ہو تو معطوف میں حرفِ جر کا اعادہ کرنا واجب ہے جیسے مَرَرْتُ بِکَ وَبِزَیْدٍ میں بَا کا اعادہ کیا گیا۔

﴿عطف بیان﴾

تعریف عطفِ بیان : یہ وہ تابع ہے جو صفت کی طرح ذات متبوع کے کسی معنیٰ کو بیان نہ کرے البتہ اپنے متبوع کے مصداق کو واضح اور روشن کردے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (قسم کھائی اللہ تعالیٰ کی ابوحفص نے جو عمر ہے) اَبُوْحَفْص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے جس کے غیر مشہور ہونے کی وجہ سے محض اَبُوْحَفْص کہنے سے اس کا مصداق واضح نہیں ہوتا اس لئے عمر جو اس سے زیادہ مشہور ہے کو لا کر اس کے مصداق کو واضح کرلیا، کبھی کنیت علَم سے زیادہ مشہور ہوتی ہے تو اس صورت میں کنیت کو عطفِ بیان بنایا جاتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو جبکہ اَبُوْ عَمْرٍو زید سے زیادہ مشہور ہے۔

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ کا واقعہ : یہ ایک اعرابی کے قول کا ایک مصرع ہے اس نے آپ کے پاس شکایت کی میرا سفر دور ہے اور اونٹنی دبلی اور زخم خردہ ہے اور پاؤں میں سوراخ ہے لہٰذا آپ مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمادیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے اور دینے سے انکار کردیا، وہ اعرابی واپس جا کر اپنی اونٹنی کے پیچھے پتھریلی زمین میں جاتا ہوا یہ شعر پڑھ رہا تھا

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ مَا مَسَّھَا مِنْ نَقَبٍ وَلَا دَبَرٍ

اِغْفِرْ لَہُ اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ فَجَرَ

ترجمہ : (ابوحفص عمر نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ اس کو نہ پاؤں کے سوراخ نے چھوا ہے نہ پیٹ کے زخم نے اے اللہ تعالیٰ اگر انہوں نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو، تو ان کو بخش دے)

اتفاق سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا کلام سن لیا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ صَدِّقْ صَدِّقْ یا اللہ تعالیٰ تو اس اعرابی کو سچا کر دے۔

ترکیب : **جَاءَ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو ،جَاءَ فعل زَیْدٌ مبین اَبُوْ عَمْرٍو مضاف با** مضاف الیہ عطفِ بیان، مبین باعطفِ بیان فاعل فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فصلِ دوم در بیان منصرف وغیر منصرف

منصرف اور غیر منصرف کی تعریفیں پہلے گزر چکی ہیں، حاصل یہ کہ اسم کی دو قسمیں ہیں، متمکن وغیر متمکن، اسمِ غیر متمکن مبنی ہے اس پر اعراب جاری نہیں ہوتا اور اسمِ متمکن معرب ہے اس پر اعراب جاری ہوتا ہے، تلاش سے اسمِ متمکن کی دو قسمیں نظر آئیں بعض وہ ہیں جن پر ضمہ، فتحہ، کسرہ تینوں حرکتوں کے ساتھ اعراب جاری ہے اور ان پر تنوین بھی آسکتی ہے اور بعض وہ ہیں جن پر کسرہ اور تنوین دونوں نہیں آتے۔

اسمِ متمکن کی پہلی قسم کو متمکن اَمْکَنْ اور منصرف کہتے ہیں اور قسمِ دوم کو متمکن غیر اَمْکَنْ اور غیر منصرف کہتے ہیں۔

اسمِ متمکن پر اعراب بالکسرہ اور تنوین کی رکاوٹ کی وجوہ کو اسبابِ منع صرف کہتے ہیں، اسبابِ منع صرف کی تعداد میں نحاۃ کی رائے مختلف ہے۔ سب سے اچھی اور مشہور بات یہ ہے کہ اسبابِ منع صرف نو ہیں۔

کلامِ عرب میں غور کرنے سے منصرف وغیر منصرف کا ضابطہ یہ معلوم ہوا ہے کہ جس

اسمِ متمکن میں دو اسباب یا ایک سبب جو قائم مقام دو کے ہوں وہ پائے جائیں یہ غیر منصرف ہے ورنہ منصرف، ان نو میں سے تانیث، الف مقصورہ وممدودہ اور جمع منتہی الجموع ہو ایک قائم مقام دو سبب کے ہیں۔

تنبیہ : اسبابِ منع صرف کی تعریفات وشرائط تاثیر بڑی کتابوں میں ملاحظہ ہو۔

﴿فصل سوم در حروفِ غیر عاملہ﴾

حرفِ غیر عاملہ کا بیان : وہ حروف جو رفع یا نصب یا جر یا جزم دینے کا عمل نہیں کرتے ان کو حرفِ غیر عاملہ کہتے ہیں، اس فصل میں مصنف ایسے حروف کی سولہ قسمیں ذکر کی ہیں۔

(۱) حروفِ تنبیہ : لغت میں تنبیہ کا معنی ہے کسی کو آگاہ، اور بیدار کرنا اور اصطلاح میں حروفِ تنبیہ ان حروف کو کہتے ہیں جو جملہ اسمیہ یا فعلیہ کے شروع میں اس غرض کے لئے لائے جاتے ہیں تاکہ سامع سے غفلت دور کر کے اس کو کلام کی طرف متوجہ کیا جائے۔

حروفِ تنبیہ کی تعداد : یہ تین حروف ہیں اَلَا، اَمَا، هَا ان کا اردو میں ترجمہ مختلف لفظوں میں سے ہوسکتا ہے مثلاً خبردار، آگاہ رہو، سنو جیسے اَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ (خبردار! زید کھڑا ہے)، اَمَا لَا تَفْعَلُ (خبردار! یہ کام مت کر)، هَا زَيْدٌ عَالِمٌ (سنو! زید عالم ہے)

قاعدہ : اَلَا، اَمَا ہمیشہ جملے پر داخل ہوتے ہیں مفرد پر داخل نہیں ہوتے اور لفظ هَا جملہ اور مفرد دونوں پر داخل ہوسکتا ہے، جملہ کی مثال اوپر مذکور ہے اور مفرد کی مثال جیسے هٰذا هٰؤلاءِ

ترکیب : اَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ، اَلَا حرفِ تنبیہ غیر عاملہ لا محل لها من

الاعراب زَیْدٌ مبتداء قَائِمٌ خبر مبتداء باخبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۲) حروفِ ایجاب : ایجاب بابِ اِفْعَال کا مصدر ہے اسکا معنی ہے کسی چیز کو ثابت کرنا، حروفِ ایجاب جو کسی چیز کی تقریر واثبات کے لئے وضع کیا جائے یہ حروف چھ ہیں۔

(۱) نَعَمْ (۲) بَلٰی (۳) اَجَلْ

(۴) اِیْ (۵) جَیْرِ (۶) اِنَّ

تفصیل نَـعَـمْ : یہ پہلے کلام کے مضمون کو برقرار رکھنے کے لئے آتا ہے خواہ کلامِ اوّل خبر ہو، خواہ انشاء ہو، مثبت ہو یا منفی، مثبت کی مثال جیسے اَجَـاءَ زَیْـدٌ(کیا زید آیا) اسکے جواب میں اگر نَـعَمْ کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہاں !واقعی زید آیا ہے، نفی کی مثال جیسے اَمَـا جَاءَ زَیْدٌ(کیا زید نہیں آیا) اسکے جواب میں نَـعَمْ کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاں !واقعی زید نہیں آیا۔

تفصیل بَـلٰـی : یہ کلامِ منفی کے جواب میں اس کی نفی کو توڑ کر اس کو اثبات بنانے کے لئے آتا ہے جیسے مَـا قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں بَلٰی کا مطلب یہ ہوگا کیوں نہیں زید کھڑا ہوا ہے اَلَسْـتُ بِـرَبِـکُمْ(کیا میں تمھارا رب نہیں ہوا) جواب میں بلٰی کا معنی ہے کیوں نہیں، آپ ہمارے رب ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ۔

تفصیلِ اَجَـلْ : (بفتح وجیم وسکون لام)جَیْـرِ (بفتح جیم وسکون یا وکسرہ راء)،اِنَّ (بکسر ہمزہ ونون مشدّدہ مفتوحہ) یہ تینوں (بَـلٰی،اَجَل،جَیرِ) نَعَمْ کی طرح پہلی خبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں خواہ وہ مثبت ہوں خواہ منفی ہوں اور ان تینوں کے ساتھ قسم کا ہونا ضروری نہیں جیسے قَـدْ جَـاءَ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَل یا جَیرِ یا اِنَّ کہنے کا مطلب ہوگا، ہاں واقعی زید آیا اور مَا جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَلْ وغیرہ کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاں یعنی زید نہیں آیا۔

تفصیل اِیْ : بکسر ہمزہ وسکون یاء، یہ کلام سابق کے اثبات کے جواب میں قسم کے ساتھ مل کر آتے ہیں جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ (کیا زید آیا) اگر اسکا جواب اِیْ وَاللّٰہِ سے دیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم زید آیا ہے۔

نَعَمْ اور اِیْ میں فرق : دونوں میں ایک فرق یہ ہے کہ اِیْ صرف استفہام کے جواب میں آتا ہے اور نَعَمْ خبر واستفہام دونوں کے جواب میں آسکتا ہے اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اِیْ کے ساتھ قسم ضرور استعمال ہوتی اور نَعَمْ کے ساتھ قسم کا ہونا ضروری نہیں۔

(۳) حروفِ تفسیر : حرفِ تفسیر اس حرف کو کہتے ہیں جو ایسے کلام کے شروع میں آئے جو کسی ابہام کو دور کرے یا کسی اجمال کی وضاحت کرے۔

حروفِ تفسیر کی تعداد : ایسے حروف دو ہیں۔

(۱) اَیْ : یہ ہر مبہم شے کی تفصیل کے لئے استعمال ہوسکتا ہے خواہ مفرد ہو جیسے جَائَنِیْ اَبُوْ التُّرَابَ اَیْ عَلِیٌّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواہ جملہ ہو، جیسے قُطِعَ رِزْقُہٗ اَیْ مَاتَ۔

(۲) اَنْ : یہ ایسے فعل کی تفسیر کے موقع پر استعمال ہوتا ہے جس میں قول کا معنی ہو جیسے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّااِبْرَاھِیْم یہاں نَادَیْنَا میں قُلْنَا کا معنی ہے اس کے بعد اَنْ تفسیر یہ لایا گیا ہے ترجمہ ہے ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم، اَنْ بتاتا ہے کہ ہم نے یا ابراہیم کہہ کر اسکو ندا دی ہے۔

تنبیہ : اَنْ معنی قول کی تفسیر کے لئے تو آتا ہے خود قول کی تفسیر کے لئے نہیں آتا۔

(۴) حروفِ مصدریہ : یہ وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں۔ حروفِ مصدریہ کی تعداد : یہ تین حروف ہیں۔

(۱) مَا (۲) اَنْ (۳) اَنَّ

استعمال مَـا اور اَنْ : یہ فعل پر داخل ہوکر اس کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں جیسے ضَـاقَـتْ عَـلَيْهِـمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہاں مَا نے رَحُبَت فعلِ ماضی کو مصدر کی تاویل میں کر کے باجارہ کا مجرور بنایا جیسے مطلب یہ ہے بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِهَا.

تنبیہ : اسکا ترجمہ اردو میں دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) فعل کو مصدر کے معنی میں کر کے جیسے مثال مذکور میں ترجمہ ہوگا (تنگ ہوگئی ان پر زمین باوجود اس زمین کی کشادگی کے)

(۲) فعل کا ترجمہ بدستور فعل والا رہے البتہ مَا مصدریہ کا ترجمہ کہ سے کیا جائے جیسے مثال مذکور میں ترجمہ ہوگا (تنگ ہوگئی زمین ان پر باوجود اس بات کے کہ وہ کشادہ تھی)

اَنْ مصدریہ کی مثال جیسے اَعْـجَبَـنِـیْ اَنْ تَضْرِبَ اَیْ ضَرْبُکَ تعجب میں ڈالا مجھ کو تیرے مارنے نے۔

استعمال اَنَّ: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اسکو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنَّ زَيْدًا فَاضِلٌ اَیْ فَضْلُ زَيْدٍ (تعجب میں ڈالا مجھ کو زید کی فضیلت نے)

(۵) حروفِ تحضیض : یہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو کسی گزشتہ بات پر ملامت و توبیخ یا آئندہ بات کی ترغیب و تشویق کے لئے جملوں کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔

حروفِ تحضیض کی تعداد : یہ چار حروف ہیں۔

(۱) اَلَّا (۲) هَلَّا (۳) لَوْمَا (۴) لَوْلَا

ان حروف کا استعمال جب ماضی میں ہو تو گزشتہ کسی کام کے نہ کرنے پر ندامت دلانے اور توبیخ کے لئے آتے ہیں اس وجہ سے ان کو حروفِ تندیم کہتے ہیں جیسے هَلَّا اَكْـرَمْـتَ زَيْدًا (تو نے زید کی عزت کیوں نہیں کی) اور فعلِ مضارع مستعمل ہو تو مقصد

آئندہ اسی کام کے کرنے پر ابھارنا اور اس کا شوق دلانا ہوتا ہے جیسے هَلَّا تَقْرَءُ (تو کیوں نہیں پڑھتا)۔

(۶) حرفِ توقع : یہ صرف قَدْ ہے یہ جب ماضی پر داخل ہو جائے تو ماضی کو زمانہ حال کے قریب کرنے کے ساتھ ساتھ تحقیق مضمون پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ (تحقیق زید نے مارا ہے)۔ اور جب مضارع پر داخل ہو جائے تو عام طور پر تقلیل کے لئے ہوتا ہے جیسے اَلْجَوَادُ قَدْ يَبْخَلُ (سخی بھی کبھی بخل کرتا ہے) اور کبھی تحقیق کے لئے آتا ہے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ (تحقیق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں)۔

(۷) حروفِ استفہام : حروفِ استفہام ان حروف کو کہتے ہیں جو کسی بات کے پوچھنے کے لئے جملے کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔

حروفِ استفہام کی تعداد : ایسے حروف تین ہیں۔

(۱) مَا (۲) همزه (۳) هَلْ

ان کا حکم : یہ حروف جملہ کے شروع میں آتے ہیں ان کے آنے سے جملہ انشائیہ بن جائے گا اور کبھی یہ حروف زجر اور توبیخ کے لئے بھی آتے ہیں۔

(۸) حروفِ ردع : حروفِ ردع اس حرف کو کہتے ہیں جو سامع کو دھمکانے یا کسی بات سے روکنے کے لئے استعمال ہو۔ حرفِ ردع صرف ایک كَلَّا ہے جیسے زَيْدٌ يُبْغِضُكَ (زید تیرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے) کے جواب میں کہا جاتا ہے كَلَّا (ہرگز نہیں)۔

تنبیہ : كَلَّا کبھی حَقًّا کے معنی میں بھی ہوتا ہے یعنی مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ اس کا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ یقیناً یہ لوگ عنقریب جان لیں گے۔

(۹) تنوین : تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کسی کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے بعد پڑھنے میں آتا ہے اور تاکید کے لئے نہیں ہوتا اور لکھنے میں دوزبر، دوزیر یا دوپیش کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے (یعنی اگر آخری حرف مفتوح ہو تو دوزبر اور مضموم ہو تو دوپیش اور مکسور ہو تو دوزیر کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے) زَیْدٌ تلفظ کے اعتبار سے زَیْدُنْ ہے، زَیْدًا تلفظ کے لحاظ سے زَیْدَنْ ہے اور زَیْدٍ تلفظ کے لحاظ سے زَیْدِنْ ہے۔

تنبیہ : آخر میں زبر ہونے کی صورت میں دوزبر کے ساتھ الف بھی لکھا جاتا ہے جیسے زَیْدًا۔

اقسامِ تنوین : نونِ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) تنوینِ تمکن (۲) تنوینِ تنکیر

(۳) تنوینِ عوض (۴) تنوینِ مقابلہ

(۵) تنوینِ ترنم

ان میں پہلی چار قسمیں اسم کا خاصہ ہیں اور تنوینِ ترنم اسم، فعل اور حرف سب پر آسکتی ہیں۔

تعریفِ تنوینِ تمکن : یہ وہ تنوین ہے جو اسمِ معرب کے آخر میں، اسکا منصرف ہونا ظاہر کرنے کے لئے لائی گئی ہو جیسے زَیْدٌ میں اس کو تنوینِ تمکن اس وجہ سے کہتے ہیں کہ تمکن کا معنیٰ ہے کسی جگہ پختہ ہونا اور جم جانا یہ تنوین بتاتی ہیکہ یہ اسم بابِ اسمیت میں خوب پختہ ہے نہ حرف کی مشابہت سے مبنی ہوا نہ اسبابِ منع صرف سے غیر منصرف، اس کو تمکن بھی کہتے ہیں۔

تعریفِ تنوینِ تنکیر : یہ وہ تنوین ہے جو بعض مبہمات کے آخر میں حالتِ تنکیر میں تنکیر پر دلالت کرنے کے لئے لگائی جائے، یہ تنوین تین قسم کے اسماءِ مبینہ کے آخر میں

لگائی جاسکتی ہے۔

(۱) وہ عَلَم جس کے آخر میں ''وَیْہ'' جیسے سیبو یہ

(۲) اسمِ فعل

(۳) اسمِ صوت

قسمِ اول کے آخر میں اس کا لگنا قیاسی ہے اور اسمِ فعل و اسمِ صوت کے آخر میں لگنا سماعی ہے یعنی جس کے آخر میں اس تنوین کا لگنا اہلِ عرب سے ثابت ہوگا صرف وہیں لگا سکتے ہیں۔

تنوینِ تنکیر کا مقصد :اس کا مقصد معرفہ اور نکرہ میں فرق کرنا ہے معرفہ میں تنوین نہ لگے گی اگر نکرہ ہو تو لگے گی جیسے سیبو یہ بغیر تنوین کے معرفہ ہے اس سے مراد معین آدمی ہے اور اگر سیبو یہ نام کا کوئی سا آدمی مراد ہو تو سیبو یہ تنوین کے ساتھ ہوگا اسی طرح صَـــهْ اسمِ فعل بغیر تنوین معرفہ ہے بمعنی تو اس معین وقت میں چپ رہ اور تنوین کے ساتھ نکرہ ہے، تو کسی غیر معین وقت میں چپ رہ۔

تعریف تنوینِ عوض : یہ وہ تنوین ہے جو کسی لفظ کے گرنے کے بعد اسکی جگہ لگائی جائے۔

تنوینِ عوض کی قسمیں :اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ تنوین جو کسی جملہ کے عوض اس ظرفیہ کے آخر لگتی ہے جیسے حِیْنَئِذٍ اصل میں حِیْـنَ اِذْ کَـــانَ کَـذَا (یعنی کوئی جملہ حسبِ مقام) تھا اِذْ مضاف ہے اور اگلا جملہ اسکا مضاف الیہ، مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لگا دی گئی۔

(۲) وہ تنوینِ عوض جو کسی اسم کے بدلے میں ہو جیسے یہ لفظ کُـــلٌّ کے آخر میں لگتی ہے اس کے مضاف الیہ کے عوض میں جیسے کُلٌّ قَائِمٌ اَیْ کُلُّ اِنْسَانٍ قَائِمٌ.

(۳) وہ تنوینِ عوض جو کسی حرف کے عوض میں لگے جیسے جَوَادٍ کے اس کے آخر میں یہ تنوین یائے محذوف کے عوض میں ہے۔

تعریفِ تنوین مقابلہ: یہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں لگتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ میں (اس کو تنوینِ مقابلہ اس لئے کہتے ہیں اس لئے کہ یہ مُسْلِمُوْنَ کے نون کے مقابلے میں آتی ہے) مُسْلِمَاتٌ میں الف علامت جمع ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ میں نون علامت ہے اور تا نیث کی ہے تو مُسْلِمَات میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مُسْلِمُوْن کے واو کے مقابلے میں ہو اس لئے مُسْلِمَاتٌ کے آخر میں تنوین لگا دی گئی بمقابلہ نون مُسْلِمُوْن۔

تعریف تنوینِ ترنم: ترنم بابِ تَفَعُّل کے مصدر ہے اس کا معنی ہے گانا اور آواز کرنا اور اصطلاح میں یہ وہ تنوین ہے جو شعروں کے آخر میں تحسین صوت کے لئے آئے جیسے درج ذیل شعر میں۔

اَقِلِّیْ اللَّوْمَ عَاذِلَ وَ الْعِتَابَنْ
وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

ترجمہ: کم کردے ملامت اور عتاب کو اے ملامت کرنے والی اور اگر میں درست کام کروں تو (ایسے وقت تو) تو کہہ کہ تحقیق اس نے درست کام کیا۔

ترکیب: اَقِلِّیْ بابِ افعال سے اَمر حاضر معلوم کا صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل با فاعل اس میں ی ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مؤنث مخاطبہ اسکا فاعل اَللَّوْمَ معطوف علیہ واو حرفِ عطف العتاب معطوف اس میں تنوین بصورتِ ترنم معطوف علیہ اور معطوف ملکر مفعول بہ۔ فعل با فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ معطوف علیہا ہوا۔

عَاذِل منادیٰ مَرَخَّم برائے حرفِ نداء محذوف اصل یا عَاذِلَۃُ ہے یا حرفِ نداء قائم مقام اُدْعُوْا، اُدْعُوْ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ انا اس کا فاعل عَاذِلَۃُ منادیٰ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ ہو کر نداء، واو عاطفہ قُوْلِیْ فعل اس میں یاء ضمیر فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ قول اِنْ حرفِ شرط اَصَبْتُ فعل تُ ضمیر اسکا فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ بن کر شرط لَقَدْ حرفِ تحقیق اَصَابَ فعل اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار معبر بہ ھو اس کا فاعل اس میں تنوین بصورتِ نون برائے ترنم فعل با فاعل جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ جملہ معطوف علیہا با جملہ معطوف جوابِ نداء، نداء با جوابِ نداء جملہ انشائیہ ندائیہ۔

تنبیہ : یہاں العتاب اسم میں اور اَصَابِن فعلِ ماضی میں نون تنوینِ ترنم ہے۔

(۱۰) نونِ تاکید : وہ نون ہے جو مضارع، امر، نہی کے آخر میں لگتا ہے جملہ کے مضمون کو مؤکد کرنے کے لئے، اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ثقیلہ (۲) خفیفہ

ثقیلہ سے مراد مشدّدہ ہے جیسے لَیَضْرِبَنَّ اور خفیفہ سے مراد ساکنہ ہے جیسے لَیَضْرِبَنْ

(۱۱) حرفِ زیادت : حرفِ زیادت اس حرف کو کہتے ہیں جس کے گرانے سے کلام کے اصلی معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

تنبیہ : زائد ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بے فائدہ ہو اگرچہ اصلی معنی کے لحاظ کرنے میں اسکا دخل نہ ہو پھر بھی ان کے لانے میں لفظی یا معنوی فوائد ضرور ہوتے ہیں جیسے تحسینِ کلام، وزن اور سجع کا درست ہونا، تاکید وغیرہ۔

حروفِ زیادت کی تعداد : مصنفؒ نے آٹھ ذکر کی ہیں۔

(۱) اِنْ (۲) اَنْ (۳) مَا (۴) لَا
(۵) مِنْ (۶) کَاف (۵) بَا (۶) لَام

ان آٹھوں کے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کبھی زائد ہو کر بھی استعمال ہوتے ہیں یہ مطلب نہیں کہ ہمیشہ زائد ہوتے ہیں۔

ان کی تفصیل :

اِنْ : یہ عام طور پر مَا نافیہ کے ساتھ زائد ہو کر آتا ہے اور مَا کی نفی کی تاکید کرتا ہے جیسے مَا اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا میں نے زید کو نہیں دیکھا۔

اَنْ : یہ اکثر لَمَّا شرطیہ کے ساتھ آتا ہے جیسے فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (جب خوشخبری دینے والا آیا)

مَا : یہ اِذَا ،مَتٰی ،اَیٌّ ،اَیْنَ ،اِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے بشرطیکہ یہ سب شرطیہ ہوں جیسے مَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ ،اَیْنَ مَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ ،اِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا (یہاں اِمَّا اصل میں اِنْ مَا تھا) اِنْ شرطیہ کے نون کو میم کر کے مَا کے میم میں مدغم کیا اِمَّا بنا۔

لَا : لا زائدہ عام طور پر واو عاطفہ کے بعد اور اُقْسِمُ مضارع سے پہلے آتا ہے جیسے مَا عِنْدِیْ دِرْهَمٌ وَلَا دِیْنَارٌ ،لَا دِیْنَارٌ میں لَا زائدہ ہے مَا کی نفی کی تاکید کرتا ہے اور جیسے لَا اُقْسِمُ میں لَا زائدہ ہے اس کا ترجمہ ہے میں قسم کھاتا ہوں۔

مِنْ، کَاف ،بَا ،لَام : یہ چار حروف ہیں، زائد ہونے کی صورت میں بھی اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں ان حروف کے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اصل مقصود متکلم کے ادا کرنے میں ان کا کوئی دخل نہیں تحسینِ کلام یا کسی دوسرے نکتے کے لئے لائے گئے ہیں۔

تنبیہ : ان کو حروفِ غیر عاملہ میں داخل کرنا محل اشکال ہے کیونکہ یہ زائد ہونے کے باوجود اپنے مدخول میں عمل کر کے جر دیتے ہیں۔

(۱۲) حروفِ شرط : حروفِ غیر عاملہ کی بارھویں قسم میں مصنفؒ نے دو حروفِ شرط ذکر کئے ہیں ایک اَمَّا دوسرا لَوْ.

﴿لفظِ اَمَّا کی ضروری بحث و تفصیل﴾

اَمَّا کے متعلق ضروری باتیں چند فوائد میں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ نمبرا : اَمَّا، مَھْمَا اور اس کی شرط کے قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے جیسے اَمَّا زَیْدٌ فَذَاھِبٌ، مَھْمَا یَکُنْ مِنْ شَیْئٍ فَزَیْدٌ ذَاھِبٌ کے قائم مقام ہے یعنی جو معنی مَھْمَا یَکُنْ مِنْ شَیْئٍ ادا کرتا ہے وہی معنی اَمَّا زَیْدٌ فَذَاھِبٌ ادا کرتا ہے مَھْمَا اسمِ شرط ہے یَکُنْ مِنْ شَیْئٍ اسکی شرط ہے اور فَزَیْدٌ ذَاھِبٌ جزاء ہے، کلمہ شرط اور شرط دونوں کی جگہ اَمَّا رکھدیا ہے اَمَّا زَیْدٌ فَذَاھِبٌ ہوگا اَمَّا میں شرط کا معنی اور فا جزائیہ ہے ان دونوں کا اقتران مناسب نہیں سمجھا جاتا ہے اس لئے حرفِ شرط اور فاء جزائیہ میں فصل کرنے کے لئے فاء کو زید کے بجائے ذَاھِبٌ پر داخل کر کے اَمَّا زَیْدٌ فَذَاھِبٌ بنایا۔

فائدہ نمبر۲ :اَمَّا میں چونکہ شرط کا معنی ہے اس لئے اس کے بعد فصل کے ساتھ فاء کا آنا ضروری ہے جیسے کہ پہلے فائدہ میں گزرا، کبھی فاء کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جبکہ یہ فاء مادہ قول کے کسی مشتق پر داخل ہو جب قول کو حذف کر دیا جائے گا تو ساتھ ہی فاء کو بھی گرا دیا جائے گا جیسے قرآنِ پاک میں ہے۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ، اصل عبارت یوں تھی فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَیُقَالُ لَھُمْ اَکَفَرْتُمْ (لیکن وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہونگے ان کو کہہ دیا جائے گا کیا تم نے کفر کیا تھا) یُقَالُ لَھُمْ کو حذف کر دیا گیا اس کے ساتھ ہی فاء کو گرا دیا گیا ایسے ہی فاء کا حذف واجب ہے صورتِ مذکورہ کے علاوہ یا تو ضرورتِ شعری کی وجہ سے حذف کیا جائے گا یا نثر میں یا نادر طور پر، نثر

میں بطورِ ندرت حذف فاء کی مثال حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اَمَّا بَعْدُمَا بَالُ الرِّجَالِ اصل میں تھا اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الرِّجَالِ .

فائدہ نمبر۳ : اَمَّا تین غرض کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) تفصیل کے لئے

(۲) فصلِ الخطاب کے لئے

(۳) محض تاکید کے لئے

غرضِ اول کی وضاحت : اَمَّا زیادہ تر پہلے مجمل مضمون کی تفصیل کے لئے آتا ہے اس معنی میں زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے مصنفؒ نے اس کا صرف یہی معنی ذکر کیا ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيْد (ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت) اس کلام میں شَقِيٌّ اور سَعِيْدٌ کے انجام کی تفصیل نہیں ہے اس کے بعد اَمَّا لاکر تفصیل کی گئی فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْ فَفِي النَّارِ ، یہ شقی کے انجام کی تفصیل ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْ فَفِي الْجَنَّة اس میں سعید کے انجام کی تفصیل ہے۔ دونوں جملوں میں فِي النَّارِ اور فِي اَلْجَنَّة مبتداء محذوف کی خبریں ہیں، تقدیری عبارت یوں ہوگی فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَهُمْ كَائِنُوْنَ فِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَهُمْ كَائِنُوْنَ فِي اَلْجَنَّة (لیکن وہ لوگ جو بد بخت ہوئے سو وہ جہنم میں ہونگے اور وہ لوگ جو نیک بخت ہوئے سو وہ جنت میں ہونگے)

غرضِ ثانی : اَمَّا کبھی فَصل الخطاب کے لئے آتا ہے، فَصل کا معنی ہے جُدا کرنا اور خطاب کا معنی ہے کلام یعنی کلام کی دونوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے آتا ہے یعنی یہ بتاتا ہے کہ ایک قسم کا کلام ختم ہوا، دوسرے قسم کے کلام کا آغاز ہو رہا ہے۔ جیسے خطبہ کے ختم ہونے کے بعد اَمَّا بَعْدُ کہا جاتا ہے یہ اَمَّا فصل الخطاب کے لئے ہوتا ہے حمد وصلوٰۃ ایک

قسم کا کلام ہے اس کے بعد دوسری قسم کا کلام شروع ہو رہا ہے فرق کے لئے درمیان میں اَمَّا لے آتے ہیں۔

غرضِ ثالث : اَمَّا کبھی محض تاکید کے لئے آتا ہے، محض کا لفظ اس لئے بڑھایا گیا ہے تاکہ اس طرف اشارہ ہو جائے کہ پہلی دونوں قسموں میں بھی اَمَّا تاکید کا معنی دیتا ہے کبھی وہاں امَّا لانے سے غرض صرف تاکید کلام ہی نہیں بلکہ تفصیل یا فصل الخطاب اصل مقصود ہے تیسری قسم کا امَّا وہ ہے جس میں نہ تفصیل کا معنی ہے نہ فصل الخطاب کا صرف تاکید کے لئے لایا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ ذَاهِبٌ، جب تاکید کرنی ہو تو کہا جائے گا امَّا زَیْدٌ فَذَاهِبٌ یعنی زید بہر حال جانے والا ہے اب وہ جانے کا عزم کر ہی چکا ہے زَیْدٌ ذَاهِبٌ میں یہ تاکید نہ تھی بلکہ اس میں صرف جانے کی خبر تھی امَّا کی مفید تاکید ہونے کی وجہ یہ ہے کہ امَّا زَیْدٌ فَذَاهِبٌ کا معنی ہے مَهْمَا یَکُنْ مِنْ شَئٍ فَزَیْدٌ ذَاهِبٌ، یَکُنْ مِنْ شَئٍ میں یَکُنْ تامہ ہے مِنْ شَئٍ مَهْمَا کا بیان ہے مقصد یہ بتاتا ہے کہ مَهْمَا اپنے عموم پر باقی ہے اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے، مطلب یہ ہوا کہ مَهْمَا وُجِدَ شَئٌ مَا فَزَیْدٌ ذَاهِبٌ جزاء کا مضمون معلق ہوتا ہے شرط کے ساتھ لہٰذا ذهَاب زید معلق ہوا کسی شے کے وجود کے ساتھ، کسی شے کا وجود تو ہر وقت یقینی ہے اور یقینی کے ساتھ جو چیز معلق ہو وہ یقینی ہوگی، مختصر یہ کہ ذهَاب زید کو ایک امر یقینی کے ساتھ معلق کر کے یہ بتایا گیا کہ اس کا جانا یقینی اور جزمی ہے، اب یہ رکے گا نہیں، زَیْدٌ ذَاهِبٌ اس معنی سے خالی تھا۔

لَوْ کی تفصیل

لَوْ عربی زبان میں چھ معنی کے لئے آتا ہے جن میں سے ایک شرط کا معنی ہے مصنفؒ نے اس جگہ صرف اسی کو ذکر کیا ہے۔

(۱) لَو غرض کے لئے استعمال ہوتا ہے غرض کا معنی ہے نرمی سے کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا جیسے لَوتنزِ عِندَنا فَتُصِیبَ خیرًا.

(۲) تقلیل کے لئے جیسے تَصَدَّقُوا وَلَوْ بظفٍ محُرَقٍ (صدقہ کرو اگر چہ)

(۳) تمنی کے لئے لَوْ تَأتِینَا فَتُحَدِّثَنَا (بہت اچھا ہوتا کہ تو ہمارے پاس آتا پھر ہم سے باتیں کرتا یعنی کاش! کہ ایسا ہوتا) اور جیسے قرآنِ کریم میں ہے کہ وَلَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً (کاش! ہمارے لئے واپسی ہوتی)

(۴) مصدریہ یعنی بعد والے فعل کا مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے لیکن یہ لفظ ان کی واجب فعل کو نصب نہیں دیتا لَوْ مصدریہ اکثر وَدَّ یا لَوَدَّ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے قرآنِ کریم میں ہے وَدُّوْ لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْن (انھوں نے آرزو کی کہ تم ڈھیلے ہو جاؤ پھر وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں گے) یہاں لَو مصدریہ ہے مابعد کو مصدر کے معنی میں کر کے وَدُّوْ کا مفعول بہ بناتا ہے اور جیسے قرآنِ کریم میں ہے یَوَدُّوْ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ الایة (ان میں سے ہر ایک تمنا کرتا ہے عمر دیئے جانے کی)

(۵) لو تخصیص کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے لَوْلَا کی طرح جیسے لَوْ تَأمُرُ فَتُطَاع (آپ حکم کیوں نہیں کرتے کہ آپ کی اطاعت کی جائے)

(۶) لَو شرط کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور یہی اس کا اکثر استعمال ہے متن میں یہی استعمال مذکور ہے۔

لَو شرطیہ کی قسمیں

لَو شرطیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کبھی لَو شرطیہ ترتیب خارجی کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی اس بات پر

دلالت کرتا ہے کہ خارج میں جزاء منتفی ہے اس کے خارج میں نہ پائے جانے کی علت خارج میں شرط کا منتفی ہونا ہے یعنی انتفائے اول (شرط) انتفائے ثانی جزء کی علت ہے جیسے لَوْ جِئْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُکَ (اگر تو میرے پاس آتا البتہ میں تیرا اعزاز کرتا) مطلب یہ ہے کہ تیرا نہ آنا تیرا اعزاز نہ ہونے کی علت سبب ہے۔

(۲) کبھی لَوْ شرطیہ استدلالِ عقلی کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ جزاء کا نہ ہونا معلوم ہو شرط کا نہ ہونا معلوم نہ ہو اس صورت میں معلوم سے مجہول پر استدلال کرنے کے لئے لَوْ کو استعمال کرتے ہیں جیسے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر ہوتے زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود تو البتہ دونوں تباہ ہو جاتے) آسمان و زمین کا تباہ نہ ہونا بلکہ اس نظام کا بدستور قائم ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کئی معبود نہیں ہیں یعنی انتفائے ثانی (جزاء) دلیل ہے انتفائے اول (شرط) کی۔

تنبیہ : یہاں متن میں مصنفؒ سے تسامح ہوا ہے معنی تو لَوْ کا پہلی قسم والا کیا ہے اور مثال قسمِ ثانی کی دی ہے

(۱۳) لَوْلَا : یہ بھی حرفِ شرط ہے اسکا استعمال انتفائے ثانی بسببِ وجوب اول کے لئے ہوتا ہے یعنی چونکہ شرط پائی جاتی ہے اس لئے جزاء منتفی ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ (اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نہ ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہلاک ہو جاتے) چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہلاکت سے بچ گئے۔

اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ایک حاملہ عورت کو جس سے زنا کیا گیا تھا رجم کا حکم دیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حاملہ عورت کا

رجم اس کے وضع حمل کے بعد ہوتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے یہی جملہ نکلا **لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ**.

تنبیہ : **لَوْلَا** تخصیص کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کا ذکر حروفِ تخصیص میں گزرا۔

(۱۴) لامِ مفتوحہ : یہ لام معنی جملہ کی تاکید کے لئے آتا ہے اسم وفعل دونوں پر داخل ہوسکتا ہے اس کو ابتداء بھی کہتے ہیں جیسے **لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو** (البتہ زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے) اور جیسے **اِنَّ رَبَّکَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ** (بے شک آپ کا رب البتہ فیصلہ کرے گا ان کے درمیان)۔

مَا : یہ مادام کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس مَا کو حینیہ مصدریہ یا حینیہ یا ظرفیہ مصدریہ کہتے ہیں جیسے **اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ اَیْ اَقُوْمُ وَقْتَ دَوَامِ جلوس الْاَمِيْرِ** (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا رہے گا)

مَا کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اسمیہ (۲) حرفیہ

اسمیہ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) موصولہ (۲) موصوفہ (۳) شرط (۴) استفہام

مَا حرفیہ بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) نافیہ (۲) زائدہ (۳) مصدریہ (۴) کافہ

(۵) **مَا بمعنی مادام** یہ مصدریہ کے علاوہ ہے اس لئے مَا بمعنی مادام میں ظرف کا معنی ہوتا ہے اور مصدریہ محض میں ظرفیت کا معنی نہیں ہوتا۔

(۱۶) حروفِ عطف : حروفِ عطف دس ہیں۔

(۱) واو (۲) فَا (۳) ثُمَّ (۴) حَتّٰی

(۵) اِمَّا (۶) اَوْ (۷) اَمْ (۸) لَا

(۹) بَلْ (۱۰) لٰكِنْ

یہ حروف اپنے مابعد کو ماقبل کے صرف لفظی یا لفظی اور معنوی دونوں حکموں میں جمع کر دیتے ہیں، ہر ایک کی ضروری تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) واو : یہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایک حکم میں مطلق جمع کرتی ہے خواہ ان میں ترتیب ہو یا نہ ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس کا معنی ہے کہ دونوں آئے، خواہ اکٹھا آئے یا ترتیب کے ساتھ۔

(۲) فَا : یہ ترتیب بلا فصل پر دلالت کرتا ہے جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو (آیا زید پس عمر) یعنی زید کے فوراً بعد عمر آیا)

(۳) ثُمَّ : یہ ترتیب مع الفصل پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ بتاتا ہے کہ پہلے معطوف علیہ حکم لگا کر پھر دیر سے معطوف پر حکم لگایا گیا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو (آیا زید پھر عمر) یعنی زید کے کافی دیر بعد عمر آیا)

(۴) حَتّٰی : حَتّٰی کے ساتھ عطف کرنے کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) معطوف معطوف علیہ کا بعض ہو۔

(۲) معطوف زیادہ یا نقصان میں معطوف علیہ کی غایت ہو جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی اَلْاَنْبِیَآءُ اس مثال میں اَنْبِیَآء اَلنَّاس کا بعض ہے اور زیادت کے اعتبار سے النَّاس کا منتہی ہے غایت ہے اور جیسے قَدِمَ اَلْحُجَّاجُ حَتَّی الْمُشَاةُ (آ گئے حاجی یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی آ گئے) یہاں مُشَاةُ حُجَّاج کا بعض ہے۔

(۳) معطوف اس میں ظاہر ہو چنانچہ قَامَ النَّاسُ حَتّٰی اَنَا کہنا درست نہیں۔

(۴) معطوف اسم ہو جملہ یا فعل نہ ہو۔

فائدہ : واو ،فَا ،ثُمَّ ،حَتّٰی چاروں حرف عطف معطوف کو معطوف علیہ کے لفظی حکم یعنی اعراب میں بھی جمع کرتے ہیں اور معنوی حکم میں بھی شریک کرتے ہیں۔

(۵) اَوْ : یہ کئی معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) تخییر کے لئے یعنی یہ بتانے کے لئے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں جس کو چاہو اختیار کرلو جیسے تَزَوَّجْ زَیْنَبَ اَوْ اُخْتَهَا (شادی کرتو زینب سے یا اس کی بہن سے) یعنی دونوں میں سے جس ایک کو چاہو اختیار کرو۔

(۲) اَباحت کے لئے یعنی اس بات پر دلالت کرنے کے لئے کہ معطوف علیہ معطوف دونوں کے اختیار کرنے کی اجازت اور رخصت ہے جیسے جَالِسَ الْعُلَمَآءَ اَوِالزُّهَادَ (ہمنشینی اختیار کر عالموں کی یا زاہدوں کی) دونوں کی اختیار کرنے کی بھی رخصت ہے۔

فائدہ : تخییر واباحت میں فرق یہ ہے کہ تخییر میں دونوں میں سے ایک کو اختیار کیا جاسکتا ہے جمع درست نہیں اباحت میں دونوں کو جمع بھی کیا سکتا ہے۔

(۳) تقسیم کے لئے جیسے اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ اَوْ فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ کلمہ اسم ہے یا فعل ہے یا حرف ہے۔

(۴) ابہام کے لئے یعنی معطوف علیہ یا معطوف میں سے ایک مشق کا علم ہے لیکن کسی غرض سے سامع پر ابہام رکھنا چاہتا ہے ایسے موقع پر اَوْ کو استعمال کرتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو (آیا زید یا عمر) جب کہ خود متکلم کو ایک کا آنا معلوم ہو۔

(۵) شک کے لئے یعنی متکلم کو خود ہی دونوں میں سے ایک کی تعیین میں شک ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو (آیا زید یا عمر) جب کہ اسے خود ہی تردد ہو آیا زید آیا ہے کہ عمر۔

(۶) اِضْـرَاب کے لئے یعنی بَـلْ کے معنی میں معطوف علیہ سے ہٹ کر معطوف پر حکم لگانے کے لئے۔

(۷) واو کے معنی کے لئے جب کے التباس کا خطرہ نہ ہو۔

(۶) اِمَّا : اَمَّا سے پہلے جب اور اِمَّا استعمال ہو تو یہ اَوْ میں ذکر کئے ہوئے پہلے پانچ معنوں کے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔

(۱) تخییر کے لئے آنے کی مثال جیسے خُـذْ مِنْ مَالٍ اِمَّا دِرْهَمًا وَاِمَّا دِيْنَارًا، دوسرا اِمَّا تخییر کے لئے ہے۔

(۲) اباحت کے لئے آنے کی مثال جیسے جَـالِسْ اِمَّا اَلْحَسَنَ وَاِمَّا اِبْنَ سِيْرِيْن.

(۳) تقسیم کے لئے آنے کی مثال جیسے اَلْـكَـلِـمَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اِمَّا اِسْمٌ اِمَّا فِعْلٌ اِمَّا حَرْفٌ.

(۴) ابہام اور شک کے لئے آنے کی مثال جیسے جَـاءَ اِمَّـا زَيْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو.

فائدہ نمبر ۱ : اِمَّـــا کے بارے میں نحویوں کا اختلاف ہے کہ حرفِ عطف ہے یا نہیں، بعض کے نزدیک یہ حرفِ عطف ہے لیکن مختار یہ ہے کہ یہ حرفِ عطف نہیں اگر یہ حرفِ عطف ہوتا تو اس پر واو حرفِ عطف داخل نہ ہوتا اس لئے کہ حرفِ عطف پر حرفِ عطف نہیں آتا ہے اور اسکو حروفِ عاطفہ میں مجازاً اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ یہ کبھی حروفِ عطف والے معنی ادا کرتا ہے۔

فائدہ نمبر ۲ : عام طور پر اِمَّـــا سے پہلے اِمَّـــا لایا جاتا ہے، جیسے کہ اوپر کی مثالوں میں واضح ہے کبھی پہلے اِمَّا کو ذکر نہیں کرتے جیسے زَيْدٌ يَقُوْمُ وَاِمَّا يَقْعُدُ، کبھی صرف پہلے

اِمَّا کو ذکر کرتے ہیں دوسرے کا ذکر نہیں کرتے جبکہ دوسرے کی جگہ کوئی اور لفظ مقصد کا ادا کرنے والا موجود ہو جیسے اِمَّا اَنْ نَتَکَلَّمَ بِخَیْرٍ وَاِلَّا فَاسْکُتْ، اصل میں اِمَّا اَنْ نَتَکَلَّمَ بِخَیْرٍ وَاِمَّا اَنْ تَسْکُتَ تھا۔

(۷) اَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اَمْ متصلہ (۲) اَمْ منقطعہ

(۱) متصلہ: اَمْ متصلہ وہ اَمْ ہے جس سے پہلے ہمزہ تسویہ ہو یا ایسا ہمزہ ہو جو اَیٌّ کی طرح دو چیزوں میں ایک کے تعین طلب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہو، ہمزہ تسویہ کی مثال سَوَاءٌ عَلَیَّ اَقُمْتُ اَمْ قَعَدْتُ (برابر ہے مجھ پر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھوں) یعنی دونوں باتیں میرے لئے برابر ہیں یہاں قُمْتُ سے پہلے ہمزہ تسویہ ہے یہ ہمزہ ایسے جملہ فعلیہ یا اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جو مصدر کے محل اور تاویل میں ہوتا ہے، ایک جملہ ہمزہ کے بعد اَمْ سے پہلے ہوگا اور ایک اَمْ کے بعد دونوں مصدر کے محل میں ہوتے ہیں، مثال مذکور کی تاویل یہ ہوگی سَوَاءٌ عَلَیَّ قِیَامِیْ وَقُعُوْدِیْ، ہمزہ بمعنیٰ اَیٌّ کے بعد آنے والے اَمْ متصلہ کی مثال اَزَیْدٌ عِنْدَکَ عَمْرٌو (کیا زید ہے تیرے پاس یا عمر) سائل کا مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک کی تعیین سے جواب دیا جائے تو یہاں اصل عبارت یوں ہوگی اَیُّهُمَا عِنْدَکَ، کی عبارت ہے۔

(۲) اَمْ منقطعہ: اَمْ منقطعہ وہ اَمْ ہے جس سے پہلے نہ ہمزہ تسویہ ہو نہ ہمزہ بمعنی اَیٌّ، یہ بَلْ کی طرح اضراب کے لئے آتا ہے جیسے اِنَّهَا لَاِبِلٌ اَمْ شَاةٌ اَیْ بَلْ شَاةٌ (بے شک وہ البتہ اونٹ ہے بلکہ وہ بکری)

(۸) لَا: یہ بھی حرفِ عطف ہے اس کے ذریعے عطف عام طور پر درج ذیل صورتوں میں ہوتا ہے۔

(۱) امر کے بعد جیسے اِضْرِبْ زَیْدًا لَا عَمْرًا (مار تو زید کو نہ امر کو)۔

(۲) ندا کے بعد جیسے یَا زَیْدُ لَا عَمْرُ۔

(۳) اثبات کے بعد جیسے جَائَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌ (آیا میرے پاس زید نہ کہ عمر)

(۴) نفی کے بعد لا کے ساتھ عطف کرنا درست نہیں جیسے مَا جَائَنِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌ کہنا درست نہیں۔

تنبیہ : لَا سے عطف کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ معطوف علیہ مفرد ہو جیسے امثلہ مذکورہ میں۔

(۹) لٰکِنَّ : لٰکِنَّ کے ذریعے سے عطف نفی کے بعد کیا جاتا ہے یا نہی کے بعد نفی کی مثال جیسے مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا لٰکِنَّ عَمْرًا (نہیں مارا میں نے زید کو لیکن عمر کو)

تنبیہ : اثبات کے لئے لٰکِنَّ سے عطف کرنا درست نہیں۔

(۱۰) بَلْ : بَلْ کے ساتھ عطف کی کئی صورتیں ہیں کبھی نفی یا نہی کے بعد عطف کیا جاتا ہے، اس صورت میں بَلْ ماقبل کے حکم کی تقریر کر کے اس کی نقیض کو مابعد کے لئے ثابت کرتا ہے جیسے مَا قَامَ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌ (نہیں کھڑا ہوا زید بلکہ عمر) مطلب یہ کہ زید سے قیام منفی ہے عمر کے لئے ثابت ہے، ایسے ہی لَا تَضْرِبْ زَیْدًا بَلْ عَمْرًا میں بَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ کی نہی کو برقرار رکھتے ہوئے ضَرَبَ کے امر کو عمرو کے لئے ثابت کرتا کیا گیا ہے کبھی خبر مثبت اور امر کے بعد بل سے عطف کیا جاتا ہے اس وقت ماقبل سے اِضْرَاب واعراض کر کے حکم کو مابعد کی طرف نقل کرنا مقصود ہوتا ہے، معطوف علیہ گویا مسکوت عنہ ہوتا ہے یعنی ایسا ہوتا ہے گویا اس کے متعلق نفیاً یا ثبوتاً کوئی بات ہوئی ہی نہیں، مابعد کے لئے حکم ثابت ہونا ہوتا ہے، جیسے قَامَ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌ (کھڑا ہوا زید بلکہ عمرو) یعنی عمر کے لئے ثبوت قیام کا حکم ہے، زید کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ایسے اِضْرِبْ

زَیْدًا بَلْ عَمْرًا مارتو زید کو بلکہ عمر کو یعنی زید کے متعلق گویا سکوت ہے اور عمرو کو مارنے کا حکم ہے۔

﴿بحثِ مستثنیٰ﴾

مستثنیٰ کی تعریف: مستثنیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جس کو الفاظِ استثناء کے بعد ذکر کیا جائے ماقبل کے حکم سے نکالنے کے لئے جیسے جَاءَ نِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پھر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ میں دخول اور عدمِ دخول کے اعتبار سے دو قسم پر ہے۔

(۱) متصل (۲) منقطع

(۱) **متصل کی تعریف**: وہ مستثنیٰ ہے جس میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کا جزء اور بعض ہو اور الفاظِ استثناء کے بعد ذکر کیا جائے مستثنیٰ منہ کے متعدد سے نکالنے کے لئے جیسے جَائَنِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) **منقطع کی تعریف**: وہ مستثنیٰ ہے جس میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کا جزء اور بعض نہ ہو اور الفاظِ استثناء کے بعد ذکر کیا جائے مستثنیٰ منہ سے نہ نکالنے کے لئے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اِلَّا حِمَارًا

فائدہ نمبر۱: مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کی ذکر اور عدمِ ذکر کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔

(۱) مفرغ (۲) غیر مفرغ

(۱) **مفرغ کی تعریف**: اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جس کا مستثنیٰ منہ ذکر نہ ہو جیسے مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ

(۲) **غیر مفرغ کی تعریف**: اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جس کا مستثنیٰ منہ ذکر ہو جیسے جَاءَ نِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

فائدہ نمبر۲: کلام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کلامِ موجب (۲) کلامِ غیر موجب

(۱) **کلامِ موجب کی تعریف** : اُس کلام تام کو کہتے ہیں جس میں نہی ،نفی ،استفہام نہ ہو جیسے جَاءَ نِیُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) **کلامِ غیر موجب کی تعریف** : اُس کلام کو کہتے ہیں جو تام ہی نہ ہو یا تام تو ہو لیکن اس میں نہی ،نفی ،استفہام ہو، تام نہ ہونے کی مثال جیسے قُرِءَ اِلَّا یَوْمٌ تام ہو لیکن نفی، نہی ،استفہام بھی ہو جیسے مَاجَاءَ نِیُ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا .

استثناء کے الفاظ تین طرح کے ہیں۔

(۱) بعض صرف حروف ہیں

(۲) بعض صرف اسماء ہیں

(۳) بعض صرف افعال ہیں

(۴) بعض صرف حروف ،افعال میں مشترک ہیں

فائدہ نمبر۳: مَاخَلَا ،مَاعَدَا ،لَیْسَ ،لَا یَکُوْنُ ،عَدَا ، یہ صرف افعال ہیں۔

غَیْرَ ،سِوَاءَ ،سَوَاءَ یہ صرف اسماء ہیں۔

اِلَّا یہ صرف حرف ہے۔

خَلَا ،حَاشَا یہ مشترک ہے۔

﴿مستثنٰی کا اعراب﴾

مستثنٰی کا اعراب چار قسم پر ہے۔

(۱) منصوب پڑھا جائے گا۔

(۲) منصوب بنابر استثناء یا مستثنیٰ منہ کے اعراب کے موافق پڑھا جائے گا یا مرفوع بنابر بدلیت پڑھا جائے گا۔

(۳) عامل کے مطابق ہو۔

(۴) مجرور پڑھا جائے گا۔

(۱) منصوب پڑھنے کی صورتیں:

(۱) مستثنیٰ متصل ہو، غیر مفرغ ہو، کلامِ موجب اِلَّا کے بعد ذکر کیا جائے جیسے جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا.

(۲) مستثنیٰ منقطع ہو، خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب جب اِلَّا کے بعد ذکر کیا جائے، کلامِ موجب کی مثال جَائِنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا، کلامِ غیر موجب کی مثال مَاجَائَنِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

(۳) مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، متصل ہو یا منقطع، کلامِ موجب ہو یا غیر موجب اِلَّا کے بعد ذکر کیا جائے، متصل کلامِ موجب کی مثال جیسے جَائَنِیْ اِلَّا زَیْدَ الْقَوْمَ، متصل کلامِ غیر موجب کی مثال جیسے مَاجَائَنِیْ اِلَّا زَیْد الْقَوْمَ، منقطع کلامِ موجب کی مثال جیسے جَائَنِیْ اِلَّاحِمَارَ الْقَوْمَ، منقطع کلامِ غیر موجب کی مثال جیسے مَاجَائَنِیْ اِلَّا حِمَارَ الْقَوْمَ۔

(۴) خَلا، عَدَا کے بعد اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوگا بنابر مفعولیت جیسے جَائَنِیْ الْقَوْمُ خَلا زَیْدًا.

(۵) لَیْسَ، لَایَکُوْنُ، مَاعَدَا، مَاخَلا کے بعد منصوب ہوگا، لَیْسَ، لَایَکُوْنُ کے بعد بنابر خبریت اور مَا عَدا اور مَا خَلا کے بعد بنابر مفعولیت۔ جیسے جاء نی القومُ لیسَ زیدًا، لایکونُ زیدً وغیرہ

(۲) منصوب ہوگا بنا بر استثنائیت یا مستثنیٰ منہ کے اعراب کے موافق پڑھا جائے گا:

مستثنیٰ متصل ہو، غیر مفرغ ہو، کلامِ غیر موجب اِلَّا کے بعد ذکر ہو جیسے مَاجَائَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا

(۳) عامل کے مطابق ہوگا :

مستثنیٰ متصل ہو مفرغ ہو، کلامِ غیر موجب اِلَّا کے بعد ذکر کیا جائے تو عامل کے مطابق پڑھا جائے گا۔ جیسے مَاجَائَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ، مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا، مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ وَاِلَّا زَیْدٌ.

(۴) مجرور پڑھا جائے گا :

جب مستثنیٰ غَیْرَ سِوَا، سَوَاء اور اکثر علماء کے نزدیک حَاشَا کے بعد واقع ہو تو مجرور پڑھا جائے گا جیسے جَائَنِیْ اَلْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ.

فائدہ نمبر ۱: ﴿لفظِ غیر کا اعراب﴾

مستثنیٰ کی اقسام میں مستثنیٰ کا اعراب جو ہوگا تو وہی اعراب غیر پر بھی آئے گا جیسے مَاجَائَنِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْد، مَاجَائَنِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وغیرہ

فائدہ نمبر ۲ : غَیْرَ کا وضع صفت کے لئے آیا ہے کبھی استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور اِلَّا کا وضع استثناء کے لئے آیا ہے کبھی صفت کے لئے بھی آتا ہے۔

الحمدللہ درس نحو میر پر نظر ثانی اور اس کی تصحیح ۲۱/شوال المکرّم ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱/اکتوبر ۲۰۱۰ء بروزِ جمعۃ المبارک اختتام پذیر ہوئی۔

الصرف ام العلوم ☆ والنحو ابوها

طالبان علوم نبویہ کیلئے نادر موقع اور شائقین علم صرف ونحو کے لئے عظیم خوشخبری

﴿دورۂ صرف و نحو﴾

الحمدللہ ہر سال جامعہ خلفائے راشدین ؓ گریکس ماریپور میں دورۂ صرف ونحو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

زیر نگرانی

استاذ العلماء، رئیس وصدر مفتی جامعہ ہذا

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب زید مجدہم

خصوصیات

☆ مقدمۃ الصرف میں تمام صرفی اصطلاحات یاد کروانے کے ساتھ ان کی پہچان کے لیے تفصیلی اجراء

☆ تمام ابواب کی مکمل گردانیں اور ان میں قوانین کا اجراء

☆ صرف ونحو دونوں میں عام فہم اور جامع خلاصہ جات

☆ مشکل صیغوں اور ترکیبوں کی سہل انداز میں تفہیم وحل

☆ صرفی ونحوی اصطلاحات کا مکمل تعارف

☆ قرآنِ کریم کے مشکل صیغہ جات اور تراکیب کا خود طلبہ سے حل

☆ کتاب اور اس کی اصطلاحات یاد کروانے کے ساتھ ساتھ اجراء پر بھرپور توجہ

10 / شعبان المعظم تا 22 / رمضان المبارک

انتظامیہ جامعہ خلفائے راشدین ؓ

مدنی کالونی گریکس، ہاکس بے روڈ ماریپور کراچی

رابطہ نمبر: 0333-2226051 ، 0333-2185598 ، 0321-8735626